یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوی، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع _____ قریشی آرٹ پریس

کتابت _____ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ _____ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت _____ مارچ ۲۰۰۴ء

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید رُشد و ہدایت، علم و معرفت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے احادیثِ نبوی اور اقوال آئمہ اشد ضروری ہیں جن کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ قرآن مجید میں آیاتِ محکمات، آیاتِ متشابہات میں قصص ہیں، رموز ہیں، ناسخ و منسوخ ہیں، قوانین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو اُن ہی حضرات سے سمجھا جائے جو علم لدُنی کے حامل ہیں اور آنحضرت کے تعلیم کردہ ہیں۔ جن کی زبان پر عصمت کا پہرہ ہے جو آیۂ تطہیر کے مصداق ہیں یعنی چہاردہ معصومین علیہم السلام جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا جو رموزِ قرآن سے بخوبی واقف ہیں۔

میری اور میرے سب بھائیوں خاص کر عالی جناب سیّد شمیم الحسن صاحب نقوی (مرحوم) جنھوں نے بسترِ مرگ پر بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ جس طرح تفسیر القرآن دیدہ زیبی میں اپنا مقام آپ رکھتی ہے اسی طرح اُصول کافی کب آرہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بھائی صاحب کا انتقال ۳۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو کرومویل ہسپتال لندن میں ہوگیا اور وہ یہ خواہش لئے ہوئے معصومین علیہم السلام کے جوارِ رحمت میں تشریف لے گئے۔

میں نے قارئین کی آسانی کے لئے اُصول کافی جلدِ اوّل کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلا حصّہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر ۱۹۸۶ء میں آچکا ہے جو کتاب العقل اور کتاب التوحید پر مشتمل ہے، دوسرا حصّہ جس میں کتاب الرسالت، نبوت، خلافت اور امامت ہے آپ کے سامنے ہے تیسرا حصّہ کتاب الولادت معصومینؑ سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے حصّے میں کتاب الایمان والکفر ہے، پانچواں حصہ کتاب الدعا اور فضل القرآن اور کتاب العشرہ پر مشتمل ہوگا اس طرح اصول کافی جس کا ترجمہ والد محترم مفسّرِ قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نے دو حصوں میں کیا تھا۔ میں نے آپ حضرات کی آسانی کے لئے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوسکے کہ اس میں کس عنوان کے تحت احادیث ہیں دوسرے یہ کہ کتاب زیادہ ضخیم بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ اگر مددِ باری تعالیٰ اور تائیدِ امام عصرؑ شاملِ حال رہی تو جلد ہی یہ جلدیں مومنین کرام کے سامنے ہوں گی۔ اسی طرح فروع کافی کو بھی مختلف جلدوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

میں اپنی اور اپنے والد بزرگوار عالی جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ کی طرف سے ارباب عقل و دانش اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اگر اس ترجمہ میں کسی قسم کی کمی نظر آئے تو اسے نظر انداز فرمائیں کیونکہ دامن بشریت غلطیوں سے پاک نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

ڈاکٹر سید ندیم الحسن نقوی
بی ایس سی، ایم بی بی ایس
کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۱۔ حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
۲۔ طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
۳۔ رسولؐ و نبی و محدّث کا فرق۔
۴۔ بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔
۵۔ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
۶۔ اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔
۷۔ معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
۸۔ اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
۹۔ آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
۱۰۔ آئمہ علیہم السلام ہادیٔ خلق ہیں۔
۱۱۔ آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانۂ علم الٰہی ہیں
۱۲۔ آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
۱۳۔ آئمہ نور خدا ہیں۔
۱۴۔ آئمہ علیہم السلام ارکانِ ارض ہیں۔
۱۵۔ فضیلت امام اور اس کی صفات۔
۱۶۔ آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۷۔ آئمہ علیہم السلام وہ علاماتِ الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
۱۸۔ وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔
۱۹۔ اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
۲۰۔ وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۱۔ خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۲۔ راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
۲۳۔ جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔
۲۴۔ جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
۲۵۔ کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔
۲۶/۲۷ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
۲۸۔ متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
۲۹۔ نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۳۱/۳۰۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔

۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔

۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیاؑ و اوصیا کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوئے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔

۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔

۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔

۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الٰہیہ ہیں۔

۳۷۔ آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں

۳۸۔ آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔

۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔

۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ

۴۱۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔

۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔

۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔

۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ انبیاؑ و مرسلین سے رہا ہے۔

۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔

۴۶۔ آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے

۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔

۴۸۔ آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔

۴۹۔ خدا نے جو علم نبیؐ کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیرالمومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریک علم رسولؐ تھے۔

۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام

۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔

۵۲۔ امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔

۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔

۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں

۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔

۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔

۵۷۔ امام کے جاننے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو

۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔

۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اہلہا۔

۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔

۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الٰہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

۶۳۔ اثبات امامت اعقاب ہیں۔
۶۴۔ ہر امام کے متعلق نصوص۔
۶۵۔ نص امامت حسنؑ بن علیؑ۔
۶۶۔ نص بر امامت حسین بن علی۔
۶۷۔ نص بر امامت علی بن الحسینؑ
۶۸۔ نص بر امامت امام محمد باقرؑ
۶۹۔ نص بر امامت امام جعفر صادقؑ
۷۰۔ نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ
۷۱۔ نص بر امامت امام رضاؑ
۷۲۔ نص بر امامت امام محمد تقیؑ
۷۳۔ نص بر امامت امام محمد نقیؑ
۷۴۔ نص بر امامت امام حسن عسکریؑ
۷۵۔ نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام
۷۶۔ ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا
۷۷۔ حضرت حجت کا نام لینے کی نہی
۷۸۔ حال غیبت۔
۷۹۔ مسئلہ غیبت۔
۸۰۔ امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
۸۱۔ کراہیت توقیت۔
۸۲۔ خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
۸۳۔ جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخیر مضر نہیں۔
۸۴۔ دلیل کا دوسرا امامت۔
۸۵۔ اس کا بیان جس نے بے معرفتِ امام عبادت کی۔
۸۶۔ اس کا بیان جو بے معرفتِ امام مرگیا۔
۸۷۔ حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا
۸۸۔ لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
۸۹۔ امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
۹۰۔ حالاتِ آئمہ علیہم السلام
۹۱۔ امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
۹۲۔ آئمہ کی کیفیت ولادت
۹۳۔ آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
۹۴۔ تسلیم اور فضیلت مسلمین
۹۵۔ لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
۹۶۔ ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
۹۷۔ جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
۹۸۔ آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
۹۹۔ علم کی سیرابی خانۂ آلِ محمدؐ سے ہوتی ہے۔
۱۰۰۔ امرِ حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
۱۰۱۔ احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
۱۰۲۔ نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
۱۰۳۔ حق امام سے کیا واجب ہے۔
۱۰۴۔ زمین ساری امام کی ہے۔
۱۰۵۔ سیرتِ امامؑ۔
۱۰۶۔ نوادر۔
۱۰۷۔ ولایت کے بارے میں تنزیل۔
۱۰۸۔ روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
۱۰۹۔ معرفت اولیاء آئمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

اضطرار الی الحجۃ

كِتَابُ الْحُجَّةِ

٥ (بَابُ الْأَضْطِرَارِ إِلَى الْحُجَّةِ)

[قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِي مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ : حَدَّثَنَا]

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُمَرَ الْفَقِيمِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَثْبَتَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ ؟ قَالَ : إِنَّا لَمَّا أَثْبَتْنَا أَنَّ لَنَا خَالِقاً صَانِعاً مُتَعَالِياً عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقَ وَكَانَ ذٰلِكَ الصَّانِعُ حَكِيماً مُتَعَالِياً لَمْ يَجُزْ أَنْ يُشَاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلَا يُلَامِسُوهُ فَيُبَاشِرَهُمْ وَ يُبَاشِرُوهُ وَ يُحَاجَّهُمْ وَ يُحَاجُّوهُ ، ثَبَتَ أَنَّ لَهُ سُفَرَاءَ فِي خَلْقِهِ ؛ يُعَبِّرُونَ عَنْهُ إِلَى خَلْقِهِ وَ عِبَادِهِ وَ يَدُلُّونَهُمْ عَلَى مَصَالِحِهِمْ وَ مَنَافِعِهِمْ وَمَا بِهِ بَقَاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ فَنَاؤُهُمْ ؛ فَثَبَتَ الْآمِرُونَ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعَبِّرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ ، حُكَمَاءُ مُؤَدَّبِينَ بِالْحِكْمَةِ ، مَبْعُوثِينَ بِهَا ، غَيْرَ مُشَارِكِينَ لِلنَّاسِ عَلَى مُشَارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَ التَّرْكِيبِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْوَالِهِمْ مُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَ زَمَانٍ بِمَا أَتَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَ الْأَنْبِيَاءُ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِينِ ، لِكَيْلَا تَخْلُوَ أَرْضُ اللهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلَى صِدْقِ مَقَالَتِهِ وَ جَوَازِ عَدَالَتِهِ .

۱۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندیق (دہریہ) نے کہا۔ انبیاء و مرسلین کے آنے کا ثبوت کیا ہے فرمایا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا

اور نہ اس کو چھو سکتا ہے اور نہ وہ مخلوق سے ملتا ہے اور نہ مخلوق اس سے ملتی جلتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کے کچھ پیغامبر اس کے بندوں کی طرف آئے تاکہ وہ اس کی باتیں بتائیں اور اس کے مصالح اور منافع کو سمجھائیں اور ان چیزوں کو بتائیں جن کے بجالانے میں ان کی بقاء اور ترک میں ان کی موت ہو پس وہ ثابت ہوئے خدا کی مخلوق کو امر و نہی کرنے والے اور اس کے احکام کو بتانے والے وہی لوگ انبیا علیہم السلام ہیں جو اس کے برگزیدہ بندے صاحب حکمت اور ادب آموز ہیں اور راست گفتار اور درست کردار ہیں ان کی اس خصوصیت میں کوئی ان کا شریک نہیں باوجودیکہ وہ بلحاظ خلقت وہ لوگوں کے شریک ہیں اور وہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے موید بالحکمہ ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے کہ زمانہ کے ہر حصہ میں انبیاء و مرسلین، دلائل و براہین کے ساتھ آتے رہے تاکہ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہ رہے اور ہر حجت کے ساتھ علم ہوتا ہے جو دلیل ہوتا ہے ان کے راستی گفتار اور صاحب عدل و انصاف ہونے کی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ؛ قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً ، فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذَلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَ سَخَطاً وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَقُلْتُ لِلنَّاسِ : تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالُوا : بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ؟ فَقَالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَ الْقَدَرِيُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ :مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ(۱) فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ: كُلَّهُ ؟ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْرِفُ ذَلِكَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً عليه السلام وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا :لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا :أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ؛ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ ، .

۲۔ منصور ابن حازم راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کرائے بلکہ مخلوق کو چاہیئے کہ اللہ کی معرفت حاصل کرے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جو کوئی اتنی بات سمجھ لے کہ اس کا کوئی رب ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ بھی جانے کہ اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضامندی اور ناراضی کو نہیں جانا جا سکتا

مگر وحی سے یا رسول اللہؐ سے۔ لہٰذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اُسے چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائے تو یہ جان لے کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے میں نے کہا قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ اور وہ زندیق جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد و عقیدہ کے مطابق دلیل لاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کرے وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظِ قرآن کون ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں مذیفہ کہ وہ بھی عالم ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، میں تو ان کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر قوم میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کہے میں یہ نہیں جانتا، دوسرا کہے میں یہ نہیں جانتا اور علیؑ کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں۔ رسولؐ کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ وَ الطَّيَّارُ وَ جَمَاعَةٌ فِيهِمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ شَابٌّ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا هِشَامُ ! أَلَا تُخْبِرُنِي كَيْفَ صَنَعْتَ بِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ؟ وَ كَيْفَ سَأَلْتَهُ ؟ فَقَالَ هِشَامُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي أُجِلُّكَ وَ أَسْتَحْيِيكَ وَلَا يَعْمَلُ لِسَانِي بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَافْعَلُوا قَالَ هِشَامُ: بَلَغَنِي مَا كَانَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ جُلُوسُهُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَتَيْتُ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ كَبِيرَةٍ فِيهَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ عَلَيْهِ شَمْلَةٌ سَوْدَاءُ مُتَّزِرًا بِهَا مِنْ صُوفٍ ، وَ شَمْلَةٌ مُرْتَدِيًا بِهَا وَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، فَاسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوا لِي ؛ ثُمَّ قَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ عَلَى رُكْبَتَيَّ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ ! إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ تَأْذَنُ لِي فِي مَسْأَلَةٍ ؟ فَقَالَ لِي : نَعَمْ ؛ فَقُلْتُ لَهُ أَلَكَ عَيْنٌ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا مِنَ السُّؤَالِ وَ شَيْءٌ تَرَاهُ كَيْفَ تَسْأَلُ عَنْهُ ؟ فَقُلْتُ هٰكَذَا مَسْأَلَتِي ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ سَلْ وَ إِنْ كَانَتْ مَسْأَلَتُكَ حَمْقَاءَ(۲) قُلْتُ : أَجِبْنِي فِيهَا ؛ قَالَ لِي : سَلْ ، قُلْتُ : أَلَكَ عَيْنٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَرَى بِهَا الْأَلْوَانَ وَ الْأَشْخَاصَ قُلْتُ : فَلَكَ أَنْفٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أَشَمُّ بِهِ الرَّائِحَةَ ، قُلْتُ : أَلَكَ فَمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أَذُوقُ بِهِ الطَّعْمَ ، قُلْتُ: فَلَكَ

أُذُنٌ ؛ قَالَ : نَعَمْ ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَسْمَعُ بِهَا الصَّوْتَ ؛ قُلْتُ ؛ أَلَكَ قَلْبٌ ، قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ: أُمَيِّزُ بِهِ كُلَّمَا وَرَدَ عَلَى هٰذِهِ الْجَوَارِحِ وَ الْحَوَاسِّ ، قُلْتُ : أَوَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْجَوَارِحِ غِنىً عَنِ الْقَلْبِ ؟ فَقَالَ : لَا ؛ قُلْتُ : وَكَيْفَ ذٰلِكَ وَهِيَ صَحِيحَةٌ سَلِيمَةٌ ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ؛ إِنَّ الْجَوَارِحَ إِذَا شَكَّتْ فِي شَيْءٍ شَمَّتْهُ أَوْ رَأَتْهُ أَوْ ذَاقَتْهُ أَوْ سَمِعَتْهُ رَدَّتْهُ إِلَى الْقَلْبِ فَيَسْتَيْقِنُ الْيَقِينَ وَ يُبْطِلُ الشَّكَّ ؛ قَالَ هِشَامٌ: فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّمَا أَقَامَ اللهُ الْقَلْبَ لِشَكِّ الْجَوَارِحِ ؟ قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ. لَابُدَّ مِنَ الْقَلْبِ وَ إِلَّا لَمْ تَسْتَيْقِنِ الْجَوَارِحُ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مَرْوَانَ فَاللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ حَتَّى جَعَلَ لَهَا إِمَاماً يُصَحِّحُ لَهَا الصَّحِيحَ وَيَتَيَقَّنُ بِهِ مَا شَكَّ فِيهِ وَ يَتْرُكُ هٰذَا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي حَيْرَتِهِمْ وَ شَكِّهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ ؛ لَا بُدَّ لَهُمْ إِمَاماً يَرُدُّونَ إِلَيْهِ شَكَّهُمْ وَ حَيْرَتَهُمْ وَ يُقِيمُ لَكَ إِمَاماً لِجَوَارِحِكَ تَرُدُّ إِلَيْهِ حَيْرَتَكَ وَ شَكَّكَ ؟ ؛ قَالَ فَسَكَتَ وَ لَمْ يَقُلْ لِي شَيْئاً ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : أَنْتَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ . أَمِنْ جُلَسَائِهِ؟ قُلْتُ:لَا، قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: فَأَنْتَ إِذَاً هُوَ ، ثُمَّ ضَمَّنِي إِلَيْهِ وَأَقْعَدَنِي فِي مَجْلِسِهِ وَزَالَ عَنْ مَجْلِسِهِ وَمَا نَطَقَ حَتَّى قُمْتُ ، قَالَ : فَضَحِكَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَقَالَ: يَاهِشَامُ .مَنْ عَلَّمَكَ هٰذَا ؟ قُلْتُ : شَيْءٌ أَخَذْتُهُ مِنْكَ وَ أَلَّفْتُهُ ، فَقَالَ : هٰذَا وَاللهِ مَكْتُوبٌ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى .

۳- امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے۔ ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے۔ حضرت ابوعبداللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید اور تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا ابن رسول اللہ! آپؑ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے حیا مانع ہے اور آپؑ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑا شاق گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جماعت ہے اور عمرو بن عبید معتزلی ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اونی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچاتا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دو زانو ہو بیٹھا۔ میں نے کہا: اے عالم میں مرد مسافر ہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھو۔ میں نے کہا۔ تمہارے آنکھ ہے۔ اس نے کہا بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ خیر پوچھو اگرچہ یہ احمقانہ سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے۔ اس نے کہا بہتر، پوچھو، میں نے کہا۔

میں :۔ آپ کے آنکھ ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں۔؟

عمرو:۔ رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں۔

میں:۔ آپ کے ناک بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:۔ خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں

میں:۔ آپ کے کان بھی ہیں

عمرو:۔ ہیں۔

میں:۔ ان سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:۔ آواز سنتا ہوں

میں:۔ آپ کے زبان ہے۔

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

عمرو:۔ کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے

میں:۔ آپ کے دل بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ یہ کیا کام کرتا ہے؟

عمرو:۔ جب مجھے حواس کی مدرکات میں شک واقع ہوتا ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

میں:۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لئے بنایا ہے۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ تو بغیر قلب کے اعضاء کا شک دور نہیں ہو سکتا۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ اے ابو مروان، جب خدا نے ان چند حواس کو بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک

دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے۔ یہ سن کر وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا اور پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو، میں نے کہا نہیں، کہا ان کے مصاحبوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے پھر کہا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔

اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا۔ امام یہ سن کر ہنسے اور فرمایا۔ اے ہشام! یہ تمہیں کس نے سکھایا۔ میں نے کہا کہ یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ فرمایا یہی دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَوَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ صَاحِبُ كَلَامٍ وَفِقْهٍ وَفَرَائِضَ وَقَدْ جِئْتُ لِمُنَاظَرَةِ أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كَلَامُكَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْ مِنْ عِنْدِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عِنْدِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَأَنْتَ إِذاً شَرِيكُ رَسُولِ اللهِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ . فَسَمِعْتَ الْوَحْيَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُخْبِرُكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَتَجِبُ طَاعَتُكَ كَمَا تَجِبُ طَاعَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : لَا ، فَالْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَيَّ فَقَالَ : يَا يُونُسُ ابْنَ يَعْقُوبَ ! هٰذَا قَدْ خَصَمَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ . يَا يُونُسُ ! لَوْ كُنْتَ تُحْسِنُ الْكَلَامَ كَلَّمْتَهُ ، قَالَ يُونُسُ : فَيَالَهَا مِنْ حَسْرَةٍ ـ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنِ الْكَلَامِ وَ تَقُولُ : وَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ : هٰذَا يُنْقَادُ وَ هٰذَا لَا يُنْقَادُ وَهٰذَا يُنْسَاقُ وَهٰذَا لَا يُنْسَاقُ وَهٰذَا نَعْقِلُهُ وَ هٰذَا لَا نَعْقِلُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا قُلْتُ ، فَوَيْلٌ لَهُمْ إِنْ تَرَكُوا مَا أَقُولُ وَذَهَبُوا إِلَى مَا يُرِيدُونَ ثُمَّ قَالَ لِي : اخْرُجْ إِلَى الْبَابِ فَانْظُرْ مَنْ تَرَى مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَأَدْخِلْهُ ؛ قَالَ : فَأَدْخَلْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ الْأَحْوَلَ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ قَيْسَ بْنَ الْمَاصِرِ وَ كَانَ عِنْدِي أَحْسَنَهُمْ كَلَاماً ، وَكَانَ قَدْ تَعَلَّمَ الْكَلَامَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِنَا الْمَجْلِسُ ـ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام قَبْلَ الْحَجِّ يَسْتَقِرُّ أَيَّاماً فِي جَبَلٍ فِي طَرَفِ الْحَرَمِ فِي فَازَةٍ لَهُ مَضْرُوبَةٍ ـ قَالَ فَأَخْرَجَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عليه السلام رَأْسَهُ مِنْ فَازَتِهِ فَإِذَا هُوَ بِبَعِيرٍ يَخُبُّ فَقَالَ : هِشَامٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّ هِشَاماً رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَقِيلٍ كَانَ شَدِيدَ الْمَحَبَّةِ لَهُ قَالَ : فَوَرَدَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ يَا طَاقِيُّ! كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعَارَفَا[٢] ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيْسٍ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلَامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ سَلْنِي فِي إِمَامَةِ هٰذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ، قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلًا كَيْ لَا يَتَشَتَّتُوا أَوْ يَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّفُهُمْ وَيُقِيمَ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْاخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَالَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذِبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْاخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيًّا، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هٰذَا، مَنْ أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْ أَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوِ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةِ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَيُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالْأَرْضِ] وَرِاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ، قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا شَامِيُّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَعَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ، فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبَ، وَالْتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: فَقَالَ تُرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْأَحْوَلِ، فَقَالَ: فَيَّاسٌ رَوَّاغٌ تُكَسِّرُ بَاطِلًا بِبَاطِلٍ إِلَّا أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسٍ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْعَدُ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ

وَ هُوَ أَوَّلُ مَا اخْتَطَفْتُ لِحْيَتُهُ وَلَيْسَ فِينَا إِلَّا مَنْ هُوَ أَكْبَرُ سِنّاً مِنْهُ، قَالَ: فَوَسَّعَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ قَالَ: نَاصِرُنَا بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ، يَاحُمْرَانُ! كَلِّمِ الرَّجُلَ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ، ثُمَّ قَالَ يَاطَاقِيُّ! كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ: يَاهِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعَارَفَا ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيِّمِ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلَامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَاغُلَامُ! سَلْنِي فِي إِمَامَةِ هٰذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَاهٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ؛ قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لَا يَتَشَتَّتُوا أَوْ يَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّفُهُمْ وَيُقِيمَ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْاخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَالَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذِبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْاخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَ السُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَاهٰذَا! مَنْ أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْ أَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَوِ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةِ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَ يُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالْأَرْضِ]، وِرَاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ، قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَاشَامِيُّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَ كَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَ كَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَ عَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ، فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبُ؟ وَالْتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: فَقَالَ: تُرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ

الْتَفَتَ إِلَى الْأَحْوَلِ، فَقَالَ: فَيْاسٌ رَوْاغٌ تَكْسِرُ بَاطِلًا بِبَاطِلٍ إِلَّا أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسِ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَبْعَدُ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ الْحَقَّ مَعَ الْبَاطِلِ وَقَلِيلُ الْحَقِّ يَكْفِي عَنْ كَثِيرِ الْبَاطِلِ أَنْتَ وَالْأَحْوَلُ قَفَازَانِ حَاذِقَانِ، قَالَ يُونُسُ: فَظَنَنْتُ وَاللهِ أَنَّهُ يَقُولُ لِهِشَامٍ قَرِيبًا مِمَّا قَالَ لَهُمَا. ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامُ! لَا تَكَادُ تَقَعُ تَلْوِي رِجْلَيْكَ إِذَا هَمَمْتَ بِالْأَرْضِ طِرْتَ، مِثْلُكَ فَلْيُكَلِّمِ النَّاسَ: فَاتَّقِ الزَّلَّةَ وَالشَّفَاعَةُ مِنْ وَرَائِهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

۴۔ یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں۔

حضرت نے فرمایا، تیرا کلام رسولؐ کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے۔ اس نے کہا کچھ رسولؐ کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا۔

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک بن گیا۔ اس نے کہا۔ نہیں، فرمایا کیا تو نے اللہ کی وحی سنی ہے جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسولؐ کی اطاعت کی طرح واجب ہے۔ کہا نہیں۔

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو۔ اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر، پھر فرمایا۔ اے یونس! افسوس ہے اس پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہل کلام پر کہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں اخفائے دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں ظہور دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں پس ایسے کلام سے منع کیا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو ان لوگوں پر جنھوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین شیعہ میں سے جو نظر آئے اس کو بلا لو۔ پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا۔ علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے، پھر ہشام ابن سالم کو بلایا، یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے۔ پھر ماصر آئے۔ میرے نزدیک یہ ان سب سے زیادہ قابل تھے کیوں کہ انھوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا۔

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا۔ فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آ رہا ہے۔

ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابوطالب سے ہیں اور بڑے شدید المحنت انسان ہیں۔ پس ہشام ابن حکم آگئے وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام علیہ السلام نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرو اپنے قلب اور زبان اور ہاتھ سے۔

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو۔ وہ اس پر غالب آگئے پھر فرمایا۔ اے طاقی اب تم بحث کرو، وہ بھی اس پر غالب آئے۔ پھر ہشام بن سالم سے فرمایا۔ اب تم اس کی خبر لو۔ انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی۔ پھر امام علیہ السلام نے قیس یاصر کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے ہنسے۔ شامی کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اس کو اضطراب لاحق ہوا۔

شامی نے کہا۔ اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو، ہشام کو یہ سن کر غصہ میں آیا اور انتہائے غیظ میں تھر تھر کانپنے لگے اور فرمایا۔ اے شخص یہ بتا۔ تیرا رب مخلوق کی کارسازی زیادہ کرسکتا ہے یا مخلوق خود، شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز ہے بہ نسبت مخلوق کے۔

ہشام نے کہا۔ خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ متفرق نہ ہوں اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور ان کی کج روی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا۔ وہ کون ہے؟ شامی نے کہا۔ رسول اللہؐ، پوچھا رسولؐ کے بعد، کہا کتاب وسنت، کیا کتاب وسنت نے ہمارے اختلاف کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ضرور، ہشام نے کہا پھر ہمارے تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری مخالفت میں شام سے کیوں آئے ہو۔ یہ سن کر وہ شامی چپ ہوگیا۔ امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں، اس نے کہا۔ کیا بولوں، اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب وسنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب وسنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی۔ اب یہی سوال تو ہشام سے کر تو اس کو پورا پائے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا۔ اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ سازگار ہے یا بندے خود اپنے لئے۔ ہشام نے کہا۔ ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں ان کی کجی دور ہو جائے اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا۔ رسولؐ کے وقت میں بتاؤں یا اب؟ اس نے کہا۔ اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا۔ اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر انہی سے زمین آسمان کی خبریں معلوم کرتے ہیں یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے وارث ہیں اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں، ہشام نے کہا۔ جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا۔ اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی! کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتادوں۔ سن یہ سب واقعات تجھے راہ میں پیش آئے۔ اس نے کہا آپؑ نے سچ فرمایا۔ میں اب اللہ پر اسلام لے آیا۔ کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؐ وصی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احوال سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسولؐ سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر پر غالب آتا ہے تم اور احول کو دیکھا نہ کہ کنارے پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! تم مخالفوں کے فریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہوگا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش سے محفوظ رہو گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَحْوَلُ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَقُولُ إِنْ طَرَقَكَ طَارِقٌ مِنَّا أَتَخْرُجُ مَعَهُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ، خَرَجْتُ مَعَهُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أُجَاهِدُ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاخْرُجْ مَعِي، قَالَ: قُلْتُ: لَا مَا أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: أَتَرْغَبُ بِنَفْسِكَ عَنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ حُجَّةٌ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ نَاجٍ وَالْخَارِجُ مَعَكَ هَالِكٌ وَإِنْ لَا تَكُنْ لِلَّهِ حُجَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ وَالْخَارِجُ مَعَكَ سَوَاءٌ، قَالَ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا جَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلَى الْخِوَانِ فَيُلْقِمُنِي الْبَضْعَةَ السَّمِينَةَ وَيُبَرِّدُ لِيَ اللُّقْمَةَ الْحَارَّةَ حَتَّى تَبْرُدَ شَفَقَةً عَلَيَّ وَلَمْ يَشْفَقْ عَلَيَّ مِنْ حَرِّ النَّارِ، إِذَا أَخْبَرَكَ بِالدِّينِ وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ شَفَقَتِهِ عَلَيْكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ لَمْ يُخْبِرْكَ، خَافَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَقْبَلَهُ فَتَدْخُلَ النَّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنَا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يُبَالِ أَنْ أَدْخُلَ النَّارَ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمِ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: بَلِ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ: يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ عليهما السلام: «يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً» لِمَ لَمْ يُخْبِرْهُمْ حَتَّى كَانُوا لَا يَكِيدُونَهُ وَلَكِنْ كَتَمَهُمْ ذَلِكَ فَكَذَا أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خَافَ عَلَيْكَ، قَالَ: فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي صَاحِبُكَ بِالْمَدِينَةِ أَنِّي أُقْتَلُ وَأُصْلَبُ بِالْكُنَاسَةِ وَأَنَّ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةً فِيهَا قَتْلِي وَ

صَلْبِي. فَحَجَجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَه ، فَقَالَ لِي : أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ تَتْرُكْ لَهُ مَسْلَكاً يَسْلُكُهُ.

۵۔ ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوجعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا انھوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خروج کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابوجعفر! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لقمے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوٹیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم لقموں کو پھونک کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گرمی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کرلیتے بایں طور کہ جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میں نے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جو ان کو آپؑ پر تھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نار جہنم کا سامنا ہوگا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کرلیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کروں گا تو انھیں میرے دوزخ میں جانے کی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر میں نے کہا یہ تو بتلایئے آپ افضل ہیں یا انبیاء انھوں نے کہا انبیاء، میں نے کہا۔

یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسفؑ سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چل جائیں گے غرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیوں کہ تمہارے صاحب (امام جعفر صادقؑ) نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کناسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دیئے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپؑ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے پیچھے سے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔

دوسرا باب

طبقات انبیاء ورسل وآئمہؑ

(باب ۲)

(طَبَقَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْأَئِمَّةِ (ع))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ عَلَى أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ: فَنَبِيٌّ مُنَبَّأٌ فِي نَفْسِهِ، لَا يَعْدُو غَيْرَهَا وَنَبِيٌّ يَرَى فِي النَّوْمِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْيَقْظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ وَعَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَى لُوطٍ عليهما السلام وَنَبِيٌّ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ قَلُّوا أَوْ كَثُرُوا، كَيُونُسَ قَالَ اللهُ لِيُونُسَ: «وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ» قَالَ: يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ أَلْفاً وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَالَّذِي يَرَى فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ فِي الْيَقْظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ مِثْلُ أُولِي الْعَزْمِ، وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام نَبِيّاً وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّى قَالَ اللهُ: إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً، قَالَ: وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، فَقَالَ اللهُ: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ، مَنْ عَبَدَ صَنَماً أَوْ وَثَناً لَا يَكُونُ إِمَاماً.

۳۷/۱۴۷ سورہ ال

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء ومرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا۔ تیسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوطؑ پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتے کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنائیگا۔ فرمایا اس عہدۂ امامت کو ظالم نہ پائیں گے۔ یعنی جس نے بت پرستی کی ہوگی وہ امام نہیں ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً» قَالَ: فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ» قَالَ: لَا يَكُونُ السَّفِيهُ إِمَامَ التَّقِيِّ.

۲۔ زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہذا عرض کی اور میری اولاد سے بھی امام بنائے گا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پا سکیں گے یعنی ظالم امام پرہیزگار پر نہیں ہو سکتا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَهُمْ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَعَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى(۱) نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولوالعزم رسول تھیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیمات ہیں۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبِي السَّفَاتِيجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَاتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَاتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَاتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ ـ وَقَبَضَ يَدَهُ(۱) ـ قَالَ لَهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً، فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے)

تیسرا باب

نبیؑ و رسولؑ و محدث کا فرق

۳ (باب ۳)

((اَلْفَرْقِ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِي وَالْمُحَدَّثِ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ كَانَ رَسُولاً نَبِيّاً» مَا الرَّسُولُ وَ مَاالنَّبِيُّ؟ قَالَ: اَلنَّبِيُّ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَ الرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى فِي الْمَنَامِ وَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ. قُلْتُ: اَلْإِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ.

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کان رسولا نبیاء کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسولؑ میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ: كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَاالْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ: اَلْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَيَرَاهُ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُ وَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَ رُبَّمَا رَأَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ النَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ وَ رُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَالْإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَلَا

يَرَى الشَّخْصَ.

۲۔ حسن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں، کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَئِيلُ فَيُبْلِغُهُ فَيَرَاهُ وَيُكَلِّمُهُ فَهَذَا الرَّسُولُ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَنَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَجَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَئِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلاً[1] وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَيَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَأْتِيهِ الرُّوحُ وَيُكَلِّمُهُ وَيُحَدِّثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقْظَةِ وَأَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ وَلَا يُعَايِنُ وَلَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔ احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہؐ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفیٰؐ پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہمکلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ[2]، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ؟ قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَالْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَ أَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قَالَ: يُوَفَّقُ لِذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کر کے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا، رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا۔ بتوفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہو گئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہو گئے

چوتھا باب

خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب ۴)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتّٰى يُعْرَفَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتّٰى يُعْرَفَ .

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ.

۳۔ امام رضاؑ نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر معرفت امام۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: الْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بَابُ ۵)

(أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا۔ دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَسَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو إِلَّا وَفِيهَا إِمَامٌ كَيْمَا إِنْ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ، وَإِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کر دیں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کر دیں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا الْحُجَّةُ؛ يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلىٰ سَبِيلِ اللهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَدَعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يُعْرَفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَهِشَامُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَمَّنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلىٰ خَلْقِكَ.

۷۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

عليه السلام قَالَ قَالَ : وَاللهِ مَاتَرَكَ اللهُ أَرْضاً مُنْذُ قَبَضَ آدَمَ عليه السلام إِلَّا وَ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللهِ وَ هُوَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَلَاتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةٍ لِلهِ عَلَى عِبَادِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا۔ کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام : إِنَّ الْأَرْضَ لَاتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللهِ ذٰلِكَ الْحُجَّةُ .

۹۔ خدا نے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

۱۰۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَوْبَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی۔ مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟قَالَ : لَا؛ قُلْتُ: فَإِنَّا نَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهَا لَاتَبْقَى بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلَّاأَنْ يَسْخَطَ اللهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِبَادِ؛ فَقَالَ: لَا، لَاتَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۱۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق سے۔

۱۲۔ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ؛ عَنْ أَبِي هَرَاسَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْإِنَّ الْإِمَامَ رُفِعَ مِنَ الْأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین معہ اپنے

اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

۱۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّا نَرْوِي أَنَّهَا لَاتَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: لَاتَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بغیر امام کے زمین باقی نہیں رہ سکتی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہے گی۔ مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو۔ فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

چھٹا باب

اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

(بَابُ) ٦

اَنَّهُ لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

۲ ـ أَحْمَدُبْنُ إِدْرِيسَ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى جَمِيعاً، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَبْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْبَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَاالْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُبْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِبْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى مِثْلَهُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں ایک دوسرے پر حجت ہوگا

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لَوْكَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ أَوِ الثَّانِيَ الْحُجَّةَ. الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہینگے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

ساتواں باب

معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدِّ إِلَيْهِ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُاللهَ مَنْ يَعْرِفُ اللهَ، فَأَمَّا مَنْ لَايَعْرِفُ اللهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هٰكَذَا ضَلَالًا قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَامَعْرِفَةُ اللهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمُوالاةِ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْإِئْتِمامِ بِهِ وَبِأَئِمَّةِ الْهُدىٰ عليهم السلام وَالْبَرَاءَةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هٰكَذَا يُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱- ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲- اَلْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلًّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتّٰى يَعْرِفَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

۲- ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے۔ پھر فرمایا جو اوّل سے جاہل ہے وہ آخر کو کیا جانے گا۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلٰى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولاً وَحُجَّةً لِلّٰهِ عَلٰى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنَّا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا؟! قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَيُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللهُ، يَجِبُ عَلَيْهِ أَوْ لَيْسَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هٰؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَاناً وَفُلَاناً؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَتَرٰى أَنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هٰؤُلَاءِ؟ وَاللهِ مَا أَوْقَعَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنَا إِلَّا

اللہ عزوجل۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتایئے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ کو بھیجا، تمام لوگوں کی طرف رسولؐ اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولؐ پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ[لَا] يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ هٰكَذَا وَاللهِ ضَلَالاً.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہلبیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَاماً، مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدَّتْهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حضرت کے بعد امیر المومنین امام تھے پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ امام ہوئے۔ میں نے انکار کیا۔ ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار۔ اس نے رسولؐ کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد آپؑ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ (اب میرے سوا اور کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیا ہے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہ ہو، میں سے ہو جاؤ۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ لَاتَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتّٰى تَعْرِفُوا وَلَاتَعْرِفُونَ حَتّٰى تُصَدِّقُوا وَلَاتُصَدِّقُونَ حَتّٰى تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَايَصْلُحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، فَلَمْ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تِيهاً بَعِيداً إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَايَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَايَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الْوَفَاءَ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ ، فَمَنْ وَفّٰى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَرْطِهِ وَاسْتَعْمَلَ مَاوَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [مَا] وَعَدَهُ. إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدٰى وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدٰى» وَقَالَ : «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ مُؤْمِناً بِمَاجَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله

وَالتُّقٰی وَ اعْلَمُوْا أَنَّهٗ لَوْأَنْکَرَ رَجُلٌ عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ أَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ یُؤْمِنْ، اِقْتَصُّوْا الطَّرِیقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ وَالْتَمِسُوْا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ تَسْتَکْمِلُوْا أَمْرَ دِیْنِکُمْ وَتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّکُمْ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہوگیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔ اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر دنا کو جو شرط وعہود کے ساتھ ہو۔ پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کر لیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم کئے اور انکے لئے ہدایت کے منار اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا افسوس افسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے مر گئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انھوں نے شرک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ طے کیا۔ خدا نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے والیان امر کی اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ما جاء بہ النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں۔ خدا نے مخصوص کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کے لئے اور خالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا جو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دلوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکر ہدایت پائے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کر سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے اہلبیتؑ کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریمؑ کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثار قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ إِلَّا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَباً وَ جَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحاً وَجَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْماً وَجَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ باباً ناطِقاً، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شئے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر تشریح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم والے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ، فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَ هُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شَانِئٌ لِأَعْمَالِهِ (۴) وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا؛ فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعِ غَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا. فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي مَرْبَضِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: اَلْحِقِي بِرَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَأَنْتِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَهَجَمَتْ ذُعْرَةً: مُتَحَيِّرَةً، تَائِهَةً، لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا: فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَ كَذَلِكَ وَاللهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ عَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً، وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَ أَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ قَدْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبادت میں مشقت اٹھائے اور

اس کا منصوص من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متحیر ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا۔ پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھان پر رہی صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہو لی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آ گئی تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پس اے محمدؐ! (راوی) یہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوص من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھرتا ہے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی موت مرا اور نفاق کی حالت میں مرا۔ اے محمدؐ جان لو کہ آئمہ کفر اور انکے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ اس کی کسی چیز پہ قدرت نہیں رکھتے بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔

۹ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَّاءِ إِلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ○ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ عَلَى الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسِيمَاهُمْ وَ نَحْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَايُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَ نَحْنُ الْأَعْرَافُ يُعَرِّفُنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَ عَرَفْنَاهُ وَلَايَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَ أَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْشَاءَ لَعَرَّفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلٰكِنْ جَعَلَنَا أَبْوَابَهُ وَ صِرَاطَهُ وَ سَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَإِنَّهُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ فَلَاسَوَاءٌ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَاسَوَاءٌ حَيْثُ ذَهَبَ النَّاسُ إِلَى عُيُونٍ كَدِرَةٍ يَقَعُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْنَا إِلَى عُيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَانَفَادَ لَهَا وَلَاانْقِطَاعَ.

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکوا امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنینؑ

۱۱۴/۷

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روز قیامت صراط پر کرائیگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

۱۰ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنْ يُونُسَ: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَاسِخَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلاً وَ أَنْتَ بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَجْهَلُ مِنْكَ بِطُرُقِ الْأَرْضِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلاً.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابوحمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

۱۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» فَقَالَ: طَاعَةُ اللهِ وَ مَعْرِفَةُ الْأَمَامِ. ۲/۲۶۳

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امامؑ ہے۔

۱۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ،

فَقَالَ : حَسْبُكَ إِذاً.

۱۲۔ ابوبصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیسا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ» فَقَالَ: مَيْتٌ لَا يَعْرِفُ شَيْئاً وَ«نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ»: إِمَاماً يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ. ۱۲۳/۶/۱۱

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں۔ اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح لپٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ الْجَدَلِيُّ عَلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَاأَبَاعَبْدِاللهِ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ»؟ قَالَ: بَلَى يَاأَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ إِنْكَارُ الْوَلَايَةِ وَبُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ. ۹۱-۹۲/

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوعبداللہ جدلی امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبر دوں تجھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پائے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المومنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسنہ سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔

آٹھواں باب

فرض اطاعت آئمہ علیہم السلام

(بَابُ فَرْضِ طَاعَةِ الْأَئِمَّةِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ذُرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً». ۸۳/۹ ف

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بلندی امردین اور اس کی شان وشوکت اور اس کی مفتاح اور تمام چیزوں کا دروازہ خدا کی رضامندی اور معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے رسول صلعم ہم نے تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ،عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ،عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَ أَنَّ الْحَسَنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسنؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علیؑ بن الحسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت فرض کیا اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

۳۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَشِيرٍ الْعَطَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا وَ أَنْتُمْ تَأْتَمُّونَ بِمَنْ لَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِهِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسٰى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» ۵ قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ . ۵۴/۴ ن

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أُشْرِكُ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

٦۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» ۵ ۵۸/۴ ن

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

۷ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» (۲) وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۝

۷۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸ ۔ وَ بِهٰذَا الْأِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَاالْحَسَنَ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ: مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

۹ ۔ وَبِهٰذَا الْأِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ،عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرًى وَاحِدٍ؟ قَالَ :نَعَمْ.

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہؑ امر و اطاعت میں ایک ہی جیسے ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

۱۰ ۔ وَ بِهٰذَا الْأِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِماً عَلٰى رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ ! بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّا نَزْعَمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا ، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ وَ لَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ ؛ وَلٰكِنِّي أَقُولُ : النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ،

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قرابت رسولؐ کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے موالی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

۱۱ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا ، لَا يَسَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا ، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالّاً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلُ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ .

۱۱ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدوں ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مرگیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲ - عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ : أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ .

۱۲ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا - بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت - فرمایا امام محمد باقرؑ نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هَاتِ قَالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ

طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ حَتَّى انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ - ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ. قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ.

۱۳- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپؑ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا۔ یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

١٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللهُ بِهِ وَطَاعَتَهُ مِكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ مِمْحَاةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَ جَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ.

۱۴- امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمتِ خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

١٥- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَ سَخَطاً، وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ: أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قُلْتُ: فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ؟ قَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ

فَدْكَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هٰذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا: لَا أَدْرِي، وَ قَالَ هٰذَا لَا أَدْرِي، وَ قَالَ هٰذَا: أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ، فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتّٰى أُقَبِّلَهُ ، فَضَحِكَ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ أُشْهِدُ بِاللهِ أَنَّكَ أَنْتَ الْحُجَّةُ وَأَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ ، فَقَالَ: كَفٍّ رَحِمَكَ اللهُ، قُلْتُ: أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلُهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ، فَلَا أُنْكِرُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَداً .

۱۵۔ منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانی جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا جو یہ جان لے کہ اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ حجت تھے اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر۔ انھوں نے کہا بے شک، میں نے کہا۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انھوں نے کہا قرآن۔ میں نے کہا۔ میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ اسی سے مناظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مرجیہ، قدریہ اور لامذہب تک جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتے اور اپنی دلیلوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ تا کہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کہے سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی علیہ السلام کے۔ جب قوم

میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دُنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کر دیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسنؑ بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسینؑ بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن الحسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمدؑ بن علیؑ ابوجعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھ، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

۱۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اَلْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ[1] ﴾ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ».

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، اوصیاء کی اطاعت فرض ہے۔ فرمایا ہاں، یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ ، السَّامِعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّامِعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاحْتِجَاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: « يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ».

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین تمام کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا فرماتا ہے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نواں باب

آئمہؑ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(بابُ) ۹

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ شُهَدَاءُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيداً» قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله خَاصَّةً ، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِنَّا شَاهِدٌ عَلَيْهِمْ وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله شَاهِدٌ عَلَيْنَا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسولؐ! تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلعم ہم پر گواہ ہوں گے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوُسْطَى وَ نَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ ، قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ : إِيَّانَا عَنَى خَاصَّةً ، «هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هَذَا» الْقُرْآنِ، «لِيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» فَرَسُولُ اللهِ ﷺ الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَّقْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق حجتیں ہیں میں نے آیت ملّت ابیکم الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

۳۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ»(۲) فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیۂ افمن کان الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ امیر المومنینؑ رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے بینہ ہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسَطُ وَ نَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: فَوْلُهُ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞ وَ جَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى وَ نَحْنُ الْمُجْتَبَوْنَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي الدِّينِ مِنْ ضِيقٍ فَالْحَرَجُ أَشَدُّ مِنَ الضِّيقِ «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» إِيَّانَا عَنَى خَاصَّةً وَسَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ، اللهُ سَمَّانَا الْمُسْلِمِينَ «مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هَذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» فَرَسُولُ اللهِ ﷺ الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ

۷۹-۷۸/ج

عَلَى النَّاسِ ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَاهُ وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ

۴۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا الخ فرمایا۔ امتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی حجت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہِ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے۔ دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھا۔ پس مسائل میں حرج ہونا۔ دل تنگی سے زیادہ بُرا ہے۔ ملۃ ابیکم ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سماکم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسولؐ ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی۔ ہم روزِ قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا۔ ہم اسے جھٹلائیں گے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى طَهَّرَنَا وَ عَصَمَنَا وَ جَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ جَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَ جَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نُفَارِقُهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہوں گے نہ وہ ہم سے۔

دسواں باب

آئمہ علیہم السلام ھادی ھیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام هُمُ الْهُدَاةُ)

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ

عَزَّ وَجَلَّ « وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱- آیہ لکل قوم ہاد کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لیے ہادی ہوتا ہے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ زَمَانٍ مِنَّا هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۲- آیت انت منذر و لکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو وہاں لے جاتا ہے جہاں نبی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء میں ایک کے بعد دوسرا۔

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا زَالَ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَوْ كَانَتْ إِذَا نَزَلَتْ آيَةٌ عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَاتَتِ الْآيَةُ مَاتَ الْكِتَابُ وَلَكِنَّهُ حَيٌّ يَجْرِي فِيمَنْ بَقِيَ كَمَا جَرَى فِيمَنْ مَضَى.

۳- ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے آیت انت منذر و لکل قوم ہاد کے متعلق پوچھا۔ فرمایا رسول اللہؐ منذر ہیں اور علیؑ ہادی ہیں اے ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو محمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مر جائے (اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو) تو یہ آیت (متشابہ) بھی مر جائے گی اور وہ کتاب بھی کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنے والا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے لے چھوڑا تھا۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ، فَقَالَ : رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِيُ ، أَمَا وَاللهِ مَاذَهَبَتْ مِنَّا وَمَا زَالَتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ .

۴۔آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منذر (ڈرانے والے) رسول ہیں اور ہادی علیؑ ہیں۔ واللہ ہم سے امرِ ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

گیارہواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور خازن الٰہی ہیں

بَابُ ۱۱
اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلَاةُ اَمْرِ اللهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ ؑ يَقُولُ : نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِ اللهِ وَ عَيْبَةُ وَحْيِ اللهِ .

۱۔راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر علیہ السلام سے سنا ہم والیانِ امر الٰہی ہیں ہم علومِ الٰہی کا خزانہ ہیں اور مرکز اسرار الٰہیہ ہیں۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوجَعْفَرٍ ؑ : وَاللهِ إِنَّا لَخُزَّانُ اللهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، لَاعَلَى ذَهَبٍ وَلَا عَلَى فِضَّةٍ إِلَّاعَلَى عِلْمِهِ .

۲۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ واللہ ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں مگر سونے چاندی کے خزانہ دار نہیں بلکہ علم الٰہی کے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ وَ نَحْنُ تَرَاجِمَةُ وَحْيِ اللهِ وَنَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الٰہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اوپر ہیں اور ان پر جو زمین کے اوپر ہیں۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ تَرْكِ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَ هُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (بحدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنھوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

٥ ۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللهَ وَاحِدٌ مُتَوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَفَرِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقاً فَقَدَّرَهُمْ لِذٰلِكَ الْأَمْرِ ، فَنَحْنُ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَنَحْنُ حُجَجُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَخُزَّانُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَ الْقَائِمُونَ بِذٰلِكَ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے اور اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقدر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی حجتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

٦ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسٰى عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَ صَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا[3] وَجَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَ أَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَانَا مَاعُبِدَاللهُ[4] .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت کے ساتھ پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

بارہواں باب

آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(باب ۱۲) أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَأَبْوَابُهُ الَّتِي مِنْهَا يُؤْتَى

۱ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ.

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمُ احْتَجَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے وہ ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا خانۂ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

۳ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ: « وَعَدَاللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ فرمایا۔ ان سے مراد آئمہ ہیں۔

تیرہواں باب

آئمہ علیہم السلام نور خدا ہیں

۱۳ ((بَابُ ۱۳ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نُورُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۱ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَاللهِ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ وَاللهِ نُورُ اللهِ الَّذِي أَنْزَلَ وَهُمْ وَاللهِ نُورُ اللهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ وَاللهِ يَا أَبَا خَالِدٍ، لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ، وَهُمْ وَاللهِ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ، وَاللهِ يَا أَبَا خَالِدٍ، لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَيَتَوَلَّانَا حَتَّى يُطَهِّرَ اللهُ قَلْبَهُ وَلَا يُطَهِّرُ اللهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَيَكُونَ سِلْماً لَنَا، فَإِذَا كَانَ سِلْماً لَنَا سَلَّمَهُ اللهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَآمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ

۱۔ ابو خالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیۂ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اے ابو خالد نور سے مراد نور آئمہ ہیں۔ آل محمد سے قیامت تک ہونے والے اور وہی وہ نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان و زمین میں۔ واللہ اے ابو خالد نور امام قلوب مومنین میں ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ہیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپا لیتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ۔ اے ابو خالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلب کو پاک کرتا ہے اور پاک نہیں کرتا کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں نہ مانے اور ہم سے صلح نہ کرے۔ پس جب ہم سے صلح کرتا ہے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خوف عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّباتُ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبائِثَ إِلىٰ قَوْلِهِ : وَ اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ قالَ: النُّورُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ [عَلِيٌّ] أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا رسول و نبی امی کا جس کا ذکر انھوں نے لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، الیٰ قولہ اور انھوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المومنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام لَقَدْ آتَى اللهُ أَهْلَ الْكِتَابِ خَيْراً كَثِيراً، قَالَ: وَ مَاذَاكَ؟ قُلْتُ: قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ» إِلىٰ قَوْلِهِ: أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قَالَ: فَقَالَ: قَدْ آتَاكُمُ اللهُ كَمَا آتَاهُمْ، ثُمَّ تَلَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ آمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» يَعْنِي إِمَاماً تَأْتَمُّونَ بِهِ.

۳۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ نے اہل کتاب کو خیر کثیر دیا ہے یہ کیا بات ہے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے تم کو اللہ نے اسی طرح دیا ہے جیسے ان کو دیا تھا پھر یہ آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اس نے رحمت کے دو ٹکڑے تم کو دیئے ہیں اور تمہارے لئے ایک نور قرار دیا ہے کہ تم ان کے سہارے چلو یعنی امام جس کی تم اقتدا کرو۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» ۝ فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ! النُّورُ وَاللهِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام، يَا أَبَا خَالِدٍ! نُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَهُمُ الَّذِينَ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَحْجُبُ اللهُ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَيَغْشَاهُمْ بِهَا.

۴۔ ابو خالد کابلی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے۔ فرمایا۔ اے ابوخالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اے ابوخالد نور امام ہے قلوب مومنین نور ہیں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس کو روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ غَيَاثٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ۞ «اَللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ» فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فِيهَا مِصْبَاحٌ» الْحَسَنُ «الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ» الْحُسَيْنُ «الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ» فَاطِمَةُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا. «يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» إِبْرَاهِيمُ عليه السلام «زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ» لَا يَهُودِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ «يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ» يَكَادُ الْعِلْمُ يَتَفَجَّرُ بِهَا «وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ» إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ. «يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ» يَهْدِي اللهُ لِلْأَئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ «وَيَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ» قُلْتُ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ» قَالَ: الْأَوَّلُ وَصَاحِبُهُ «يَغْشَاهُ مَوْجٌ» الثَّالِثُ «مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ظُلُمَاتٌ» الثَّانِي «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ»: مُعَاوِيَةُ لَعَنَهُ اللهُ وَفِتَنُ بَنِي أُمَيَّةَ «إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ» الْمُؤْمِنُ فِي ظُلْمَةِ فِتَنِهِمْ «لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً» إِمَاماً مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» إِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ فِي قَوْلِهِ «يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمَانِهِمْ» ۞: أَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَى بَيْنَ يَدَيِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِأَيْمَانِهِمْ حَتَّى يُنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

عَلِيُّ بْنُ غَيَاثٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام مِثْلَهُ.

۵ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اللہ نور السموات والارض بمثل نورہ کمشکوٰۃ میں مشکوٰۃ (چراغدان) سے مراد فاطمہ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارکہ ابراہیم سے۔ تیل اس چراغ کا زیتون ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علیٰ نور ہے یعنی امام کے بعد

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہٗ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦۔ أَحْمَدُبْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: « يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَاللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ » قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: « وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ » قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: « آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا » قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

۶۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ "وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قولِ باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودھواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ ـ أَحْمَدُبْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ

سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاجَاءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام آخُذُ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابَ اللهِ الَّذِي لَايُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَسَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذَلِكَ يَجْرِي الْأَئِمَّةُ الْهُدَى وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَثِيراً مَا يَقُولُ: أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَاءِ وَالْمِيسَمِ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ وَالرُّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُدْعَى فَيُكْسَى وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَأُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً مَاسَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي، عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَاغَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنْهُ، كُلُّ ذَلِكَ مِنَ اللهِ مَكَّنَنِي فِيهِ بِعِلْمِهِ

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسول خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا و رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی پر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے امیر المومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرتؐ (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں غائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دوگا مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الٰہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الٰہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی ہے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَ فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ ، الْمُعَيِّبُ عَلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذَلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَقَالَ قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أُقِرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أُقِرَّتْ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله يُدْعَى فَيُكْسَى وَ يَسْتَنْطِقُ وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ أَسْتَنْطِقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ، عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذَلِكَ مَكَّنَنِي اللهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیر المومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیر المومنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسولؐ کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رد کرنا شرک باللہ ہے اور امیر المومنین باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلاف چلا ہلاک ہوگیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیر المومنین نے فرمایا میں جنت و نار کا خدا کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمدؐ کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفیٰؐ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفیٰؐ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہونگا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے موتوں کا بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں منتہی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے فائت ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِاللهِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْحُلْوَانِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: فَضْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَابُ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عَمُدَ الْإِسْلَامِ وَ رَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُ ، لَا يَهْدِي هَادٍ إِلَّا بِهُدَاهُمْ وَلَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا بِتَقْصِيرٍ عَنْ حَقِّهِمْ، اُمَنَاءُ اللهِ عَلَى مَا أَهْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ نُذُرٍ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَجْرِي لِآخِرِهِمْ مِنَ اللهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي وَأَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَالْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي ،

لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ ﷺ وَ إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَى سَبِيلٍ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ : عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْوَصَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ الدَّابَّةِ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنیوالا ایسا ہے جیسے خدا اور رسولؐ پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسولؐ پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے حکم کو انکے زمانہ شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الٰہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اوّل کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمدؐ کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جاتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیائے انبیاء کا علم، قضایا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور نشان امامت ہوں اور وہ دوئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

پندرہواں باب

فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب) ۱۵

نادرٌ جامعٌ فی فضلِ الإمامِ و صفاتِه

۱۔ أبُوغالِبٍ القاسِمُ بنُ العَلاءِ رَحِمَهُ اللهُ رَفَعَهُ ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بنِ مُسْلِمٍ قالَ: كُنّا مَعَ الرِّضا عليه السلام بِمَرْوٍ فَاجْتَمَعْنا فِي الجامِعِ يَوْمَ الجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنا فَأَدارُوا أمْرَ الإمامَةِ وَذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلافِ النّاسِ فِيها فَدَخَلْتُ عَلى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلامُ فَأَعْلَمْتُهُ خَوْضَ النّاسِ فِيهِ ، فَتَبَسَّمَ عليه السلام ثُمَّ قالَ : يا عَبْدَ العَزِيزِ [بْنَ مُسْلِمٍ] ! جَهِلَ القَوْمُ وَ خُدِعُوا عَنْ آرائِهِمْ ، إنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله حَتّى أكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أنْزَلَ عَلَيْهِ القُرْآنَ فِيهِ تِبْيانُ كُلِّ شَيْءٍ ، بَيَّنَ فِيهِ الحَلالَ وَالحَرامَ وَ الحُدُودَ وَ الأحْكامَ وَ جَمِيعَ ما يَحْتاجُ إلَيْهِ النّاسُ كَمُلاً ، فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ : « ما فَرَّطْنا فِي الكِتابِ مِنْ شَيْءٍ » ○ وَ أنْزَلَ فِي حَجَّةِ الوَداعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمْرِهِ صلى الله عليه وآله : « اَلْيَوْمَ أكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الإسْلامَ دِيناً » ○ وَ أمْرُ الإمامَةِ مِنْ تَمامِ الدِّينِ وَلَمْ يَمْضِ صلى الله عليه وآله حَتّى بَيَّنَ لِأُمَّتِهِ مَعالِمَ دِينِهِمْ وَ أوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلى قَصْدِ سَبِيلِ الحَقِّ وَ أقامَ لَهُمْ عَلِيّاً عليه السلام عَلَماً وَ إماماً وَ ما تَرَكَ [لَهُمْ] شَيْئاً يَحْتاجُ إلَيْهِ الأُمَّةُ إلّا بَيَّنَهُ ، فَمَنْ زَعَمَ أنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتابَ اللهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتابَ اللهِ فَهُوَ كافِرٌ بِهِ ،

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الإمامَةِ وَ مَحَلَّها مِنَ الأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيها اخْتِيارُهُمْ ؟! ، إنَّ الإمامَةَ أجَلُّ قَدْراً وَ أعْظَمُ شَأْناً وَ أعْلى مَكاناً وَ أمْنَعُ جانِباً وَ أبْعَدُ غَوْراً مِنْ أنْ يَبْلُغَها النّاسُ بِعُقُولِهِمْ أوْ يَنالُوها بِآرائِهِمْ أوْ يُقِيمُوا إماماً بِاخْتِيارِهِمْ ، إنَّ الإمامَةَ خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِها إبْراهِيمَ الخَلِيلَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَالخُلَّةِ مَرْتَبَةً ثالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَّفَهُ بِها وَ أشادَ بِها ذِكْرَهُ فَقالَ: « إنِّي جاعِلُكَ لِلنّاسِ ○ إماماً » فَقالَ الخَلِيلُ عليه السلام سُرُوراً بِها : « وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي » قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالى: « لا يَنالُ عَهْدِي الظّالِمِينَ »

۱۱ ۶/۳۸
۱۱ ۵/۳
۱۱ ۲/۱۲۴

فَأَبْطَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ ظَالِمٍ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ، ثُمَّ [illegible]ـهُ اللهُ تَعَالَىٰ بِأَنْ جَعَلَهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلِ الصَّفْوَةِ وَالطَّهَارَةِ فَقَالَ: «وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ۞ وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَ أَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ إِقَامَ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَ كَانُوا لَنَا عَابِدِينَ» فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْناً فَقَرْناً حَتَّىٰ وَرَّثَهَا اللهُ تَعَالَىٰ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ جَلَّ وَ تَعَالَىٰ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ» فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةً فَقَلَّدَهَا ﷺ عَلِيّاً عليه السلام بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَىٰ عَلَىٰ رَسْمِ مَا فَرَضَ اللهُ، فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءِ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللهُ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ، بِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «وَ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ» فَهِيَ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ عليه السلام خَاصَّةً إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هٰؤُلَاءِ الْجُهَّالُ؟ إِنَّ الْإِمَامَةَ هِيَ مَنْزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِرْثُ الْأَوْصِيَاءِ، إِنَّ الْإِمَامَةَ خِلَافَةُ اللهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُولِ ﷺ وَمَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ مِيرَاثُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام.

إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ، وَ نِظَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَ صَلَاحُ الدُّنْيَا وَ عِزُّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أُسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَ فَرْعُهُ السَّامِي، بِالْإِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَ الْجِهَادِ وَتَوْفِيرُ الْفَيْءِ وَ الصَّدَقَاتِ وَ إِمْضَاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامِ وَ مَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأَطْرَافِ؛ الْإِمَامُ يُحِلُّ حَلَالَ اللهِ وَ يُحَرِّمُ حَرَامَ اللهِ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللهِ وَيَذُبُّ عَنْ دِينِ اللهِ وَ يَدْعُو إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ.

الْإِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَهِيَ فِي الْأُفُقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارُ، الْإِمَامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَالسِّرَاجُ الزَّاهِرُ وَالنُّورُ السَّاطِعُ، وَالنَّجْمُ الْهَادِي فِي غَيَاهِبِ الدُّجَىٰ وَأَجْوَازِ الْبُلْدَانِ وَالْقِفَارِ وَ لُجَجِ الْبِحَارِ، الْإِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَإِ وَالدَّالُّ عَلَى الْهُدَىٰ وَ الْمُنْجِي مِنَ الرَّدَىٰ، الْإِمَامُ النَّارُ عَلَى الْيَفَاعِ(۵)، الْحَارُّ لِمَنِ اصْطَلَىٰ بِهِ وَالدَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ، مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ.

الْإِمَامُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَالْغَيْثُ الْهَاطِلُ وَ الشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَ السَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَ الْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَالْعَيْنُ الْغَزِيرَةُ وَ الْغَدِيرُ وَالرَّوْضَةُ، الْإِمَامُ الْأَنِيسُ الرَّفِيقُ وَالْوَالِدُ الشَّفِيقُ وَالْأَخُ الشَّقِيقُ وَ الْأُمُّ الْبَرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِي الدَّاهِيَةِ النَّادِ(۷).

۲۱/۷۳ ۳/۸۸ ۳۰/۵۶

الإمامُ أمينُ اللهِ في خَلْقِهِ وَ حُجَّتُهُ عَلى عِبادِهِ وَخَليفَتُهُ في بِلادِهِ وَ الدّاعي إِلَى اللهِ وَالذّابُّ عَنْ حُرَمِ اللهِ، الإمامُ المُطَهَّرُ مِنَ الذُّنوبِ وَ المُبَرّا عَنِ العُيوبِ ، المَخْصوصُ بِالعِلْمِ ، المَوْسومُ بِالحِلْمِ ، نِظامُ الدّينِ وَ عِزُّ المُسْلِمينَ و غَيْظُ المُنافِقينَ وَ بَوارُ الكافِرينَ، الإمامُ واحِدُ دَهْرِهِ، لايُدانيهِ أَحَدٌ وَلايُعادِلُهُ عالِمٌ وَلايوجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَلايُوجَدُ مِثْلٌ وَلانَظيرٌ ، مَخْصوصٌ بِالفَضْلِ كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَلا اكْتِسابٍ ؛ بَلِ اخْتِصاصٌ مِنَ المُفَضِّلِ الوَهّابِ فَمَنْ ذا الَّذي يَبْلُغُ مَعْرِفَةَ الإمامِ أَوْ يُمْكِنُهُ اخْتِيارُهُ ، هَيْهاتَ هَيْهاتَ ، ضَلَّتِ العُقولُ وَ تاهَتِ الحُلومُ وَحارَتِ الأَلْبابُ وَ خَسَأَتِ العُيونُ[1] وَ تَصاغَرَتِ العُظَماءُ وَ تَحَيَّرَتِ الحُكَماءُ وَ تَقاصَرَتِ الحُلَماءُ وَ حَصِرَتِ الخُطَباءُ وَجَهِلَتِ الأُلِبّاءُ وَ كَلَّتِ الشُّعَراءُ وَعَجَزَتِ الأُدَباءُ وَعَيِيَتِ البُلَغاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ شَأْنِهِ أَوْ فَضيلَةٍ مِنْ فَضائِلِهِ وَأَقَرَّتْ بِالعَجْزِ وَالتَّقْصيرِ وَ كَيْفَ يوصَفُ بِكُلِّهِ أَوْ يُنْعَتُ بِكُنْهِهِ أَوْ يُفْهِمُ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يوجَدُ مَنْ يَقُومُ مَقامَهُ وَ يُغْني غَناهُ، لا ، كَيْفَ وَ أَنّى ؟ وَ هُوَ بِحَيْثُ النَّجْمِ مِنْ يَدِ المُتَناوِلينَ وَوَصْفِ الواصِفينَ فَأَيْنَ الاخْتِيارُ مِنْ هٰذا وَ أَيْنَ العُقولُ عَنْ هٰذا وَ أَيْنَ يوجَدُ مِثْلُ هٰذا؟! أَتَظُنُّونَ أَنَّ ذٰلِكَ يوجَدُ في غَيْرِ آلِ الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَذَبَتْهُمْ وَاللهِ أَنْفُسُهُمْ وَ مَنَّتْهُمُ الأَباطيلُ[2] فَارْتَقَوا مُرْتَقاً صَعْباً دَحْضاً تَزِلُّ عَنْهُ إِلَى الحَضيضِ أَقْدامُهُمْ ،رامُوا إِقامَةَ الإمامِ[3] بِعُقولٍ حائِرَةٍ بائِرَةٍ ناقِصَةٍ وَ آراءٍ مُضِلَّةٍ، فَلَمْ يَزْدادُوا مِنْهُ إِلّا بُعْداً ، [قاتَلَهُمُ اللهُ أَنّى يُؤْفَكُونَ] وَلَقَدْ رامُوا صَعْباً وَقالُوا إِفْكاً وَ ضَلّوا ضَلالاً بَعيداً وَوَقَعُوا في الحَيْرَةِ إِذْ تَرَكُوا الإمامَ عَنْ بَصيرَةٍ «وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطانُ أَعْمالَهُمْ ، فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبيلِ وَ كانُوا مُسْتَبْصِرينَ » رَغِبُوا عَنِ اخْتِيارِ اللهِ وَ اخْتِيارِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلى اخْتِيارِهِمْ وَالْقُرْآنُ يُنادِيهِمْ : «وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ ما يَشاءُ وَ يَخْتارُ ما كانَ لَهُمُ الخِيَرَةُ سُبْحانَ اللهِ وَ تَعالى عَمّا يُشْرِكُونَ » وَ قالَ عَزَّ وَ جَلَّ : «وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَلا مُؤْمِنَةٍ إِذا قَضَى اللهُ وَ رَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ـ الآيَةَ » وَ قالَ : « ما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَمْ لَكُمْ كِتابٌ فيهِ تَدْرُسُونَ إِنَّ لَكُمْ فيهِ لَما تَخَيَّرُونَ أَمْ لَكُمْ أَيْمانٌ عَلَيْنا بالِغَةٌ إِلى يَوْمِ القِيامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَما تَحْكُمُونَ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعيمٌ أَمْ لَهُمْ شُرَكاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكائِهِمْ إِنْ كانُوا صادِقينَ» وَ قالَ عَزَّ وَجَلَّ : «أَفَلا يَتَدَبَّرُونَ القُرْآنَ أَمْ عَلى قُلُوبٍ أَقْفالُها»؟! أَمْ «طَبَعَ اللهُ عَلى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لا يَفْقَهُونَ»؟! أَمْ « قالُوا سَمِعْنا وَهُمْ لا يَسْمَعُونَ إِنَّ شَرَّ الدَّوابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ البُكْمُ الَّذينَ لا يَعْقِلُونَ» وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فيهِمْ خَيْراً لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ» أَمْ «قالُوا سَمِعْنا

٨/٦٨
٣/٣٦
٣٧-٣٨ الف
١٧/٢٤
٩/٨٧
٨/٢٣

وَ عَصَيْنا» بَلْ هُوَ «فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ»، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيارِ الْإِمامِ ؟ ! ۲/۹۳
وَالْإِمامُ عالِمٌ لايَجْهَلُ وَراعٍ لاينْكُلُ(۴) مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهارَةِ وَالنُّسُكِ وَ الزَّهادَةِ وَالْعِلْمِ وَالْعِبادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ نَسْلُ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لامَغْمَزَ فيهِ فِي نَسَبٍ وَلايُدانيهِ ذُوحَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالذِّرْوَةِ مِنْ هاشِمٍ وَالْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ وَالرِّضا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، شَرَفُ الْأَشْرافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِمَنافٍ، نامِي الْعِلْمِ كامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمامَةِ عالِمٌ بِالسِّياسَةِ، مَفْرُوضُ الطَّاعَةِ، قائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ناصِحٌ لِعِبادِ اللهِ، حافِظٌ لِدِينِ اللهِ. إِنَّ الْأَنْبِياءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ يُوَفِّقُهُمُ اللهُ وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَحِكَمِهِ ما لايُؤْتِيهِ غَيْرَهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمانِ فِي قَوْلِهِ تَعالى: «أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لايَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدى، فَمالَكُمْ كَيْفَ ۱۰/۳۵
تَحْكُمُونَ» وَ قَوْلُهُ تَبارَكَ وَ تَعالى: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» وَ قَوْلُهُ فِي ۲/۲۶۹
طالُوتَ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ واسِعٌ عَلِيمٌ» وَ قالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ ما لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكانَ ۴/۱۱۳
فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيماً» وَ قالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ ۴/۵۴
آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً ۞ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً» وَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اخْتارَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمُورِ عِبادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنابِيعَ الْحِكْمَةِ وَأَلْهَمَهُ الْعِلْمَ إِلْهاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوابٍ وَلايَحِيرُ(۱) فِيهِ عَنِ الصَّوابِ، فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ أُمِنَ مِنَ الْخَطايا وَالزَّلَلِ وَالْعِثارِ، يَخُصُّهُ اللهُ بِذلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبالِغَةَ] عَلى عِبادِهِ وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ وَ ذلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلى مِثْلِ هذا فَيَخْتارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتارُهُمْ بِهذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا وَبَيْتِ اللهِ الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللهِ وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لايَعْلَمُونَ، وَ فِي كِتابِ اللهِ الْهُدى وَالشِّفاءُ، فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْواءَهُمْ، فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقالَ جَلَّ وَ تَعالى: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً مِنَ اللهِ ۲۸/۵۰
إِنَّ اللهَ لايَهْدِي الْقَوْمَ الظّالِمِينَ» وَ قالَ: «فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ» وَقالَ: «كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ وَ عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبّارٍ» وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ۴۰/۳۵
وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً.

۱۔ عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور و فکر کو بتایا۔ حضرت مسکرائے اور فرمایا۔ اے عبدالعزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رائے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے اور اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی۔ حضرت سے یہاں تک ظاہر کر دیا۔ اپنی اُمت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشانِ ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف اُمت محتاج تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کئے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو رد کیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل و ارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل و مقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلّت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائے گا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پا سکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوف اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب عطا کئے۔ جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی، پس عہد امامت ان کی ذرّیت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔ علیؑ سے بامر خدا اس رسم کی بناء پر جو اللہ نے فرض

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔

جیسا کہ فرماتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفےٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہوگیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث اوصیاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسولؐ کی جانشینی ہے اور مقام امیر المومنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔

امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری پوری حجت ہے

امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

امام روشن چاند ہے اور ضیاء بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگا تا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے ضلالت کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتانے والا۔

امام چشمۂ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں)

اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جائے۔ اور مہلکوں میں صحیح راستہ بتانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔

امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رد ڈالنے والا ابر ہے وہ آفتاب درخشاں ہے وہ سایہ فگن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ اُبلنے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیق باپ ہے اور سگا بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک ماں اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریادرس ہے مصائب و آلام میں۔

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور حلم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ وغضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل وکمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل ونظیر ہے وہ بغیر اکتساب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم وادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکما حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہوگئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعرا تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہوگئے اور صاحبان بلاغت عاجز آگئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پرواکر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقلوں کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسولؐ کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھر ان کے قدم پستی کی طرف پھیلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کرنیوالی ناقص عقلوں سے اور گمراہ کرنے والی رایوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بُعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افترا پردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کر تا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شرک سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کو طے فرما دیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسولؐ تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرماتا ہے کیا یہ لوگ آیاتِ قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سناتا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کرکے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس وطہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم وعبادت ہوتا ہے۔

دعائے رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ ومعصومہ سے ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترتِ رسولؐ سے ہوتا ہے۔

اور مرضئ الٰہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشراف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ حلم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔
وہ سیاست الٰہیہ کا عالم ہوتا ہے
اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔
امرِ خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔
خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔
دین خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الٰہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہلِ زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طالوت کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طالوت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عترت و ذریت کے متعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملکِ عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا الہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہِ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قادر ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خانۂ کعبہ کی۔ انھوں نے کتاب خدا کو پسِ پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، درآنحالیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایتِ خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرمایا ہلاکت ہو ان کے لئے۔ ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی اولاد پر۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَ صِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَاجِهِ وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ يَنَابِيعِ عِلْمِهِ، فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ حَلَاوَةِ إِيمَانِهِ وَ عَلِمَ فَضْلَ طَلَاوَةِ إِسْلَامِهِ، لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَبَ الْإِمَامَ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَ عَالَمِهِ(۵) وَأَلْبَسَهُ اللهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَ غَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يَمُدُّ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَاللهِ إِلَّا بِجَهَةِ أَسْبَابِهِ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِمِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَى وَ مُعَمِّيَاتِ السُّنَنِ وَ مُشَبِّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَعْطِفُهُمْ لِذَلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ، وَ يَرْضَى بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ، كُلَّمَا مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَاماً عَلَماً بَيِّناً وَ هَادِياً نَيِّراً وَ إِمَاماً قَيِّماً وَحُجَّةً عَالِماً؛ أَئِمَّةً مِنَ اللهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ. حُجَجُ اللهِ وَ دُعَاتُهُ وَ رُعَاتُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهَدْيِهِمُ الْعِبَادُ وَ تَسْتَهِلُّ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَ يَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادُ، جَعَلَهُمُ اللهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ وَمَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللهِ عَلَى مَحْتُومِهَا، فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضَى وَالْهَادِي الْمُنْتَجَى وَالْقَائِمُ الْمُرْتَجَى، اصْطَفَاهُ اللهُ بِذَلِكَ وَاصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الذَّرِّ حِينَ ذَرَأَهُ وَفِي الْبَرِيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظِلّاً قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُوّاً بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَ انْتَجَبَهُ لِطُهْرِهِ، بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عليه السلام وَ خِيَرَةً مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوحٍ عليه السلام وَ مُصْطَفًى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَسُلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَصَفْوَةً مِنْ عِتْرَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم لَمْ يَزَلْ مَرْعِيّاً بِعَيْنِ اللهِ يَحْفَظُهُ وَيَكْلَؤُهُ بِسِتْرِهِ، مَطْرُوداً عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ، مَدْفُوعاً عَنْهُ وُقُوبُ الْغَوَاسِقِ وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ، مَصْرُوفاً عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبَرَّءاً مِنَ الْعَاهَاتِ؛ مَحْجُوباً عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفاً بِالْحِلْمِ وَالْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ، مَنْسُوباً إِلَى الْعَفَافِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ، مُسْنَداً إِلَيْهِ أَمْرُ وَالِدِهِ، صَامِتاً عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلَى أَنِ انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَجَاءَتِ الْإِرَادَةُ مِنَ اللهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَ بَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِهِ

فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقَيِّمَ عَلَى عِبَادِهِ، رَضِيَ اللهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ(۲) وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضِهِ وَ حُدُودِهِ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ، عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عليهم السلام؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسینؑ سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب و

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا اور رسولؐ ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الٰہیہ ہے اور قائم رہنے والی امید گاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالم ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوحؑ سے ہے اور آل ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا۔ پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا۔ جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراض قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آبا طاہرین و صادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔

سولہواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

(باب) ۱۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلَاةُ الْاَمْرِ وَهُمُ النَّاسُ الْمَحْسُوْدُوْنَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۱ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: «اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ جَوَابُهُ: «اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْباً مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰؤُلَاءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلاً» يَقُوْلُوْنَ لِاَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَالدُّعَاةِ اِلَى النَّارِ: هٰؤُلَاءِ اَهْدٰى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيْلاً «اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيْراً» اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِنَ الْمُلْكِ، يَعْنِي الْاِمَامَةَ وَالْخِلَافَةَ «فَاِذاً لَا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْراً» نَحْنُ النَّاسُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ وَالنَّقِيْرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ النَّوَاةِ «اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ» نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُوْدُوْنَ عَلٰى مَا آتَانَا اللّٰهُ مِنَ الْاِمَامَةِ دُوْنَ خَلْقِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيْماً» يَقُوْلُ: جَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْاَنْبِيَاءَ وَالْاَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّوْنَ بِهٖ فِي آلِ اِبْرَاهِيْمَ عليه السلام وَيُنْكِرُوْنَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْراً» اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْداً غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزاً حَكِيْماً»

۱۔ بریدعجلی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں ان لوگوں سے زیادہ راہ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلانے والے، آل محمد

سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسولؐ! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے ملک یعنی امامت وخلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا، النّاس سے مراد ہم ہیں اور نقیر وہ ریشہ ہے جو خرما کی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسولؐ اور انبیاء اور ائمہ بنائے۔ پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شعلے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ. ۴/۵۴ نہ

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ»؟ فَقَالَ: النُّبُوَّةَ؛ قُلْتُ: «الْحِكْمَةَ»؟ قَالَ: الْفَهْمَ وَالْقَضَاءَ، قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ فَقَالَ: الطَّاعَةَ.

۳۔ حمران بن اعین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضایا کا فیصل کرنا اور اتینا ھم ملکا عظیما سے مراد اطاعت ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» فَقَالَ: يَا أَبَا الصَّبَّاحِ نَحْنُ وَاللهِ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ.

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ام یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً؟» قَالَ: جَعَلَ مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ، فَكَيْفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَيُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله؟! قَالَ: قُلْتُ: «وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ قَالَ: الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً: مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللهَ، فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ. ۱۴/۵۴

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فقد آتینا آل ابراھیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بابُ) ۱۷

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْجَصَّاصُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَ عَلَامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: النَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. ۱۶/۱۶ ح

۱۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ ستارے جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے وہ رسول اور

علامات ہم آئمہ ہیں ۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ . عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْهَيْثَمُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَاعِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّجْمُ وَالْعَلَامَاتُ [هُمُ] الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. ۱۶/۱۶ نحل

۲۔ اسباط بن سالم راوی ہیں کہ اباعبداللہ نے فرمایا کہ رسالتمآب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں ۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : « وَ عَلَامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ » قَالَ : نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَالنَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ نجم ہیں اور ہم علامات الٰہیہ ہیں ۔

سترہواں باب الف

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(باب) ۱۷ الف

اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُمُ الْاَئِمَّةُ (ع)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : «وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَايُؤْمِنُونَ» قَالَ : الْآيَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالنُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ عليهم السلام. ۱۰/۱۰۱ یونس

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ وما تغنی الایات کے متعلق فرمایا۔ آیات سے مراد ہم آئمہ ہیں اور نذر ڈرانے والے سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں ۔

۲۔ أَحْمَدُبْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا » يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی" اس سے مراد تمام اوصیا ہیں

۳۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ « عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ » قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ثُمَّ قَالَ : لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا ، قُلْتُ : «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ» ؟ قَالَ : فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ ، كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتساءلون عن النباء العظیم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عم یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

(بَابُ)۱۸
مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْكَوْنِ مَعَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آیہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آیہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اور ان کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيٰى حَيَاةً تُشْبِهُ حَيَاةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتُ مِيتَةً تُشْبِهُ مِيتَةَ الشُّهَدَاءِ وَيَسْكُنُ الْجِنَانَ الَّتِي غَرَسَهَا الرَّحْمٰنُ(۲) فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَوَيْلٌ لِلْمُخَالِفِينَ لَهُمْ مِنْ أُمَّتِي، اللّٰهُمَّ لَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَتِي.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اور اس کو چاہیئے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خداوندا میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ: اسْتَكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَوَالٰى أَعْدَاءَهُ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّ فَضْلَكَ فَضْلُهُمْ وَ طَاعَتَكَ طَاعَتُهُمْ وَ حَقَّكَ حَقُّهُمْ وَ مَعْصِيَتَكَ مَعْصِيَتُهُمْ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرٰى فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ [مِنْ] جَرٰى فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ عِتْرَتُكَ مِنْ طِينَتِكَ وَ لَحْمِكَ وَدَمِكَ وَقَدْ أَجْرَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَهُمْ حُجَجِي عَلٰى عِلْمِي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدِ اصْطَفَيْتُهُمْ وَانْتَجَبْتُهُمْ وَ أَخْلَصْتُهُمْ وَارْتَضَيْتُهُمْ وَ نَجَى مَنْ أَحَبَّهُمْ وَوَالاهُمْ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ آتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَالْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِمْ.

۴- ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! تمہاری اُمت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بے شک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عترت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت و خون تیرا گوشت و خون ہے خدا نے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لئے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصطفار کیا ان کا اجتبا کیا۔ ان کو خالص بنایا (اپنے لئے) ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی، ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا جبرئیل میرے پاس ان کے، آباء کے اور ان کے امہات کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا اللهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَلْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيُسَلِّمْ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَعِلْمِي ، إِلَى اللهِ أَشْكُو أَمْرَ أُمَّتِي ، الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي وَ أَيْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي .

۵- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنے ید قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عترت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی اُمت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انھوں نے میری عترت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلۂ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسىٰ بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِالْمَهَّارِ ، عَنْ جَابِرِالْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيىٰ حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيْتَتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِيهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضِيبٍ غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى ، فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْكِتَابِ حَتّىٰ يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، هٰكَذَا ـ وَضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ـ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلىٰ أَيْلَةَ ، فِيهِ قُدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُومِ .

٦۔ جابر جعفی نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے یدِ قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ علیؑ اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعا سے ایلہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام (٣) : وَإِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلَجَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَةَ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُعَافَاةَ (٥) وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرىٰ وَالرِّضْوَانَ وَالْقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالتَّمَكُّنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ تَوَلّىٰ عَلِيّاً وَائْتَمَّ بِهُدَاهُ وَبَرِئَ مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمَ لِفَضْلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، حَقّاً عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقٌّ عَلىٰ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي .

٧۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد نجات، اور برکت و کرامت و مغفرت

درگزر تونگری اور بشارت اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الٰہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

انیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(بابُ) ۱۹

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَمَرَ اللّٰهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: «الذِّكْرُ أَنَا وَالْأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ فاسئلوا اھل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسولؐ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْؤُولُونَ. قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۲۔ عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ فاسئلوا اھل الذکر۔ الخ

کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ محمدؐ ذکر ہیں اور ہم اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ اہل الذکر کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ، قُلْتُ: فَأَنْتُمُ الْمَسْؤُولُونَ وَنَحْنُ السَّائِلُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: لَا ذَاكَ إِلَيْنَا إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَإِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق فرمایئے۔ فرمایا ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے۔ میں نے کہا آپ مسئول ہیں اور ہم سائل، فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں۔ فرمایا ضرور کرو۔ میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں۔ فرمایا ہمیں اختیار ہے جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی۔ یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہوگا۔

۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الذِّكْرُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْمَسْؤُولُونَ وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ(۵).

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک الخ کے متعلق رسول اللہ ذکر ہیں اور اہل بیت علیہم السلام مسئولوں میں ہیں وہی اہل ذکر ہیں۔

۵ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَنَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک کے متعلق کہ ذکر سے مراد قرآن

ہے اور ہم رسولؐ کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمٰاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْوَرْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ: جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدٰاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مٰا تَحْضُرُنِي مِنْهٰا مَسْأَلَةٌ وٰاحِدَةٌ؛ قَالَ: وَلاٰ وٰاحِدَةٌ يٰا وَرْدُ؟ قَالَ: بَلىٰ قَدْ حَضَرَنِي مِنْهٰا وٰاحِدَةٌ، قَالَ: وَمٰا هِيَ؟ قَالَ: قَوْلُ اللّٰهِ تَبٰارَكَ وَتَعٰالىٰ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاٰتَعْلَمُونَ» مَنْ هُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْنٰا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونٰا؟ قَالَ: ذٰاكَ إِلَيْنٰا.

۶۔ ابوبکر حضرمیؒ سے منقول ہے کہ مکہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وَرد برادر کمیت حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر مسئلے رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا ایک بھی یاد نہیں میں نے کہا ہاں ایک مسئلہ یاد آیا فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آیہ فاسئلوا اھل الذکر فرمایا وہ ہم ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوٰانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنِ الْعَلاٰءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مَنْ عِنْدَنٰا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاٰتَعْلَمُونَ» أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصٰارىٰ، قَالَ: إِذاً يَدْعُونَكُمْ إِلىٰ دِينِهِمْ قَالَ: قَالَ بِيَدِهِ إِلىٰ صَدْرِهِ[1]: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آیہ فاسئلوا اھل الذکر میں اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہل ذکر اور ہم ہیں مسئولون۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحٰابِنٰا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّٰاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضٰا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْفَرْضِ مٰا لَيْسَ عَلىٰ شِيعَتِهِمْ وَ عَلىٰ شِيعَتِنٰا مٰا لَيْسَ عَلَيْنٰا، أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْأَلُونٰا، قَالَ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاٰتَعْلَمُونَ» فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونٰا وَ لَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوٰابُ، إِنْ شِئْنٰا أَجَبْنٰا وَإِنْ شِئْنٰا أَمْسَكْنٰا.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں فرمایا۔ اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا۔ ہمارے لئے جواب دینا لازم نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں جواب دیں چاہیں باز رہیں۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام كِتَاباً فَكَانَ فِي بَعْضِ مَا كَتَبْتُ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ » ، وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ، فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ » فَقَدْ فُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْأَلَةُ ، وَ لَمْ يُفْرَضْ عَلَيْكُمُ الْجَوَابُ ؟ قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : « فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ » ۝

۹۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا اس میں آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ آئے تو ان کو عذاب آخرت سے ڈرائے۔ لوگوں پر سوال کرنا فرض ہے اور تم پر جواب دینا فرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اگر وہ تمہارے امر کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

بیسواں باب

قرآن مجید میں آئمہ علیہم السلام کا وصف علم سے کیا گیا ہے

(باب) ۲۰

اَنَّ مَنْ وَصَفَهُ اللهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ بِالْعِلْمِ هُمُ الْاَئِمَّةُ (ع)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِالْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ۝ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ ، وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا، وَشِيعَتُنَا أُولُو الْأَلْبَابِ. ۳۹/۹

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ» قَالَ: نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَعَدُوُّنَا الَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ وَشِيعَتُنَا أُولُو الْأَلْبَابِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

اکیسواں باب

راسخون فی العلم آئمہ علیہم السلام ہیں

باب ۲۱

((أَنَّ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ ، قَدْ عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ ۱۱۳/۶

عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّأْوِيلِ وَ مَاكَانَ اللهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئاً لَمْ يُعَلِّمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ، وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ بِعِلْمٍ ، فَأَجَابَهُمُ اللهُ بِقَوْلِهِ: « يَقُولُونَ : آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا » وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ ، فَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام نے آپ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالیٰ نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو ان پر از قسم تنزیل و تاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرتؐ پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتادی ہو اور آنحضرتؐ کے بعد ان کے اوصیا ان تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے (شیعان اہلبیت) تو عالم آل محمد جب ان کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص و عام اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ،عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے راسخون فی العلم امیر المومنین ہیں اور ان کے بعد آئمہ علیہم السلام

بائیسواں باب

قرآن میں دو اماموں کا ذکر ہے ایک اللہ کی طرف بلانے والے دوسرے جہنم کی طرف

(باب)۲۲

اَنَّ الْاَئِمَّةَ فِی کِتَابِ اللهِ اِمَامَانِ : اِمَامٌ یَدْعُوْ اِلَی اللهِ وَ اِمَامٌ یَدْعُوْ اِلَی النَّارِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: « يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ » قَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا رَسُولُ اللهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلٰكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَقُومُونَ فِي

النَّاسِ فَيُكَذِّبُونَ وَ يَظْلِمُهُمْ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَ أَشْيَاعُهُمْ، فَمَنْ والاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَ مَعِي وَ سَيَلْقَانِي ، أَلَا وَ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ كَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مَعِي وَ أَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.

۱- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" تو مسلمانوں نے کہا۔ یارسول اللہ کیا آپؐ سب لوگوں کے امام نہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف، اور میرے بعد امام ہوں گے میرے اہل بیت سے، وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمہ کفران پر ظلم کریں گے اور آئمہ ضلال اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنھوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تصدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور عنقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَامَانِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا » لَا بِأَمْرِ النَّاسِ يُقَدِّمُونَ أَمْرَ اللهِ قَبْلَ أَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ قَالَ: « وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ » يُقَدِّمُونَ أَمْرَهُمْ قَبْلَ أَمْرِ اللهِ وَ حُكْمَهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللهِ وَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ خِلَافَ مَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱/۱۷۳

۸/۱۷۱

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کتاب خدا میں دو قسم کے اماموں کا ذکر ہے ایک کے متعلق ہے ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم مطابق ہدایت کرتے ہیں نہ لوگوں کے حکم کے مطابق وہ امر خدا کو بندوں کے حکم سے مقدم رکھتے ہیں اور امر خدا کو بندوں کے امر پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان کو امام قرار دیا وہ جہنم کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کے امر کو امر خدا سے مقدم جانتے ہیں اور بندوں کے حکم کو حکم خدا سے زیادہ جانتے ہیں وہ اپنی ان خواہشوں پر عمل کرتے ہیں جو کتاب خدا کے خلاف ہیں۔

تیئسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو خداوند تعالیٰ نے علم دیا اور ان کے سینوں میں ثابت رکھا

(بَابُ) ۲۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ قَدْ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ أُثْبِتَ فِي صُدُورِهِمْ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۲۹/۴۵ العنکبوت

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ بلکہ ھوآیات بینات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ بلکہ ھوآیات بینات الخ کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں جن کے سینوں میں آیات بینات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔

۳۔ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ»... ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا قَالَ: بَيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصْحَفِ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا؟.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ بلکہ ھوآیات بینات الخ کے متعلق فرمایا۔ اے ابو محمد (راوی) دو دفتیوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے۔ میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعَرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ خَاصَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ بل ھو آیات بینات میں اوتوا العلم سے مراد خاص طور پر آئمہ ہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام خَاصَّةً .

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ بل ھو آیات بینات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں خاص کر۔

چوبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ ہیں جن کا اللہ عزوجل نے اصطفا کیا اور اپنی کتاب کا وارث بنایا

(باب) ۲۴

فِي أَنَّ مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَوْرَثَهُمْ كِتَابَهُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ، فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ» قَالَ : السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ : الْإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ : الْعَارِفُ لِلْإِمَامِ ،وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ، ۳۵/۳۲

۱۔ سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ، پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس ان میں بعض ظالم لنفسہ ہیں بعض میانہ رُو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے، باذن خدا امام علیہ السلام نے فرمایا۔ سابق بالخرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم لنفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ، عَنِ الْمُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ؟ قُلْتُ : نَقُولُ : إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيِّينَ ؟ قَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي

هٰذَا مَنْ أَشَارَ بِسَيْفِهِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى خِلَافِهِ، فَقُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ؟ قَالَ: الْجَالِسُ فِي بَيْتِهِ لَايَعْرِفُ حَقَّ الْإِمَامِ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِحَقِّ الْإِمَامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ.

۲۔ سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ۔ ثم اورثنا الکتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (زیدیہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت تمام بنی فاطمہ کے لئے ہے۔ فرمایا۔ تمہارا خیال صحیح نہیں، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا اپنی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا کے خلاف دعوت دے میں نے کہا پھر ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پہچاننے والا نہ ہو اور مقتصد وہ ہے جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخیرات امام ہے۔

٣۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» الْآيَةَ قَالَ: فَقَالَ: وُلْدُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِالْإِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَايَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۳۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ ثم اورثنا الکتاب کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ وہ اولاد فاطمہ علیہا السلام ہیں اور سابق بالخرات امام ہیں اور مقتصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم لنفسہ وہ جو عارف امام نہیں۔

٤۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. ۲/۱۲۱ ب

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

پچیسواں باب

قرآن امام کے واسطہ سے ہدایت کرتا ہے

(باب ۲۵ اَنَّ الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلْإِمَامِ)

١۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا

عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ» قَالَ: إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام بِهِمْ عَقَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيْمَانَكُمْ.

۱۔ راوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا آیہ "اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں اور جن سے عہد و پیمان ہو گئے ہیں انھوں نے چھوڑا ہے" فرمایا اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں انہی سے خدا نے تمہارے عہدوں کو باندھا ہے یعنی بغیر امام اقرار بوبیت باری تعالیٰ تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترکہ کے لئے نسلی تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَكِيلٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ» قَالَ: يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ ان ہذا القرآن الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیوں کہ بے امام کے تعلق رکھے ہدایت ممکن نہیں۔

چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام نعمت الٰہیہ ہیں

(بَابُ) ۲۶

اَنَّ النِّعْمَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَالُ أَقْوَامٍ غَيَّرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيِّهِ لَا يَتَخَوَّفُونَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً وَ أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ» ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ وَ بِنَا يَفُوزُ مَنْ فَازَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کیا حال ہوگا اس قوم کا جنھوں نے سُنت رسول اللہ صلعم کو بدل دیا اور ان کے وصی سے روگردانی کی، وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انھوں نے اللہ کی نعمت کو کُفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا اتارا۔ پھر فرمایا۔ اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرتؑ نے فرمایا روز قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ» أَبِالنَّبِيِّ أَمْ بِالْوَصِيِّ تُكَذِّبَانِ؟ نَزَلَتْ فِي «الرَّحْمٰنِ». سورۂ ر

۲۔ معلی بن محمدؒ نے بتوسط سفرا امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آیہ فبای آلاء ربکما تکذبان میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصیٔ نبی، یہ آیت سورۂ رحمٰن میں ہے۔

۳۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ : تَلَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام هٰذِهِ الْآيَةَ: «وَاذْكُرُوا آلَاءَ اللهِ»(۲) قَالَ : أَتَدْرِي مَا آلَاءُ اللهِ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : هِيَ أَعْظَمُ نِعَمِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَهِيَ وَلَايَتُنَا. ۷/۴

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو" فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

۴۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً - الْآيَةَ» قَالَ عَنَى بِهَا قُرَيْشاً قَاطِبَةً الَّذِينَ عَادَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَنَصَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَجَحَدُوا وَصِيَّتَهُ وَصِيَّهُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ الم ترا لی الذین بدلوا الخ کے متعلق پوچھا۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کُفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنھوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی۔ ان سے جنگ کی اور ان کے وصی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

ستائیسواں باب

وہ متوسم جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ علیہم السلام ہیں اور سبیل انہی میں قائم ہے

(باب) ۲۷

اَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ هُمُ الْاَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّبِيلُ فِيهِمْ مُقِيمٌ

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْبَاطُ بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ(۱) قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۞ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: فَقَالَ : نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ . ۱۵/۷۶

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل ہیت سے داخل ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں، بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے،، فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہوگی۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتَ(۲) فَقَالَ لَهُ : أَصْلَحَكَ اللّٰهُ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا، بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے،، فرمایا وہ صاحبان فراست ہم ہیں اور ہم میں ہے وہ دوامی راستہ۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ:

هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (۴) «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» فَقَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ «وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَّا أَبَداً.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد آئمہ ہیں اور سبیل مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابدالآباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِي: الْمُتَوَسِّمُونَ.

وَ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ (۶)، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۔ جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لایات للمتوسمین کے متعلق رسول اللہ صلعم متوسم (صاحب فراست) تھے اور ان کے بعد میں ہوں اور میری ذریت اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔

اٹھائیسواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام پر اعمال کا پیش ہونا

((بَابٌ)) ۲۸

عَرْضِ الْاَعْمَالِ عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ؛ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ صَبَاحٍ أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا فَاحْذَرُوهَا، وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ﴾ وَ سَكَتَ. ۹/۱۰۵

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلعم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کئے جاتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بد اعمالی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے، کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ، یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمومنون دفرمایا یعنی رسولؐ اور کچھ خاص مومن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ) کیونکہ اس زمانہ کے لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیہ اعملوا الخ میں مومنوں سے کون مراد ہیں فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسٰى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَالَكُمْ تَسُوؤُنَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله؟! فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ نَسُوؤُهُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأٰى فِيهَا مَعْصِيَةً سَاءَهُ ذٰلِكَ فَلَا تَسُوؤُا رَسُولَ اللهِ وَسُرُّوهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزردہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کیسے آزردہ کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضورؐ پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب بُرے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ کو آزردہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

٤۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الزَّيَّاتِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبَانَ الزَّيَّاتِ وَ كَانَ مَكِيناً عِنْدَالرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : ادْعُ اللهَ لِي وَلِأَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ: أَوَلَسْتُ أَفْعَلُ وَاللهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ قَالَ : فَاسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِي: أَمَا تَقْرَءُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : هُوَوَاللهِ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمایئے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر شب و روز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی "عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین" پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

٥۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّامِتِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ هٰذِهِ الْآيَةَ : « فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » قَالَ : هُوَ وَاللهِ عَلِيُّ ابْنُ أَبِيطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ اعملوا فیسری اللہ علیکم ورسولہ والمومنون سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِالْوَشَّاءِ : قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا .

٦۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

اُنتیسواں باب

ولایتِ علی علیہ السلام ہی وہ راستہ ہے جس پر قائم رہنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

(باب) ۲۹

أَنَّ الطَّرِيقَةَ الَّتِي حُثَّ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ عَلَيْهَا وَلَايَةُ عَالِمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً»[1] قَالَ: يَعْنِي لَوِاسْتَقَامُوا عَلَى وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام وَقَبِلُوا طَاعَتَهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ «لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً» يَقُولُ: لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ، وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ طریقۂ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے" کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب، یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیرالمومنین اور ان کے اوصیاء علیہم السلام پر۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا» فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ «تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَاتَخَافُوا وَلَاتَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ الخ کے متعلق فرمایا۔ حضرت نے اس سے مراد ہے آئمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے ایمان لانا، ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام معدن علم شجرۂ نبوت اور مختلف ملائکہ ھیں

((بابُ)) ۳۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلٰئِكَةِ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الْجَارُوْدِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : مَا يَنْقِمُ النَّاسُ مِنَّا ؟ فَنَحْنُ وَاللهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ .

۱۔ ابوالجارود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجر نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم اہلبیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَشَّابِ قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا خَيْثَمَةُ! نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللهِ، وَ نَحْنُ وَدِيعَةُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَنَحْنُ حَرَمُ اللهِ الْأَكْبَرُ، وَنَحْنُ ذِمَّةُ اللهِ وَنَحْنُ عَهْدُ اللهِ، فَمَنْ وَفٰى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفٰى بِعَهْدِ اللهِ وَمَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللهِ وَعَهْدَهُ،

۳۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت

رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام برّ الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقاء کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

اکتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وارثانِ علم ہیں یکے بعد دیگرے

(باب) ۳۱

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَثَةُ الْعِلْمِ، يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا الْعِلْمَ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ عَالِماً وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَلَنْ يَهْلِكَ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْمَاشَاءَاللهُ

۱- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب ان میں سے کوئی عالم مرا تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہوگا اور جتنا علم خدا نے اسے چاہا دیا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى،عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ وَفُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام عَالِمَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ إِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِنَّا عَالِمٌ قَطُّ إِلَّا خَلَّفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عَلِمَ مِنْ عِلْمِهِ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ

۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھا نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علیؑ اس امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتا ہے تو اس کے خاندان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔

۳- مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ وَلَايَمُوتُ عَالِمٌ

إِلَّا وَ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علم میراث میں چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

٤۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي عَلِيٍّ عليه السلام سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَاماتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَالْعِلْمُ يَتَوَارَثُ.

۴۔ راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا، علیؑ انبیا میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم چلا گیا ہو، علم میراث میں چلتا ہے۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَ مَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کہ وہ علم جو حضرت آدم کے ساتھ نازل ہوا وہ علم نہ دنیا سے اٹھایا جائے گا نہ ختم ہوگا کہ وہ علم ہی چلا جائے۔

٦۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَمُصُّونَ الثِّمَادَ وَ يَدَعُونَ النَّهْرَ الْعَظِيمَ، قِيلَ لَهُ: وَ مَا النَّهْرُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَهَلُمَّ جَرّاً إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قِيلَ لَهُ: وَ مَاتِلْكَ السُّنَنُ؟ قَالَ: عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَيَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ! فَأَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: اسْمَعُوامَايَقُولُ؟!! إِنَّ اللهَ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ: أَنَّ اللهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَهُوَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ تری کو چوستے ہیں اور نہر عظیم کو چھوڑتے ہیں کسی نے پوچھا نہر عظیم کیا ہے

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیا گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا ابن رسول اللہ آیا امیر المومنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو! خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰؐ میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المومنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء علیہم السلام۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوارَثُ فَلايَمُوتُ عالِمٌ إِلّاتَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللّٰهُ.

۷- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمامَاتَ عالِمٌ إِلّاوَقَدْ وَرَّثَ عِلْمَهُ إِنَّ الْأَرْضَ لاتُبْقِي بِغَيْرِعالِمٍ.

۸- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جو علم آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

بتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام آنحضور صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(بابُ) ۳۲

اَنَّ الْاَئِمَّةَ وَرِثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيْعِ الْاَنْبِياءِ وَالْاَوْصِياءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِبْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ

كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله كَانَ أَمِينَ اللهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ صلى الله عليه وآله كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ . فَنَحْنُ أُمَنَاءُ اللهِ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَايَا وَ أَنْسَابُ الْعَرَبِ وَمَوَالِدُ الْإِسْلَامِ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ، أَخَذَ اللهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ، يَرِدُونَ مَوْرِدَنَا وَيَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا ، لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ غَيْرُنَا وَغَيْرُهُمْ ، نَحْنُ النُّجَبَاءُ النُّجَبَاءُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً (قَدْ وَصَّانَا بِمَا وَصَّى بِهِ نُوحاً) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ عَلَّمَنَا وَ بَلَّغَنَا عِلْمَ مَا عَلَّمَنَا وَ اسْتَوْدَعَنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ اللهَ (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» مَنْ يُجِيبُكَ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ عبداللہ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس کی مخلوق پر جب ان کی روح قبض کی گئی تو ہم اہلِ بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آبا و اجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک میثاق رکھا ہے وہ وارد ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولادِ انبیاء ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم و اولیٰ ہیں، کتاب خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "واضح کیا تم پر اے آل محمدؐ اس امر کو جو وحی کی ہم نے نوحؑ پر (یعنی جو نوحؑ کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی) اور اے محمدؐ! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہی ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ تم دین کو (اے آل محمدؐ) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاق ہے مشرکین پر (جو ولایت علیؑ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف (یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علیؑ کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُاللهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةُ أُولُوالْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليهم وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَاللهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلَى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُاللهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامُنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ہبۃ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ہبۃ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسول خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمۂ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے۔ جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (ما منعنا میں ما زائد ہے) درآنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَىٰ عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاؑ کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ» فُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ» مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَ اللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَىٰ دَاوُدَ وَكُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ.

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے آیہ ولقد کتبنا فی الزبور الخ کے متعلق پوچھا زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہل علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله أَعْلَمُ مِنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقْدِرُ عَلَى هَذِهِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : «مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْلَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهَذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَ قَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [وَ] الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْقُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْكُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَ تُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَ تُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا هَذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ .

۳/۳۱

۵/۳۲

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذن خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پا کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ (غائب ہونے کے متعلق) بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جس کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے اُم الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا، پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

تینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں وہ ان سب کی زبانوں کو جانتے ہیں

(باب) ۳۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا عَلَى اخْتِلَافِ أَلْسِنَتِهَا

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بُرَيْهِ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَقِيَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْحِكَايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : لِبُرَيْهِ يَا بُرَيْهُ ! كَيْفَ عِلْمُكَ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ: أَنَا بِهِ عَالِمٌ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ ثِقَتُكَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ: مَا أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قَالَ : فَابْتَدَأَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَقْرَءُ الْإِنْجِيلَ؛ فَقَالَ بُرَيْهُ : إِيَّاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةٍ أَوْ مِثْلَكَ ، قَالَ : فَآمَنَ بُرَيْهُ وَحَسُنَ إِيمَانُهُ وَآمَنَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ مَعَهُ ، فَدَخَلَ هِشَامٌ وَبُرَيْهُ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْكَلَامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَبَيْنَ بُرَيْهَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. فَقَالَ بُرَيْهُ: أَنَّى لَكُمُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ وَكُتُبُ الْأَنْبِيَاءِ؛

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثتہً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسِّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا قَسًّا وَلَا جَاثَلِيقًا أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتَ : لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ .

۲۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی روئے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوئے میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ روئے تو آپ کے رونے سے ہم بھی روئے۔ فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبیؑ تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تو دیکھے گا میرا معذب کیا جانا حالانکہ میں گرم وقتوں میں تیری محبت میں پیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآنحالیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تو مجھے معذب دیکھے گا درآنحالیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآنحالیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب کروں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہا ہے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تو مجھے عذاب دیگا درآنحالیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

توضیح: جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدۂ الٰہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہٰذا اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدۂ الٰہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث خلل پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہٰذا میں دوبارہ پھر سوال کر بیٹھا۔

چونتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا اُن کے پاس کُل قرآن کا علم تھا

(باب) ۳۴

أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا

اُنْزِلَ إِلَّا كَذَّابٌ وَ مَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَ لَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد کے آئمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُنَخَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ غَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ(۲).

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عِلْمِ مَا أُوتِينَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَأَحْكَامَهُ وَ عِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَحَدَثَانِهِ، إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْراً أَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ لَوَلَّى مُعْرِضاً كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْ، ثُمَّ أَمْسَكَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ قَالَ: وَلَوْ وَجَدْنَا أَوْعِيَةً أَوْ مُسْتَرَاحاً لَقُلْنَا وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں اور اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، پھر امام عالی مقام کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر فرمایا۔ اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر نہ ہو یہ محض اتمام حجت کے لیے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ كِتَابَ اللهِ مِنْ أَوَّلِهِ

إِلَى آخِرِهِ كَأَنَّهُ فِي كَفِّي فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَخَبَرُ الْأَرْضِ وَخَبَرُ مَا كَانَ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ ۝

نساء ۶/۵۹ نحل ۱۶/۸۹

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا میں کتاب اللہ کا اوّل سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شئے کا بیان ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»(۲) قَالَ : فَفَرَّجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَعِنْدَنَا وَاللهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ .

نمل ۲۷/۴۰

۵۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "قال الذی عندہ علم من الکتاب" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : «قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ»(۳) ؟ قَالَ : إِيَّانَا عَنَى وَعَلِيٌّ أَوَّلُنَا وَأَفْضَلُنَا وَخَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم .

رعد ۱۳/۴۳

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفی باللہ شہیداً الخ میں عندہ علم الکتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

پینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

(باب) ۳۵

مَا أُعْطِيَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنِ اسْمِ اللهِ الْأَعْظَمِ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَيْسٌ الْوَابِشِيُّ[۴] ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اسْمَ اللهِ الْأَعْظَمَ عَلَى ثَلَاثَةٍ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَإِنَّمَا كَانَ عِنْدَ آصَفَ مِنْهَا حَرْفٌ وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَخَسَفَ بِالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَرِيرِ بِلْقِيسَ حَتَّى تَنَاوَلَ السَّرِيرَ بِيَدِهِ ثُمَّ عَادَتِ الْأَرْضُ كَمَا كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَ نَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الْأِسْمِ الْأَعْظَمِ اثْنَانِ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ وَاحِدٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى اسْتَأْثَرَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا اسم اعظم الٰہی کے ۷۳ حروف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲ حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام أُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَ أُعْطِيَ مُوسَى أَرْبَعَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ ثَمَانِيَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ أُعْطِيَ آدَمُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ حَرْفاً وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ اسْمَ اللهِ الْأَعْظَمَ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً ، أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَحُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاحِدٌ .

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھاتے تھے اور موسیٰ کو صرف ۴ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفےٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضورؐ کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

۳- اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَا فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ، ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ عِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ عِنْدَاللهِ، مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ.

۳- امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر سبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۷۲ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

چھتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام اللہ کی آیات میں سے ہیں

(باب) ۳۶

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ عليه السلام فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّهَا لَعِنْدَنَا وَإِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً وَهِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَإِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَ إِنَّهَا لَتَرُوعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ(۱) وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّهَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ (۲) إِحْدَيْهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْأُخْرَى فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابوجعفرؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا عصائے موسیٰؑ پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کو ملا، پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نگل جائے گا اسباب فریب کو

۲ ۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَاحُ مُوسَى عليه السلام عِنْدَنَا وَ عَصَا مُوسَى عِنْدَنَا وَنَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَ أَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَى مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً وَ يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ وِقْرُ بَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعاً شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئاً رَوِيَ ، فَهُوَ زَادُهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ .

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمدؐ جب مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسیٰ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کی کے بار کی برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر اتریں گے وہاں چشمہ پھوٹ نکلے گا جو کوئی بھوکا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زاد راہ ہوگا جب تک وہ پشت کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمْهَمَةً هَمْهَمَةً وَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَصَا مُوسَى عليهم السلام

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المومنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عصائے موسیٰ ہے۔

توضیح: حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحت دین مجھے اجازت نہیں دیتی۔

۵ ۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَتَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ عليه السلام ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا أُوقِدَتْ لَهُ النَّارُ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ ، فَلَمَّا وُلِدَ يُوسُفُ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضُدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبُ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ: «إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ» فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِلَى مَنْ صَارَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ : إِلَى أَهْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ وَرِثَ عِلْماً أَوْ غَيْرَهُ فَقَدِ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم .

یوسف ۱۲/۹۴

۵۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کیا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسفؑ کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرئیل جنت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرمانے لگے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسحاق کے گلے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے بازو پر باندھا گیا اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ آیا جب یوسفؑ مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوبؑ اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسفؑ کی بو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے سٹھیا نہ سمجھو یہ وہی قمیض تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیض پھر

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(باب) ۳۷

مَا عِنْدَ الْاَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتَاعِهِ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَا لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَا لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الثِّقَاتُ أَنَّكَ تَنْفِي وَ تُقِرُّ وَ تَقُولُ بِهِ وَ نُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَ تَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لَا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهٰذَا، فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوقِنَا وَ هُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَ هُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبَا لَعَنَهُمَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ مَا رَآهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلَا بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَا رَآهُ أَبُوهُ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَمَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرِبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَ دِرْعَهُ وَلَامَتَهُ وَ مِغْفَرَهُ، فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَ إِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الْمِغْلَبَةُ وَ إِنَّ عِنْدِي أَلْوَاحَ مُوسٰى وَ عَصَاهُ وَ إِنَّ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَ إِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كَانَ مُوسٰى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْاِسْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَّابَةٌ وَ إِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَ مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلٰى أَبْوَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْاِمَامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلَأَهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

۱۔ سعید روعن فورش سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرتؑ نے (مصلحتِ وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی تلوار عبداللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبداللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰ) نے دیکھا تھا۔ خدا یا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا علی بن الحسینؑ نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رابتِ رسول ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰؑ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰؑ نزدیکیٔ الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوتِ سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہ رسولؐ پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں بھی پہنی پس وہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: عِنْدِي سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا أُنَازَعُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ لَكَانَ خَيْرَهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هَذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللهُ لَهُ يَداً عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسلحہ رسول مدفوع عنہ ہیں یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر پہنچے گا اس شخص تک کہ کج ہو جائیں گے لوگوں کے ذہن اور تھوڑی اس کے لئے (یعنی مخالف لوگ وجود امام عصر سے انکار کرینگے) پس جب مشیت الٰہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہوگیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پر رکھے گا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله في الْمَتَاعِ سَيْفاً وَدِرْعاً وَعَنَزَةً وَرَحْلاً وَبَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَرَّثَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر، ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ،عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ الْفُضُولِ فَخَطَطْتُ وَلَبِسْتُهَا أَنَا فَفَضَلَتْ .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے رسول اللہ کی زرہ ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قد سے اتنی زیادہ تھی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: السِّلَاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا، مَدْفُوعٌ عَنْهُ ، لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ كَانَ خَيْرَهُمْ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنىٰ بِالثَّقِيفَةِ وَكَانَ قَدْ شَقَّ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنَجِدَ الْبَيْتُ فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ

عُرْسِهِ رَمَى بِبَصَرِهِ فَرَأَى حَذْوَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِسْمَاراً فَفَزِعَ لِذٰلِكَ وَ قَالَ لَهَا : تَحَوَّلِي فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ مَوَالِيَّ فِي حَاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَمَا مِنْهَا مِسْمَارٌ إِلَّا وَجَدَهُ مُصْرِفاً طَرَفَهُ عَنِ السَّيْفِ وَمَا وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ .

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں دفع کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا، جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور رات میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی گئی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپؑ نے دیوار پر نظر ڈالی تو آپؑ نے تلوار کی برابر پندرہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپ نے عروس سے فرمایا۔ تم باہر جاؤ۔ میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپؑ نے تلوار کے اوپر سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھوکے جانے کا کوئی اثر نہیں (یہ ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ سلاح رسولؐ دافع شر ہیں۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَمَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا خَشِينَا أَنْ نُغْشَى اسْتَوْدَعَهَا أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ام سلمہ کو آنحضرت نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپؑ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپؑ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیاء ام سلمہ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علیؑ بن الحسینؑ کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

۸ ۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ مَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، قَالَ: قُلْتُ : ثُمَّ صَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى ابْنِهِ ، ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ

فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت رسول خدا نے ایک مہر شدہ صحیفہ ام سلمہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی علیہ السلام، پھر حسن پھر حسین علیہما السلام، میں نے پوچھا۔ پھر۔ فرمایا علی بن الحسینؑ، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر علیہ السلام) پھر یہ چیز تمہاری طرف آئی۔ یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا۔ درست ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْوَفَاةُ دَعَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمَّ مُحَمَّدٍ ! تَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ؟ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ مَنْ يُطِيقُكَ و أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ (۱) قَالَ: فَأَطْرَقَ صلى الله عليه وآله هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: يَا عَبَّاسُ أَتَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ وَتَقْضِي دَيْنَهُ ؟ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُعْطِيهَا مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ يَا أَخَا مُحَمَّدٍ أَتُنْجِزُ عِدَاتِ مُحَمَّدٍ وَتَقْضِي دَيْنَهُ وَتَقْبِضُ تُرَاثَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ذَاكَ عَلَيَّ وَلِيَ ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَعَ خَاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقَالَ: تَخَتَّمْ بِهَذَا فِي حَيَاتِي ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَنَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ مَا تَرَكَ الْخَاتَمَ (۲) ثُمَّ صَاحَ يَا بِلَالُ : عَلَيَّ بِالْمِغْفَرِ وَ الدِّرْعِ وَالرَّايَةِ وَالْقَمِيصِ ذِي الْفُقَارِ وَالسَّحَابِ وَ الْبُرْدِ وَالْأَبْرَقَةِ وَالْقَضِيبِ (۳) قَالَ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُهَا غَيْرَ سَاعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِيءَ بِشُقَّةٍ كَادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ فَإِذَا هِيَ مِنْ أَبْرَقِ (۴) الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ! إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي بِهَا وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اجْعَلْهَا فِي حَلْقَةِ الدِّرْعِ وَاسْتَذْفِرْ بِهَا مَكَانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعَا بِزَوْجَيْ نِعَالٍ عَرَبِيَّتَيْنِ جَمِيعاً أَحَدُهُمَا مَخْصُوفٌ وَالْآخَرُ غَيْرُ مَخْصُوفٍ وَالْقَمِيصَيْنِ: الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَالْقَلَانِسِ الثَّلَاثِ: قَلَنْسُوَةِ السَّفَرِ وَقَلَنْسُوَةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعِ وَقَلَنْسُوَةٍ كَانَ يَلْبَسُهَا وَيَقْعُدُ مَعَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ عَلَيَّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْبَاءِ وَالدُّلْدُلِ وَالنَّاقَتَيْنِ الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَاءِ وَالْفَرَسَيْنِ: الْجَنَاحِ كَانَتْ تُوقَفُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ لِحَوَائِجِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حَاجَتِهِ فَيَرْكَبُهُ فَيَرْكُضُهُ فِي حَاجَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله - وَ حَيْزُومٍ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ : أَقْدِمْ حَيْزُومُ ، وَالْحِمَارِ عُفَيْرٍ فَقَالَ :

اقْبِضْهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَطَعَ خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى بِئْرَ بَنِي خَطْمَةَ بِقُبَاءَ فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ الْحِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَى كَفَلِهِ ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هَذَا الْحِمَارِ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ خَاتَمُهُمْ، فَالْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذَلِكَ الْحِمَارَ.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ امیرالمومنین علیہ السلام کو بلایا اور عباس سے فرمایا۔ چچا، آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انھوں نے کہا میں بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرضہ کیسے ادا کرسکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کرسکتا ہوں پھر فرمایا۔ میں یہ چیزیں اُسے دوں گا جو اُن کا حقدار ہوگا پھر فرمایا اے علیؑ! اے محمدؐ کے بھائی تم محمدؐ کے وعدے پورے کروگے اس کا قرضہ ادا کروگے اس کی میراث پر قابض ہوگے؟ آپؐ نے فرمایا! ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے اوپر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرتؐ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور فرمایا لو اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوٹھی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرت نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زرہ، رایت، قمیض، ذوالفقار (تلوار) وعمامہ، سحاب اور چادر ابرقہ اور چھڑی لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑہ تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپؐ نے اپنے عربی جوتے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری عیدین اور جمعہ والی، تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے پھر فرمایا۔ اے بلال دو خچر لاؤ ایک شہبا نامے اور دوسرے دلدل اور دو ناقے لاؤ، ناقہ غضبا اور ناقہ قصویٰ اور دونوں گھوڑے ایک جناح نامے جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے خیزم نامے تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ اے خیزم، اور عفیر نامے گدھا تھا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑی اور وہاں سے بھاگ کر قبا میں بنی مخطمہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر بنی، امیرالمومنین سے مروی ہے کہ

ں گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوحؑ اس کے پاس آئے اور اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

اڑتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

(بابُ) ۳۸

اَنَّ مَثَلَ سِلاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَثَلُ التَّابُوْتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَيْنَ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ(۱).

۱- راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکاتِ رسولؐ ہیں ان کو امامت ملی۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ، عَنْ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ فَأَيْنَمَا دَارَ السِّلاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

۲- میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکاتِ رسولؐ کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں دار العلم ہے۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَ حَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا فَثَمَّ الْأَمْرُ ، قُلْتُ : فَيَكُونُ السِّلَاحُ مَرَّةً إِلَّا لِلْعِلْمِ ؟ قَالَ: لَا.

تابوت سکینہ ۲/۲۴۸ بقرہ

۳ ۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسولؐ کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔ نہیں۔

٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

۴ ۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں امامت ہے وہیں علم ہے۔

توضیح: تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر و جبر گیا ہو جالوت جبراً لے گیا تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

اُنتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

(بابٌ) ۳۹

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ [بْنِ] الْحَجَّالِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هٰهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام سِتْرًا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَأَطْلَعَ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَاأَبَا مُحَمَّدٍ ! سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام بَاباً يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَاأَبَا مُحَمَّدٍ ! عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ ، قَالَ : فَنَكَتَ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ . إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : يَاأَبَا مُحَمَّدٍ ! وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ إِمْلَائِهِ مِنْ فَلْقِ فِيهِ وَخَطِّ عَلِيٍّ بِيَمِينِهِ ، فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَكُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْشِ فِي الْخَدْشِ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَقَالَ : تَأْذَنُ لِي يَا أَبَامُحَمَّدٍ ؟ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَ قَالَ : حَتَّى أَرْشُ هٰذَا ، كَأَنَّهُ مُغْضَبٌ ، قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ ! قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ :وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الْجَفْرُ ؟ قَالَ : وِعَاءٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ وَ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ (ع) وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع) ؟ قَالَ : مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ مَا كَانَ وَ عِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا وَاللهِ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْأَمْرُ بَعْدَ الْأَمْرِ وَالشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سننے والا نہیں رہا ہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا۔ اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے میں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال وحرام کا ذکر ہے اور ہر اس شئے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا، اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں میں آپؑ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپؑ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحفِ فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل وتوضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنے اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکانؐ مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اسکے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانَ وَ عشرينَ وَ مِائَةٍ وَ ذَلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَالا يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا ، فَشَكَتْ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتِ بِذَلِكَ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي ، فَأَعْلَمَتْهُ بِذَلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفاً قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلالِ وَ الْحَرَامِ وَلَكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام وتوحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم واندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال وحرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ: زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ؛ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَحْمَرَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳ ـ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال وحرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمدؐ) عبداللہ ابن یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۴ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ

وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ وَ مَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ».

الاحقاف ۴/۴۶

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسنؑ مراد فرقہ زیدیہ) جس جعفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انھیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قضا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہؑ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسولؐ ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ اور علمی آثار لاؤ۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَفْرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْماً، قَالَ لَهُ: فَالْجَامِعَةُ؟ قَالَ: تِلْكَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخِذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ، قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَ عَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَ مَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ، فَهٰذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ.

۵۔ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو پٹھے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہؑ بعد وفات رسولؐ ۷۵ دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ بتلاتے۔ اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کو پیش آنے والے ہیں حضرت علیؑ ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے۔ پس یہ ہے مصحف فاطمہؑ۔

۶ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بِشْرٍ،

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدَنَا مَالَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا كِتَاباً إِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَخَطُّ عَلِيٍّ عليه السلام ، صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَإِنَّكُمْ لَتَأْتُونَنَا بِالْأَمْرِ، فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَنَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا حضرت نے لکھا اس میں حلال وحرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمُعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ ؟ فَقَالَ : وَاللهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ ،لَا وَاللهِ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا .

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبداللہ (بن حسن بن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں، پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا۔ واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو روئے زمین پر کسی علاقے کا حکمران ہو، محمد بن عبداللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا فُضَيْلُ أَتَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قَبْلَكَ، قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ [الْأَرْضَ] إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئاً .

۸۔ فُضَیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں تمام بادشاہوں۔ کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا۔

چالیسواں باب

شان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس کی تفسیر

(بَابٌ)

فِي شَأْنِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَتَفْسِيرِهَا

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : بَيْنَا أَبِي عليه السلام يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ إِذَا رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ قَدْ قُبِضَ لَهُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ أُسْبُوعَهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ إِلَى دَارٍ جَنْبِ الصَّفَا فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَكُنَّا ثَلَاثَةً فَقَالَ : مَرْحَباً يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ : بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا أَمِينَ اللهِ بَعْدَ آبَائِهِ . يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبِرْنِي وَ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبِرْتُكَ وَإِنْ شِئْتَ سَلْنِي وَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ، وَإِنْ شِئْتَ فَاصْدُقْنِي وَإِنْ شِئْتَ صَدَقْتُكَ ؟ قَالَ: كُلُّ ذَلِكَ أَشَاءُ قَالَ : فَإِيَّاكَ أَنْ يَنْطِقَ لِسَانُكَ عِنْدَ مَسْأَلَتِي بِأَمْرٍ تُضْمِرُ لِي غَيْرَهُ قَالَ: إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ مَنْ فِي قَلْبِهِ عِلْمَانِ يُخَالِفُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلْمٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ قَالَ : هَذِهِ مَسْأَلَتِي وَقَدْ فَسَّرْتَ طَرَفاً مِنْهَا ، أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الْعِلْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ مَنْ يَعْلَمُهُ ؟ قَالَ : أَمَّا جُمْلَةُ الْعِلْمِ فَعِنْدَاللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَمَّا مَالَابُدَّ لِلْعِبَادِ مِنْهُ فَعِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ قَالَ : فَفَتَحَ الرَّجُلُ عَجِيرَتَهُ وَاسْتَوَى جَالِساً وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَقَالَ : هَذِهِ أَرَدْتُ وَلَهَا أَتَيْتُ ، زَعَمْتَ أَنَّ عِلْمَ مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ مِنَ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ فَكَيْفَ يَعْلَمُونَهُ ؟ قَالَ : كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُمْ لَايَرَوْنَ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَرَى، لِأَنَّهُ كَانَ نَبِيّاً وَهُمْ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ كَانَ يَفِدُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْمَعُ الْوَحْيَ وَهُمْ لَايَسْمَعُونَ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ؛ سَآتِيكَ بِمَسْأَلَةٍ صَعْبَةٍ[۳]، أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الْعِلْمِ مَا لَهُ لَايَظْهَرُ كَمَا كَانَ يَظْهَرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : فَضَحِكَ أَبِي عليه السلام وَقَالَ : أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلِعَ عَلَى عِلْمِهِ إِلَّا مُمْتَحِناً لِلْإِيمَانِ بِهِ كَمَا قَضَى عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ يَصْبِرَ عَلَى أَذَى قَوْمِهِ وَلَايُجَاهِدَهُمْ إِلَّا بِأَمْرِهِ ، فَكَمْ مِنِ اكْتِتَامٍ قَدِ اكْتَتَمَ بِهِ

حَتّى قيلَ لَهُ : «اصْدَعْ بِما تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكينَ»[٢] وَايْمُ اللهِ أَنْ لَوْ صَدَعَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَكانَ آمِناً وَلٰكِنَّهُ إِنَّما نَظَرَ فِي الطّاعَةِ وَخافَ الْخِلافَ فَلِذٰلِكَ كَفَّ فَوَدِدْتُ أَنَّ عَيْنَكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِيِّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَالْمَلائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ داوُدَ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ تُعَذِّبُ أَرْواحَ الْكَفَرَةِ مِنَ الْأَمْواتِ وَتُلْحِقُ بِهِمْ أَرْواحَ أَشْباهِهِمْ مِنَ الْأَحْياءِ ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفاً ثُمَّ قالَ : ها إِنَّ هٰذا مِنْها ، قالَ : فَقالَ : أَبي إِي وَالَّذي اصْطَفى مُحَمَّداً عَلَى الْبَشَرِ ، قالَ : فَرَدَّ الرَّجُلُ اعْتِجارَهُ وَقالَ : أَنا إِلْياسُ ما سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرِكَ وَبي مِنْهُ جَهالَةٌ غَيْرَ أَنّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَديثُ قُوَّةً لِأَصْحابِكَ وَسَأُخْبِرُكَ بِآيَةٍ أَنْتَ تَعْرِفُها إِنْ خاصَمُوا بِها فَلَجُوا

قالَ فَقالَ لَهُ أَبي عليه السلام إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِها ، قالَ قَدْ شِئْتُ ، قالَ : إِنَّ شيعَتَنا إِنْ قالُوا لِأَهْلِ الْخِلافِ لَنا : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله : إِنّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - إِلى آخِرِها - فَهَلْ كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ شَيْئاً لا يَعْلَمُهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ يَأْتِيهِ بِهِ جَبْرَئيلُ عليه السلام فِي غَيْرِها ؟ فَإِنَّهُمْ سَيَقُولُونَ : لا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَهَلْ كانَ لِما عَلِمَ بُدٌّ مِنْ أَنْ يَظْهَرَ ؟ فَيَقُولُونَ : لا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَهَلْ كانَ فيما أَظْهَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ اخْتِلافٌ ؟ فَإِنْ قالُوا : لا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَمَنْ حَكَمَ بِحُكْمِ اللهِ فِيهِ اخْتِلافٌ فَهَلْ خالَفَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ - فَإِنْ قالُوا : لا ، فَقَدْ نَقَضُوا أَوَّلَ كَلامِهِمْ - فَقُلْ لَهُمْ : ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ، فَإِنْ قالُوا : مَنِ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ؟ فَقُلْ : مَنْ لا يَخْتَلِفُ فِي عِلْمِهِ ، فَإِنْ قالُوا : فَمَنْ هُوَ ذاكَ ؟ فَقُلْ : كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله صاحِبَ ذٰلِكَ ، فَهَلْ بَلَّغَ أَوْلا ؟ فَإِنْ قالُوا : قَدْ بَلَّغَ فَقُلْ : فَهَلْ ماتَ صلى الله عليه وآله وَالْخَليفَةُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُ عِلْماً لَيْسَ فيهِ اخْتِلافٌ ؟ فَإِنْ قالُوا : لا ، فَقُلْ : إِنَّ خَليفَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُؤَيَّدٌ وَلا يَسْتَخْلِفُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلّا مَنْ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ وَإِلّا مَنْ يَكُونُ مِثْلَهُ إِلَّا النُّبُوَّةَ وَإِنْ كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمْ يَسْتَخْلِفْ فِي عِلْمِهِ أَحَداً فَقَدْ ضَيَّعَ مَنْ فِي أَصْلابِ الرِّجالِ مِمَّنْ يَكُونُ بَعْدَهُ فَإِنْ قالُوا لَكَ : فَإِنَّ عِلْمَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْ : حم ۞ وَالْكِتابِ الْمُبينِ ۞ إِنّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ [إِنّا كُنّا مُنْذِرينَ ۞ فيها] إِلى قَوْلِهِ : إِنّا كُنّا مُرْسِلينَ ، فَإِنْ قالُوا لَكَ : لا يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلّا إِلى نَبِيٍّ فَقُلْ : هٰذَا الْأَمْرُ الْحَكيمُ الَّذي يُفْرَقُ فيهِ هُوَ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ الَّتي تَنْزِلُ مِنْ سَماءٍ إِلى سَماءٍ أَوْ مِنْ سَماءٍ إِلى أَرْضٍ فَإِنْ قالُوا مِنْ سَماءٍ إِلى سَماءٍ فَلَيْسَ فِي السَّماءِ أَحَدٌ يَرْجِعُ مِنْ طاعَةٍ إِلى مَعْصِيَةٍ ، فَإِنْ قالُوا مِنْ سَماءٍ إِلى أَرْضٍ

دخان ٤٤/٣

وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَحْوَجُ الْخَلْقِ إِلَى ذٰلِكَ فَقُلْ : فَهَلْ لَهُمْ بُدٌّ مِنْ سَيِّدٍ يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهِ؟ فَإِنْ قَالُوا: فَإِنَّ الْخَلِيفَةَ هُوَ حَكَمُهُمْ فَقُلْ : «اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ - إِلَى قَوْلِهِ - : خَالِدُونَ» لَعَمْرِي مَا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَلِيٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُؤَيَّدٌ وَمَنْ أُيِّدَ لَمْ يُخْطِ وَمَا فِي الْأَرْضِ عَدُوٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مَخْذُولٌ وَمَنْ خُذِلَ لَمْ يُصِبْ ، كَمَا أَنَّ الْأَمْرَ لَابُدَّ مِنْ تَنْزِيلِهِ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ كَذٰلِكَ لَابُدَّ مِنْ وَالٍ ، فَإِنْ قَالُوا : لَا نَعْرِفُ هٰذَا فَقُلْ : [لَهُمْ] قُولُوا مَا أَحْبَبْتُمْ ؛ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَتْرُكَ الْعِبَادَ وَ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِمْ ؛ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: هٰهُنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؛ بَابٌ غَامِضٌ أَرَأَيْتَ إِنْ قَالُوا : حُجَّةُ اللهِ ، الْقُرْآنُ ؟ قَالَ : إِذَنْ أَقُولُ لَهُمْ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِنَاطِقٍ يَأْمُرُ وَ يَنْهَى وَلٰكِنْ لِلْقُرْآنِ أَهْلٌ يَأْمُرُونَ وَيَنْهَوْنَ وَأَقُولُ : قَدْ عَرَضَتْ لِبَعْضِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُصِيبَةٌ مَا هِيَ فِي السُّنَّةِ وَالْحُكْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَلَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ أَبَى اللهُ لِعِلْمِهِ بِتِلْكَ الْفِتْنَةِ أَنْ تَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ وَ لَيْسَ فِي حُكْمِهِ رَادٌّ لَهَا وَ مُفَرِّجٌ عَنْ أَهْلِهَا فَقَالَ : هٰهُنَا تُفْلِجُونَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ قَدْ عَلِمَ بِمَا يُصِيبُ الْخَلْقَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي أَنْفُسِهِمْ مِنَ الدِّينِ أَوْغَيْرِهِ فَوَضَعَ الْقُرْآنَ دَلِيلًا ، قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : هَلْ تَدْرِي يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ ؛ دَلِيلٌ مَاهُوَ ؟ قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام ، نَعَمْ فِيهِ جُمَلُ الْحُدُودِ وَ تَفْسِيرُهَا عِنْدَ الْحُكْمِ فَقَالَ أَبَى اللهُ أَنْ يُصِيبَ عَبْداً بِمُصِيبَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ أَوْ [فِي] مَالِهِ لَيْسَ فِي أَرْضِهِ مِنْ حُكْمِهِ قَاضٍ بِالصَّوَابِ فِي تِلْكَ الْمُصِيبَةِ قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا فِي هٰذَا الْبَابِ فَقَدْ فَلَجْتُمْ بِحُجَّةٍ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِيَ خَصْمُكُمْ عَلَى اللهِ فَيَقُولُ: لَيْسَ لِلّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ حُجَّةٌ وَ لٰكِنْ أَخْبِرْنِي عَنْ تَفْسِيرِ «لِكَيْلَا تَأْسَوا عَلٰى مَافَاتَكُمْ» ؟ مِمَّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ «وَلَاتَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» قَالَ: فِي أَبِي فُلَانٍ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدَةٌ مُقَدِّمَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُؤَخِّرَةٌ «لَا تَأْسَوا عَلٰى مَافَاتَكُمْ» مِمَّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام «وَ لَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَكُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحُكْمِ الَّذِي لَااخْتِلَافَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ وَذَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ .

حدیث ۶/۲۳

حدیث ۶/۲۳

۱۔ حضرت امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب میرے پدر بزرگوار خانہ کعبہ

کا طواف کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص سر اور چہرہ کو ڈھانپے ہوئے آیا اور آپ سے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے طواف قطع کئے اور اس شخص نے آپ کو ایک گھر میں جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا داخل کیا اور کسی کو مجھ بلانے کے لئے بھیجا اب ہم تین شخص وہاں ہو گئے۔ اس نے کہا۔ مرحبا یا ابن رسول اللہ، پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ اے اپنے آبا و اجداد کے بعد خدا کے امین۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھے بتائیں یا چاہیں تو میں آپ کو خبر دوں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے سوال کریں ورنہ میں آپ سے سوال کروں، اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں ورنہ میں آپ کی تصدیق کروں، فرمایا مجھے سب منظور ہے اس نے کہا اپنے آپ کو اس بات سے بچایئے کہ میرے سوال کے جواب آپ مجھ سے وہ بات کہیں جس کا غیر آپ کے دل میں ہو۔ حضرت نے فرمایا ایسا تو وہ کرے گا جس کے دل میں دو علم ہوں ایک دوسرے کے مخالف، خدا نے منع کیا ہے ایسے علم سے جس میں اختلاف ہو اس نے کہا میرا یہی سوال تھا جس کا ایک پہلو میں نے نمایاں کر دیا۔ اب آپ مجھے وہ علم بتایئے جس میں اختلاف نہ ہو اس کے جاننے والے کے لئے فرمایا۔ پورا پورا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لئے ضروری ہے وہ اوصیا رسولؐ کے پاس ہے یہ سن کر اس نے اپنے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا اور چہرہ چمک اٹھا کہنے لگا یہی میرا مقصد تھا اور اسی لئے میں آیا ہوں آپ کا دعویٰ ہے کہ وہ اوصیاء ہیں جنکے علم میں کوئی اختلاف نہیں، پس ان کو یہ علم کیونکر حاصل ہوتا ہے فرمایا جیسے رسول اللہ کو ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو رسول اللہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ نبی ہیں اور اوصیاء محدث ہیں، رسول بذریعہ وحی خدا سے لیتے ہیں اوصیا پر وحی نازل نہیں ہوتی، اس نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ نے سچ کہا ہے اب ایک مشکل مسئلہ میرے سامنے ہے اس کو بھی حل کیجئے وہ علم جس میں جمیع محتاج الیہ کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اوصیاء اس علم سے کیوں نہیں غلبہ حاصل کرتے اس طرح جس طرح رسول اللہ حاصل کرتے تھے یہ سن کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ اس کے علم پر مطلع کیا جائے مگر اس کو جس کے ایمان کا امتحان لیا گیا ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم کی اذیت پر صبر کریں اور بغیر اسکے حکم کے ان سے جہاد نہ کریں رسول اللہ نے امر حق کو پوشیدہ رکھا، پھر خدا کا حکم ہوا جو تم کو دیا گیا ہے اسے ظاہر کر دو اور مشرکوں سے روگردانی کرو، خدا کی قسم اگر اس سے پہلے بھی ظاہر کر دیتے تو امن میں رہتے لیکن انھوں نے اطاعت کو پیش نظر رکھا اور خدا کے خلاف کرنے سے ڈرے، اس لئے رکے رہے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر اس امت کے مہدی کی طرف لگی رہے اور ان ملائکہ کی طرف جو آل داؤد (یعنی سلیمانؑ) کی تلوار جس نے تمام عالم کو مسخر کر لیا تھا) کی تلواروں کی طرح مابین آسمان و زمین ہوں گے، معذب ہوں گی اس وقت مردہ کافروں کی روحیں اور ملحق ہوں گی ان سے ان زندوں کی روحیں بھی جو کفر میں ان سے مشابہ ہوں گی پھر حضرت نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا یہ بھی انہی تلواروں میں سے ہے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں میں سے محمد مصطفیٰؐ کو انتخاب کیا (یہ وہی ہے) اس کے بعد اس شخص نے نقاب الٹ دی اور کہا میں الیاس (نبی) ہوں میں نے جو سوالات آپ سے کئے وہ از روئے جہالت نہ تھے بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس گفتگو سے آپ کے اصحاب کو قوت پہنچے۔ اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں وہ آیت جسے آپ جانتے ہیں کہ اگر مخاصمہ کریں اس سے تو اپنے مخالف پر

غالب آئیں۔ حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے اس سے کہا اگر تم چاہو تو میں اس آیت کو خود بیان کردوں اس نے کہا ضرور، فرمایا ہمارے شیعوں کو چاہیئے کہ اپنے اہل خلاف سے کہیں کہ خدا اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الخ پس رسول اللہ پہلے سے جانتے تھے اس چیز کو جسے نہیں جانتے تھے اس رات کو جبرئیل ان کے پاس کوئی نئی چیز لے کر آئے تھے اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ شب قدر میں جو چیز لائی گئی تھی وہ کیا ایسی تھی کہ اس کا ظاہر کرنا ضروری تھا اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے آیا جو رسول اللہ نے علم خدا سے ظاہر کیا اس میں اور اس میں کوئی اختلاف تھا؟ اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے کہیں جو شخص حکم کرتا ہے حکم خدا میں اختلاف کے ساتھ تو وہ مخالفت رسولؐ کرتا ہے یا نہیں، پس وہ کہیں گے ہاں اور اگر نہیں کہیں گے تو انھوں نے اپنے پہلے کلام کے خلاف کہا۔ پس ان سے کہو (اس صورت میں تم نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا۔ پس اب یہ تسلیم کرو) اس کی تاویل نہیں جانتے۔ مگر اللہ والراسخون فی العلم، اگر وہ پوچھیں راسخون فی العلم کون ہیں تو کہو جن کے علم میں اختلاف نہیں اگر وہ کہیں وہ کون ہیں تو کہو رسولؐ اللہ ایسے تھے پس آیا انھوں نے تبلیغ کی یا نہیں اگر وہ کہیں کی ہے تو کہو، جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو ان کا خلیفہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اسکے پاس بھی وہ علم ہو کہ اس میں اختلاف نہ ہو اگر وہ کہیں ایسا نہیں تو کہو کہ خلیفۂ رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول خلیفہ اسی کو بنائیں گے کہ جو ان کے حکم مطابق حکم کرے اور سوائے نبوت ہر شے میں وہ رسولؐ کی مثل ہو اور اگر رسول اللہ نے اپنے علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنایا ہوتا تو حضرت کے بعد آنے والی نسلیں ضائع ہو جائیں پس اگر وہ کہیں کہ علم رسول اللہ قرآن سے تھا تو یہ آیت پڑھو حٰمٓ، قسم ہے کتاب مبین کی۔ ہم نے قرآن کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا۔ ہم اس میں ڈرانے والے ہیں اسی تو لہٰذا ہم رسولوں کو بھیجنے والے ہیں پس اگر کہیں کہ خدا تو اپنے پیغام ہر نبی کے پاس بھیجتا ہے تو ان سے کہو کہ خداوند حکیم کا امر (جو شب قدر میں ہوتا ہے) اس سے الگ ہے جو قرآن میں یہ بتاؤ کہ کیا یہ امر ملائکہ آسمان سے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں یا آسمان سے زمین کی طرف اگر کہیں آسمان سے آسمان کی طرف تو پوچھو آسمان میں وہ کون ہے جو طاعت سے معصیت کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ کہیں کہ فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہیں کیونکہ زمین والے سب سے زیادہ محتاج ہدایت ہیں تو تم ان سے کہو کہ لامحالہ ان کو ایسے سردار کی ضرورت ہوگی جس سے وہ اپنے معاملات میں فیصلہ کرا سکیں

اگر وہ کہیں کہ خلیفہ کا حکم ہے تو ان سے کہو خدا فرماتا ہے اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان والے ہیں وہ انکو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے قسم خدا کی آسمان و زمین میں کوئی خدا کا ولی نہیں، مگر یہ کہ وہ مؤمن من اللہ ہے اور جو مؤمن من اللہ ہے وہ خطا نہیں کریگا اور روئے زمین پر کوئی خدا کا دشمن نہیں مگر ذلیل اور جو رسوا ہے وہ راہ ثواب پر نہیں ہو سکتا جس طرح امر کی تنزیل آسمان سے ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق اہل زمین کے درمیان حکم کیا جائے اسی طرح ضروری ہے ایک ولی کا ہونا تاکہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرے، اگر وہ کہیں کہ ہم اسے نہیں پہچانتے تو کہو تم نے اسے دوست نہیں رکھا، خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ بعد محمدؐ وہ اپنے بندوں کو اس طرح چھوڑ دے کہ ان پر کوئی حجت نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میرے والد ماجد خاموش رہے۔ الیاسؑ نے کہا یا ابن رسول اللہ! اب ایک اور مشکل کا سامنا ہے۔ غور کیجیے۔ اگر وہ کہیں حجت خدا قرآن ہے تو کیا جواب ہوگا۔ فرمایا۔ میں ان سے کہوں گا کہ قرآن امر و نہی کے

کے متعلق بولنے والا نہیں بلکہ قرآن کے لئے اس کے کچھ اہل جو ہیں جو امر کرتے ہیں اور نہی کرتے ہیں اور میں کہوں گا بعض اہل زمین کو ایسے مشکل سوالات کا سامنا ہوتا ہے کہ جن کا جواب احادیث میں نہیں اور کوئی حکم رسول ایسا نہیں ملتا جس میں اختلاف نہ ہو اور قرآن میں بھی کوئی صریح حکم نہیں (تو قرآن کیونکر حجت ہوگا) اور خدا کو یہ ناپسند ہے کہ روئے زمین پر ایسا فتنہ ہو کہ جس کا اسے علم ہے اور اس کا کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہو تاکہ اہل ارض کی دل تنگی دور ہو اور درست فیصلہ کر کے لوگوں کو معصیت سے بچائے۔

اس شخص نے کہا (مراد الیاس) اس باب میں آپ نے حجت پوری کر دی۔ اس سے انکار نہ کرے گا مگر تمہارا وہ دشمن جو اللہ پر افترا کرتے ہوئے کہے کہ خدا نے حجت کا ذکر قرآن میں نہیں کیا۔ اب آپ مجھے اس کی تفسیر بتلیئے "تاکہ تم مایوس نہ ہو اس چیز پر جو فوت ہوئی" یہ علی سے مخصوص ہے اور "مت اترائو اس پر جو تم کو دیا گیا ہے" یہ کس سے متعلق ہے؟ حضرت نے فرمایا یہ فلاں اس کے ساتھیوں کے متعلق ہے (جو خلافت پر اترائے اور لاتا سو علی ما فاتکم" علی کے بارہ میں ہے اور آیت کا ایک حصہ مقدم ہے اور ایک موخر ہے۔ پہلے حصہ سے مراد یہ ہے کہ تم خوش نہ ہو اس فتنہ سے جو تم کو بعد رسول پیش آنے والا ہے۔

اس پر (الیاس نے) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان اصحاب حکم میں سے ہیں جن کے فیصلوں میں اختلاف نہیں یہ کہہ کر وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اس حدیث کے آغاز میں سورۂ انا انزلناہ سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن رسول اللہ پر نازل کیا۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں ہر امر کو بیان و تاویل کے ساتھ لے کر ہر سال نازل ہوتے ہیں جیسا کہ تنزل کے فعل مستقبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے اب ہم کہتے ہیں۔ کیا رسولؐ کے پاس اس علم کے حاصل کرنے کا جس کی طرف امت محتاج ہو سوائے اس کے جو من عند اللہ آسمان سے ان تک پہنچتا تھا کوئی اور بھی طریقہ تھا خواہ شب قدر میں ہو یا اس کے علاوہ یا کوئی اور طریقہ نہ تھا پہلی بات تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ اجماع امت اس پر ہے کہ ان کا علم نہ تھا مگر من عند اللہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ ان ہو الا وحی یوحیٰ۔ پس دوسری بات ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جائز ہے رسولؐ کے لئے یہ امر کہ وہ ایسے علم کو جس کی طرف امت محتاج ہے ظاہر نہ کرے یا کرے پہلی صورت بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت پر وحی اسی لئے ہوتی تھی کہ وہ لوگوں تک پہنچائیں اور خدا کی طرف آنے کی لوگوں کو ہدایت کریں پس دوسری صورت ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو علم رسول اللہ کو خدا کی طرف سے دیا گیا تھا کیا اس میں اختلاف تھا کہ ایک وقت ایک معاملہ کا حکم دیں اور دوسرے وقت دوسرا، درآنحالیکہ مسئلہ بعینہٖ وہی ہے یا ایسا نہ ہو پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ جو حکم دیتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا کے حکم میں اختلاف کیسا؟ وہ فرماتا ہے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں اختلاف کثیر پاتے۔

پھر ہم یہ سوال کرتے ہیں جو شخص اپنے احکام میں اختلاف بیان کرتا ہو تو آیا اس نے اپنے اس فعل و حکم میں

رسول کی مخالفت کی یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ کے حکم میں اختلاف نہ تھا۔ پس دوسری صورت ثابت ہوئی، اب ہم پوچھتے ہیں جس کے حکم میں اختلاف تو نہیں آیا اس کے علم کے لئے من غیر جہت اللہ، کوئی طریقہ بھی ہے واسطہ یا بالواسطہ اور علم آیات متشابہ جن سے اختلاف ہوتا ہے خدا کے سوا اور طریقہ سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں پہلی صورت چونکہ باطل ہے لہٰذا دوسری صورت ثابت، پس اب سوال یہ ہے کہ ان آیات متشابہات کا علم جو سبب اختلاف حکم ہوتی ہیں اور تاویل، ان کی تاویل کیا، اللہ اور راسخون فی العلم کے سوا وہ لوگ بھی جانتے ہیں جن کے علم میں اختلاف ہے یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم، پس اب ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ جو راسخون فی العلم سے تھے جب مر گئے تو یہ علم ان کے ساتھ چلا گیا اور ان کے بعد متشابہات کے علم کا طریقہ ان کے جانشین تک پہنچا یا نہیں، یہ تو باطل ہے کہ وہ علم رسول کے ساتھ گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر آنحضرت صلعم کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے علم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم ملا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت صلعم کے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیئے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جس سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ مؤید من اللہ ہو، اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کے سوا بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو، مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو، کلام میں اس کے اختلاف و تضاد نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے: فیہا یفرق کل امر حکیم امرًا من عندنا انا کنا مرسلین (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجے ہوئے ہیں) یہ آیت ہے دلیل اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریقہ سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا ہے کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ، پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

۲ - عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ (۲) عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَبِي جَالِسٌ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ إِذَا اسْتَضْحَكَ حَتَّى اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعاً (۳) ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَضْحَكَنِي؟ قَالَ: فَقَالُوا: لَا، قَالَ: زَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُمِنَ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا (۴) فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! تُخْبِرُكَ بِوَلَايَتِهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَعَ الْأَمْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

الحجرات ۴۹/۱۰

يَقُولُ: «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» وَقَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا جَمِيعُ الْأُمَّةِ فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ فِي حُكْمِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اخْتِلَافٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً أَصَابِعَهُ بِالسَّيْفِ حَتَّى سَقَطَتْ ثُمَّ ذَهَبَ وَأَتَى رَجُلٌ آخَرَ فَأَطَارَ كَفَّهُ فَأُتِيَ بِهِ إِلَيْكَ وَ أَنْتَ قَاضٍ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ؟ قَالَ: أَقُولُ لِهٰذَا الْقَاطِعِ: أَعْطِهِ دِيَةَ كَفِّهِ وَ أَقُولُ لِهٰذَا الْمَقْطُوعِ: صَالِحْهُ عَلَى مَا شِئْتَ، وَأَبْعَثُ بِهِ إِلَى ذَوِي عَدْلٍ، فَلْتُ: جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي حُكْمِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَنَقَضْتَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ، أَبَى اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي خَلْقِهِ شَيْئاً مِنَ الْحُدُودِ [وَ] لَيْسَ تَفْسِيرُهُ فِي الْأَرْضِ، اقْطَعْ قَاطِعَ الْكَفِّ أَصْلاً ثُمَّ أَعْطِهِ دِيَةَ الْأَصَابِعِ هٰكَذَا حُكْمُ اللهِ لَيْلَةَ يَنْزِلُ فِيهَا أَمْرُهُ، إِنْ جَحَدْتَهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَدْخَلَكَ اللهُ النَّارَ كَمَا أَعْمَى بَصَرَكَ يَوْمَ جَحَدْتَهَا عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: فَلِذٰلِكَ عَمِيَ بَصَرِي قَالَ: وَ مَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ إِنْ عَمِيَ بَصَرِي إِلَّا مِنْ صَفْقَةِ جَنَاحِ الْمَلَكِ، قَالَ: فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ لِسَخَافَةِ عَقْلِهِ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا تَكَلَّمْتَ بِصِدْقٍ مِثْلِ أَمْسِ، قَالَ لَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ إِنَّ لِذٰلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتَ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ فَقُلْتَ: لَأَرَاهَا كَانَتْ إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَبَدَّى لَكَ الْمَلَكُ الَّذِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَبْدَ اللهِ رَأَتْ عَيْنَايَ الَّذِي حَدَّثَكَ بِهِ عَلِيٌّ وَلَمْ تَرَهُ عَيْنَاهُ وَلٰكِنْ وَعَا قَلْبُهُ وَوُقِرَ فِي سَمْعِهِ ثُمَّ صَفَقَكَ بِجَنَاحِهِ فَعَمِيتَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللهِ فَقُلْتُ لَهُ: فَهَلْ حَكَمَ اللهُ فِي حُكْمٍ مِنْ حُكْمِهِ بِأَمْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ هٰهُنَا هَلَكْتَ وَ أَهْلَكْتَ.(۱)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا انھوں نے کہا نہیں، فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو بعہد طفولیت تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو، امن میں رہنے کی خوشخبری سے، اس پر انھوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے یہ سُن کر میں ہنسا۔ میں نے کہا۔ اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا۔ خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے جس نے حملہ کر کے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا۔ میں قطع دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کرلے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس، میں نے کہا حکم خدا میں تو یہ اختلاف پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو از روئے ظن ہوا نہ موافق شرع)۔

خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ (انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا۔) اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو داخل جہنم کرے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر اندھا کر دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے فرمایا۔ تمہیں اس کا علم ہے واللہ یہ اندھا نہیں ہوا مگر فرشتہ کے پَر مارنے سے فرمایا۔ میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی کمزوری عقل پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام پہلے نہیں کہا۔ تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات لے کر آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کے کچھ والیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا۔ اے عبداللہ تو نے جھوٹ بولا۔ میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے علیؑ نے بیان کی۔ تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سُن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا اور تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو اللہ کا حکم بھی اس کا حکم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے رویہ سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

دخان ۴۴/۴

۳ ۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: « فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ » يَقُولُ: يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَالْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ مَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ، إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَفْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤْمَرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بِكَذَا وَ كَذَا، وَ فِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا وَ كَذَا؛ وَإِنَّهُ لَيَحْدُثُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذٰلِكَ كُلَّ يَوْمٍ عِلْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْزُونُ

مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: «وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ، إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ» ۝ لقمان ۳۱/۲۷

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

۴۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ۝ «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» صَدَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ «وَ مَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا أَدْرِي، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ» لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: وَ هَلْ تَدْرِي لِمَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لِأَنَّهَا «تَنَزَّلُ فِيهَا الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» وَ إِذَا أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدْ رَضِيَهُ «سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ» يَقُولُ: تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَلَائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلَامِي مِنْ أَوَّلِ مَا يَهْبِطُونَ إِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: «وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً» فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: «وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ» ۝ يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولَى: إِنَّ مُحَمَّداً حِينَ يَمُوتُ، يَقُولُ أَهْلُ الْخِلَافِ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَضَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهٰذِهِ فِتْنَةٌ أَصَابَتْهُمْ خَاصَّةً وَ بِهَا ارْتَدُّوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ لِأَنَّهُمْ إِنْ قَالُوا: لَمْ تَذْهَبْ فَلَابُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا أَمْرٌ وَإِذَا أَقَرُّوا بِالْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صَاحِبٍ بُدٌّ.

سورہ قدر ۹۷/۳-۱

انفال ۸/۲۵

آل عمران ۳/۱۴۴

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا"۔ صحیح فرمایا۔ خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم جانتے ہو شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شئے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک، خدا فرماتا ہے اے محمدؐ! تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا اسلام کہتے ہیں جب سے وہ زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع ہونے تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے۔ سورہ انا انزلناہ کے متعلق یعنی مشرک و منافق اس سے انکار کریں گے اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسولؐ ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں پس اگر وہ مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب محمدؐ مریں گے تو اہل خلاف امر خدا کے متعلق کہیں گے کہ شب قدر تو رسول اللہ کے ساتھ گئی پس یہ وہ خاص فتنہ ہے جو ان کو پہنچے گا اور اسی لئے وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹیں گے کیونکہ اگر وہ کہیں کہ شب قدر رسولؐ اللہ کے ساتھ رخصت نہیں ہوئی تو ان کو امر الٰہی کا نزول شب قدر میں ماننا پڑے گا اگر اس کا اقرار کر لیا تو پھر لامحالہ صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا

۵۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ: [مَا] اجْتَمَعَ التَّيْمِيُّ وَالعَدَوِيُّ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هُوَ يَقْرَأُ: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ» بِتَخَشُّعٍ وَ بُكَاءٍ فَيَقُولَانِ: مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهَذِهِ السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لِمَا رَأَتْ عَيْنِي وَوَعَا قَلْبِي وَلِمَا يَرَى قَلْبُ هَذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ: وَ مَا الَّذِي رَأَيْتَ وَ مَا الَّذِي يَرَى؟ قَالَ: فَيَكْتُبُ لَهُمَا فِي التُّرَابِ «تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلِّ أَمْرٍ» فَيَقُولَانِ: لَا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمَانِ مَنِ الْمُنَزَّلُ إِلَيْهِ بِذَلِكَ فَيَقُولَانِ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ يَنْزِلُ ذَلِكَ الْأَمْرُ فِيهَا؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ؟ فَيَقُولَانِ: لَا نَدْرِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَ يَقُولُ: إِنْ لَمْ تَدْرِيَا فَادْرِيَا، هُوَ هَذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ: فَإِنْ كَانَا لَيَعْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ شِدَّةِ مَا يُدَاخِلُهُمَا مِنَ الرُّعْبِ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر کہا کرتے تھے کہ بنی تیم اور بنی عدی کے ماندے

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے حضرت سورۂ انا انزلناہ کو بڑے خضوع وخشوع اور گریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپؐ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس کی وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے قلب نے سمجھا اور جو کچھ اس نے دیکھا یہ (اشارہ کیا حضرت علیؑ کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیا ہے جو آپؐ نے دیکھا اور وہ کیا ہے جو وہ (علیؑ) دیکھیں گے۔ پس بقدرت خدا زمین پر لکھا گیا تنزل الملائکۃ والروح باذن ربہم من کل امر، پھر حضرت نے فرمایا۔ کیا خدا کے کل امر کہنے کے بعد بھی کوئی بات باقی رہ گئی انھوں نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہر امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یا رسول اللہ آپؐ ہیں۔ فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہو گی انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں، فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، پس ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول شب قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کی بناء پر جو رعب رسولؐ سے ان میں داخل ہوئی۔

٦- وَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ [فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ] تَفْلِجُوا ، فَوَاللهِ إِنَّهَا لَحُجَّةُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، وَ إِنَّهَا لَسَيِّدَةُ دِينِكُمْ وَإِنَّهَا لَغَايَةُ عِلْمِنَا، يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ خَاصِمُوا بِـ «حٰمٓ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ» فَإِنَّهَا لِوُلَاةِ الْأَمْرِ خَاصَّةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ! يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»(1) فَقِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله قَالَ: صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ نَذِيرٌ وَهُوَ حَيٌّ مِنَ الْبِعْثَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ السَّائِلُ : لَا، قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : أَرَأَيْتَ بَعِيثَهُ أَلَيْسَ نَذِيرَهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْثَتِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ نَذِيرٌ ، فَقَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَكَذَلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ إِلَّا وَلَهُ بَعِيثٌ نَذِيرٌ قَالَ : فَإِنْ قُلْتُ : لَا ، فَقَدْ ضَيَّعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ: وَمَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ ؟ قَالَ: بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّراً قَالَ : وَ مَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَ فَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنَ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! كَانَ هٰذَا أَمْرٌ خَاصٌّ لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا سِرّاً حَتَّى يَأْتِيَ إِبَّانُ أَجَلِهِ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ دِينُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَتِراً حَتَّى أُمِرَ بِالْإِعْلَانِ ، قَالَ السَّائِلُ: يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هٰذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ؟ قَالَ : أَوْ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَوْمَ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ ؟ قَالَ : بَلَى ؛ قَالَ : فَكَذَلِكَ أَمْرُنَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ .

دخان ۴۴/۳

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے شیعو! مخالفوں سے مناظرہ کرو۔ سورۂ انا انزلناہ سے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر، رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کی سردار ہے اور ہمارے علم کی انتہا ہے۔ اے گروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو۔ آیہ حٰمٓ والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیان امر کے متعلق ہے خاص طور پر رسول اللہؐ کے بعد اے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا۔ ضرور تھے۔ تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ تو بتاؤ، کیا رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا۔ تو لامحالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا، کیا تم نے حضرت کے فرستادہ کے متعلق غور کیا، کیا وہ ایسا ہی نذیر نہ ہونا چاہیئے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ میں نے کہا۔ ہاں ضرور، حضرت نے فرمایا۔ پس اسی طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو آپ کی امت کی آنے والی نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کیا قرآن ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور ہے بشرطیکہ اس کا مفسر موجود ہو اس نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی، حضرت نے فرمایا ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد سے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں، سائل نے کہا۔ اے ابوجعفرؑ کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے) فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پوشیدہ طور سے کریں اس وقت تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا۔ ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے۔ پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمدؐ کے ظہور تک۔

۷۔ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَقَدْ خَلَقَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَ لَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَ أَوَّلَ وَصِيٍّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَيْلَةٌ يُهْبَطُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، مَنْ جَحَدَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ لِأَنَّهُ لَا يَقُومُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جَبْرَئِيلُ عليه السلام قُلْتُ : وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضاً يَأْتِيهِمْ جَبْرَئِيلُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام؟ قَالَ: أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ فَلَا كَ وَلَا بُدَّ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خُلِقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا ـ أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذٰلِكَ فِي

تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَى مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبَادِهِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ بِالْأَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى آدَمَ.

وَ اَيْمُ اللهِ مَامَاتَ آدَمُ إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كُلُّ مَنْ بَعْدَ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَدْ أَتَاهُ الْأَمْرُ فِيهَا وَوَضَعَ لِوَصِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ اَيْمُ اللهِ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ لَيُؤْمَرُ فِيمَا يَأْتِيهِ مِنَ الْأَمْرِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أَوْصِ إِلَى فُلَانٍ وَلَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم خَاصَّةً: «وَعَدَاللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ» يَقُولُ: أَسْتَخْلِفُكُمْ لِعِلْمِي وَدِينِي وَ عِبَادَتِي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ وُصَاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتَّى يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذِي يَلِيهِ «يَعْبُدُونَنِي لَايُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً» يَقُولُ: يَعْبُدُونَنِي بِإِيمَانٍ لَانَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم فَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ «فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ» فَقَدْمَكَّنَ وُلَاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ بِالْعِلْمِ وَ نَحْنُ هُمْ، فَاسْأَلُونَا فَإِنْ صَدَقْنَاكُمْ فَأَقِرُّوا وَمَا أَنْتُمْ بِفَاعِلِينَ، أَمَّا عِلْمُنَا فَظَاهِرٌ وَ أَمَّا إِبَّانُ أَجَلِنَا الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ الدِّينُ مِنَّا حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ اخْتِلَافٌ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً مِنْ مَمَرِّ اللَّيَالِي وَ الْأَيَّامِ، إِذَا أَتَى ظَهَرَ وَ كَانَ الْأَمْرُ وَاحِداً.

نور ۲۴/۵۵

وَ اَيْمُ اللهِ لَقَدْ قُضِيَ الْأَمْرُ أَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اخْتِلَافٌ وَ لِذَلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ لِيَشْهَدَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَيْنَا وَ لِنَشْهَدَ عَلَى شِيعَتِنَا وَ لِتَشْهَدَ شِيعَتُنَا عَلَى النَّاسِ، أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ أَوْبَيْنَ أَهْلِ عِلْمِهِ تَنَاقُضٌ، ثُمَّ قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: فَضْلُ إِيمَانِ الْمُؤْمِنِ بِجُمْلَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ وَ بِتَفْسِيرِهَا عَلَى مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْإِيمَانِ بِهَا كَفَضْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى الْبَهَائِمِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ بِهَا عَنِ الْجَاحِدِينَ لَهَا فِي الدُّنْيَا - لِكَمَالِ عُذَابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لَايَتُوبُ مِنْهُمْ - مَا يَدْفَعُ بِالْمُجَاهِدِينَ عَنِ الْقَاعِدِينَ وَلَاأَعْلَمُ أَنَّ فِي هَذَا الزَّمَانِ جِهَاداً إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَ الْجِوَارَ(۲)

۲- امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی کیونکہ انبیاء و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل

آتے ہیں اور دیگر ملائکہ، فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لے کر آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور خدا کی قسم جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو بھی انبیا آئے تو شب قدر میں امر الٰہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفیٰؐ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امر الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرتؐ کے بعد والیان امر کے متعلق فرمایا ہے۔ تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے الا قولہ، وہی لوگ فاسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں پس خدا نے آنحضرت صلعم کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (کہ وقت اظہار ابھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہے جو تقیہ نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہوگیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمدؐ ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص سورۂ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہے جیسی انسان کی فضیلت بہائم پر، اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی توبہ نہیں کرتا، میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

۸ ۔ قَالَ : وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَا تَغْضَبْ عَلَيَّ قَالَ : لِمَاذَا؟ قَالَ: لِمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ ، قَالَ : قُلْ، قَالَ : وَلَا تَغْضَبْ ؟ قَالَ : وَلَا أَغْضَبُ، قَالَ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمَهُ أَوْ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُهُ ؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَاتَ وَ لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَ عَلِيٌّ عليه السلام لَهُ وَاعٍ ، قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : مَالِيَ وَ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ وَ مَنْ أَرْسَلَكَ عَلَيَّ ؟ قَالَ : أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لِطَلَبِ الدِّينِ ، قَالَ : فَافْهَمْ مَا أَقُولُ لَكَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهْبِطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جُمَلاً يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَدْ عَلِمَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَ يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ ، كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، قَالَ السَّائِلُ: أَوَمَا كَانَ فِي الْجُمَلِ تَفْسِيرٌ ؟ قَالَ : بَلَى وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِي لَيَالِي الْقَدْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِلَى الْأَوْصِيَاءِ افْعَلْ كَذَا وَ كَذَا ، لِأَمْرٍ قَدْ كَانُوا عَلِمُوهُ ، أُمِرُوا كَيْفَ يَعْمَلُونَ فِيهِ ، قُلْتُ فَسِّرْ لِي هَذَا ؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا حَافِظاً لِجُمْلَةِ الْعِلْمِ وَ تَفْسِيرِهِ ، قُلْتُ : فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمُ مَا هُوَ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ وَ الْيُسْرُ فِيمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ ، قَالَ السَّائِلُ: فَمَا يَحْدُثُ لَهُمْ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا ؟ قَالَ : هَذَا مِمَّا أُمِرُوا بِكِتْمَانِهِ وَلَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ : فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَا لَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ : لَا وَ كَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أُوصِيَ إِلَيْهِ ، قَالَ السَّائِلُ : فَهَلْ يَسَعُنَا أَنْ نَقُولَ : إِنَّ أَحَداً مِنَ الْوُصَاةِ يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُ الْآخَرُ ؟ قَالَ : لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ إِلَّا وَ عِلْمُهُ فِي جَوْفِ وَصِيِّهِ وَ إِنَّمَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ ، قَالَ السَّائِلُ: وَمَا كَانُوا عَلِمُوا ذَلِكَ الْحُكْمَ ؟ قَالَ : بَلَى قَدْ عَلِمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمَرُوا فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَصْنَعُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَاجَعْفَرٍ ! لَا أَسْتَطِيعُ إِنْكَارَ هَذَا ؟ قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ أَنْكَرَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَاجَعْفَرٍ ! أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَالِمَهُ ؟ قَالَ : لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيٌّ وَلَا وَصِيٌّ إِلَّا وَالْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ ، أَمَّا هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلِعَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ! كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ ؟ قَالَ : إِذَا أَتَى شَهْرُ

رَمَضَانَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاظِرٌ إِلَى تَصْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کروں گا۔ فرمایا کرو۔ اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر پر ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیاء پر اور وہ امر الٰہی لے کر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ مر گئے اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی نہ ہوں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا۔ جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت علی بن ابی طالب کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم، جس کی وضاحت ہوتی تھی شب ہائے قدر میں، اسی طرح جیسے رسول اللہ پر، سائل نے کہا کیا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہائے قدر میں امر کے ساتھ آئی تھی کہ ایسا ایسا کرو وہ ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجئے۔ فرمایا نہیں میرے رسول اللہ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امر الٰہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا (یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کی تقریر کے دوران تھے) سائل نے پوچھا کہ شب ہائے قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا، پھر جو شب ہائے قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا۔ فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا۔ اسی کی توضیح و اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیاء کو نہیں ملا تھا۔ فرمایا کیسے وصی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیاء میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا ہے جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔

کوئی نبی نہیں مرتا۔ مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وصی کے سینے میں ہوتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ اور روح وہ حکم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگان خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا اس حکم کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن وہ کسی شئے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انھیں شب قدر میں بتایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا ایسا کریں۔

سائل نے کہا اے ابوجعفرؑ کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والا ہم میں سے نہیں، سائل نے کہا نبی پر جو شب قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہیئے سمجھو علم ماکان ومایکون ہر نبی و وصیٔ نبی کو ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے تو اس کے بعد آنے والا وصی اس علم کو جانتا ہے۔

لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو تو خدائے عزوجل نے انکار کیا اس سے کہ وہ مطلع کرے اوصیاء کو اس پر، مگر صرف ان کی ذات کے لئے (یعنی ان اسرار کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی)

سائل نے کہا یا ابن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہ رمضان آئے تو تم سورۂ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب ۲۳ ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے

۹ ـ وَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلَى أَهْلِ الضَّلَالَةِ مِنْ أَجْنَادِ الشَّيَاطِينِ وَ أَزْوَاجِهِمْ أَكْثَرَ مِمَّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِلْعَدْلِ وَ الصَّوَابِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؟ قَالَ : كَمَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! إِنِّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشِّيعَةِ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَأَنْكَرُوهُ قَالَ: كَيْفَ يُنْكِرُونَهُ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ عليهم السلام أَكْثَرُ مِنَ الشَّيَاطِينِ قَالَ : صَدَقْتَ افْهَمْ عَنِّي مَا أَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِينِ تَزُورُ أَئِمَّةَ الضَّلَالَةِ وَيَزُورُ إِمَامَ الْهُدَى عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى إِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَيَهْبِطُ فِيهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ ، خَلْقُ اللهِ ـ أَوْ قَالَ قَيْضُ اللهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّيَاطِينِ بِعَدَدِهِمْ ثُمَّ زَارُوا وَلِيَّ الضَّلَالَةِ فَأَتَوْهُ بِالْإِفْكِ وَالْكَذِبِ حَتَّى لَعَلَّهُ يُصْبِحُ فَيَقُولُ: رَأَيْتُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الْأَمْرِ عَنْ ذَلِكَ لَقَالَ: رَأَيْتَ شَيْطَاناً أَخْبَرَكَ بِكَذَا وَ كَذَا حَتَّى يُفَسِّرَ لَهُ تَفْسِيراً وَيُعْلِمَهُ الضَّلَالَةَ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا وَايْمُ اللهِ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمُ أَنَّهَا لَنَا خَاصَّةً لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام حِينَ دَنَا مَوْتُهُ: هَذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشَدْتُمْ وَلَكِنْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِمَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكِرٌ وَ مَنْ

آمَنَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلَى غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسَعُهُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنَّهَا لَنَا وَمَنْ لَمْ يَقُلْ فَإِنَّهُ كَاذِبٌ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُنَزِّلَ الْأَمْرَ مَعَ الرُّوحِ وَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى كَافِرٍ فَاسِقٍ ، فَإِنْ قَالَ : إِنَّهُ يُنَزِّلُ إِلَى الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ وَ إِنْ قَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ يُنَزِّلُ إِلَى أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنَزِّلَ شَيْءٌ إِلَى غَيْرِ شَيْءٍ وَإِنْ قَالُوا [وَ] سَيَقُولُونَ : لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ ، فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ○

۹۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنھیں خدا نے شقاوت کے لئے اہل ضلالت کی طرف بھیجا۔ شیطانوں کے لشکروں کو اور ان کی ازواج کو (یہ بیان سورۂ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم ترانا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفۂ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے گئے ہیں کسی نے کہا اے ابوجعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیسے ہوں گے۔ فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔ سائل نے کہا اے ابوجعفرؑ! اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروں گا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین سے زیادہ ہیں۔ فرمایا۔ تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں اسے سمجھو صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین آئمہ ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہیں) جاتے ہیں اور انھیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب قدر آتی ہے تو ملائکہ بتدبیر الٰہی دنیا امر پر نازل ہوتے ہیں (راوی کہتا ہے) یا یہ فرمایا کہ خدا بھیجتا ہے اتنے ہی شیاطین کو تاکہ وہ ولی ضلالت کے پاس جائیں پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا ایسا دیکھا پس اگر دنیا امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ یہ بتایا اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتا دیا جاتا ہے جس پر وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے لیلۃ القدر کی تصدیق کی اس نے ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی علیہ السلام کے متعلق، میرے بعد یہ تمہارا ولی ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو لیلۃ القدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سچا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافر و فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم ہے تو اس کا یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شئے نازل ہوا اور وہ کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی ہوگی۔

اکتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(باب) ۴۱

فِی أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ فِی لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ

۱ ـ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا يَحْيَى إِنَّ لَنَا فِي لَيَالِي الْجُمُعَةِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ، قَالَ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا ذَاكَ الشَّأْنُ؟ قَالَ: يُؤْذَنُ لِأَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْتَى وَأَرْوَاحِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَوْتَى عليهم السلام وَرُوحِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ يَعْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى تُوَافِيَ عَرْشَ رَبِّهَا فَتَطُوفُ بِهِ أُسْبُوعاً وَتُصَلِّيَ عِنْدَ كُلِّ قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى الْأَبْدَانِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا فَتُصْبِحُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ قَدْ مُلِئُوا سُرُوراً وَيُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ وَقَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلُ جَمِّ الْغَفِيرِ.

ایک راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابو یحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیسا ہے فرمایا۔ مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ يُوسُفَ الْأَبْزَارِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ ـ وَكَانَ لَا يُكَنِّينِي قَبْلَ ذَلِكَ ـ: يَا أَبَاعَبْدِاللهِ! قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: إِنَّ لَنَا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ سُرُوراً قُلْتُ: زَادَكَ اللهُ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَوَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مَعَهُ وَوَافَيْنَا مَعَهُمْ فَلَا نَرُدُّ أَرْوَاحَنَا إِلَى أَبْدَانِنَا إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَنْفَدْنَا.

۲۔ مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابو عبداللہ! میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ أَوِالْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ : مَامِنْ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ إِلَّا وَلِأَوْلِيَاءِاللهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ : كَيْفَ ذٰلِكَ ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَوَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَنَفِدَمَاعِنْدِي.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

بیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

(باب) ۴۲

لَوْلَا اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُوْنَ لَنَفِدَ مَاعِنْدَهُمْ

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَاذَرِيحُ ! لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَا نَفِدْنَا.

۲- فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَانْفَدْنَا ، قَالَ: قُلْتُ: تَزْدَادُونَ شَيْئاً لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا.

۳- راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ پر اور منتہی ہوتا ہے ہماری طرف۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ بِأَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوَّلِنَا.

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اوّل کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاؤ مرسلین علیہم السلام کو ملے ہیں

(باب)۴۳

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ اِلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عِلْمَيْنِ : عِلْماً أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَ عِلْماً اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمَنَا ذٰلِكَ وَ عَرَضَ عَلَى الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِنَا .

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلین پر۔ پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنی ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا۔ جیسے علم بظہور قائم آل محمدؐ، پس جب خدائے تعالیٰ اس سے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو) بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں نے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْماً عِنْدَهُ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَعِلْماً نَبَذَهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَمَا نَبَذَهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَقَدِ انْتَهَى إِلَيْنَا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ صُرَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ مَبْذُولٌ وَعِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْذُولُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُهُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ إِلَّا نَحْنُ نَعْلَمُهُ ، وَأَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذِي عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُمِّ الْكِتَابِ إِذَا خَرَجَ نَفَذَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا دوسرا نہ دیا ہو جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے، مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم جو خدا کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ (قائم آل محمدؐ کے ظہور پر) نافذ کیا جائیگا۔

٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَّاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ عليهم السلام فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا گیا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔

چوالیسواں باب

ذکر الغیب

(باب)

نَادِرٌ فِيهِ ذِكْرُ الْغَيْبِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا،عَنْ أَحْمَدبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَقَالَ لَهُ : أَتَعْلَمُونَ الْغَيْبَ ؟ فَقَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يُبْسَطُ لَنَا الْعِلْمُ فَنَعْلَمُ وَ يُقْبَضُ عَنَّا فَلَا نَعْلَمُ وَقَالَ : سِرُّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسَرَّهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّهُ جَبْرَئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّهُ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْ شَاءَ اللهُ.(۱)

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارسی نے پوچھا کیا آپؑ غیب جانتے ہیں فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (الہام سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ اللہ نے اپنا بھید سونپا جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خداؐ کو اور انھوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ يَسْأَلُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ »(۲) قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِعِلْمِهِ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ كَانَ قَبْلَهُ ، فَابْتَدَعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُنَّ سَمَاوَاتٌ وَ لَا أَرَضُونَ أَمَا تَسْمَعُ

هود ۱۱/۷ سورہ جن ۷۲/۲۶ سورہ جن ۷۲/۲۷

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ» فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً»، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: «إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَكَانَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ مِمَّنِ ارْتَضَاهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ «عَالِمُ الْغَيْبِ» فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهِ فِيمَا يَقْدِرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيهِ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ وَقَبْلَ أَنْ يُفْضِيَهُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذَلِكَ يَا حُمْرَانُ! عِلْمٌ مَوْقُوفٌ عِنْدَهُ إِلَيْهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ فَيَقْضِيهِ إِذَا أَرَادَ وَيَبْدُوَ لَهُ فِيهِ فَلَا يُمْضِيهِ، فَأَمَّا الْعِلْمُ الَّذِي يُقَدِّرُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقْضِيهِ وَيُمْضِيهِ فَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ إِلَيْنَا.

۲۔ حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ بدیع السمٰوٰت والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا۔ تمام اشیاء کو اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کوئی مثال اس سے پہلے ہو اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اس سے پہلے آسمان و زمین نہ تھے کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ حمران نے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے وہ عالم الغیب ہے نہیں مطلع ہوتا اس کے غیب پر کوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس کے آگے یہ بھی تو ہے مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو بھی چن لے۔ اور واللہ محمد مصطفےٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے۔ خداوند عالم علیم ہے ہر اس چیز پر جو غائب ہے اس کی مخلوق پر اس چیز کے متعلق جو وہ مقدر کرتا ہے اور اپنے علم سے طے کرتا ہے قبل اس کے پیدا کرنے کے اور قبل اس کے کہ ملائکہ کو اس کا علم ہو۔ اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی مشیت ہوتی ہے تو اس کو جاری کرتا ہے یعنے ملائکہ کو بتاتا ہے پس یہ علم جس کو وہ مقدر کرتا ہے تو اسے حضرت رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ يَحْيَى الْبَزَّازُ وَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَلَمَّا أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ: يَا عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّا نَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ، لَقَدْ هَمَمْتُ بِضَرْبِ جَارِيَتِي فُلَانَةَ، فَهَرَبَتْ مِنِّي فَمَا عَلِمْتُ فِي أَيِّ بُيُوتِ الدَّارِ هِيَ؟ قَالَ سَدِيرٌ: فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ صَارَ فِي مَنْزِلِهِ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ مَيْسَرٌ وَ قُلْنَا لَهُ: جُعِلْنَا فِدَاكَ سَمِعْنَاكَ وَ أَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ عِلْماً كَثِيراً وَلَا نَنْسُبُكَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ قَالَ: فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَلَمْ تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ: أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»(۱) قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتُهُ، قَالَ: فَهَلْ عَرَفْتَ

الرَّجُلَ ؟ وَ هَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهِ ؟ قَالَ : قَدْرُ قَطْرَةٍ مِنَ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ فَمَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ هَذَا فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! مَا أَكْثَرَ هَذَا أَنْ يَنْسُبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي أَخْبَرَكَ بِهِ[2] يَا سَدِيرُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضاً : « قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ » ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ أَفْهَمُ أَمْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضُهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ ، قَالَ : فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَ قَالَ : عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللهِ كُلُّهُ عِنْدَنَا ، عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللهِ كُلُّهُ عِنْدَنَا .

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں اور ابوبصیر وغیرہ مجلس ابوعبداللہ علیہ السلام میں تھے حضرت غضبناک حالت میں گھر میں سے برآمد ہوئے اور آپؑ نے بھری مجلس میں فرمایا۔ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں غیب کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ سورۂ نمل میں فرمایا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ میں نے ایکبار ایک کنیز کو مارنا چاہا۔ وہ بھاگی۔ مجھے علم نہ ہوا کہ وہ کس گھر میں چھپی، سدیر کہتے ہیں کہ جب حضرت مجلس سے اُٹھ کر جانے لگے تو میں نے اور ابوبصیر نے کہا۔ ہم آپؑ پر فدا ہوں۔ ہم نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سنا۔ کنیز کے متعلق حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم کثیر رکھتے ہیں اور ہم آپ کو علم غیب کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ فرمایا اے سدیر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ فرمایا۔ یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ جس کے پاس کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا (آصف وزیر سلیمانؑ) اس نے کہا میں تخت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ ہم نے کہا پڑھا ہے حضرت نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے پاس کتاب خدا کا کتنا علم تھا میں نے کہا آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا۔ صرف اتنا جیسے بحر ذخار سے ایک قطرہ، میں نے کہا کس قدر کم تھا۔ فرمایا نہیں یہ کہو کس قدر زیادہ تھا کیونکہ اس کی نسبت علم الٰہی سے ہے یعنی بلحاظ علم الٰہی تو وہ کچھ نہ تھا لیکن بندوں کے علم کے مقابل تو بہت زیادہ تھا پھر فرمایا کتاب خدا میں یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ فرمایا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ افضل ہے یا وہ جس کے پاس جزوی کتاب کا علم ہے پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا واللہ کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے۔

توضیح مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی طرف سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علی الاطلاق علم الغیب خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے انبیاء اور مرسلین اور آئمہ علیہم السلام تو ان کی غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق، جس چیز کا چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام ، عَنِ الْإِمَامِ ؟ يَعْلَمُ الْغَيْبَ ؟

فَقَالَ: لَاوَلٰكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ.

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جاننا چاہتے ہیں تو اُن کو بتا دیا جاتا ہے

((بَابُ)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاؤُوْا أَنْ يَعْلَمُوْا عُلِّمُوْا

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عُلِّمَ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عُلِمَ.

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِي، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَعْلَمَ شَيْئاً أَعْلَمَهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ.

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

چھیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(باب) ۴۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُوْنَ مَتٰى يَمُوْتُوْنَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوْعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلٰى مَا يَصِيرُ ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِحُجَّةٍ [۱] لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ . قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيعَةِ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ بِبَغْدَادَ مِمَّنْ كَانَ يُثْقَلُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي : قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ نُسُكِهِ .فَقُلْتُ لَهُ : مَنْ ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ ؟ قَالَ: جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ[۱] ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنَ الْوُجُوهِ الْمَنْسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ ، فَأُدْخِلْنَا عَلٰى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ : يَا هٰؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ[۲] وَ يُكْثِرُونَ فِي ذٰلِكَ وَ هٰذَا مَنْزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَيَّقٍ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سُوءاً وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاظِرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ هٰذَا هُوَ صَحِيحٌ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ ، فَسَلُوهُ ، قَالَ : وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا هَمٌّ إِلَّا النَّظَرَ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلٰى فَضْلِهِ وَ سَمْتِهِ ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليهما السلام : أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلٰى مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيَّتُهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سُقِيتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنَا غَداً أَخْضَرُّ[۳] وَ بَعْدَ غَدٍ أَمُوتُ قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

وَيَرْتَعِدُ مِثْلَ السَّعَفَةِ.

۲۔ حسن بن محمد بن بُنّار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعۃ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا۔ میں نے خانوادۂ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰؑ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھ لو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیر المومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیر المومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح وسالم ہیں اور آرام کے تمام سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کر کے زہر دیا گیا ہے میرا رنگ کل کو بہرا ہو جائے گا اور کل ہی میں مرجاؤں گا۔ میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بطخ کی طرح کانپ رہا تھا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أُتِيَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام لَيْلَةً قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هٰذَا فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

۳۔ جس رات کو حضرت علی بن الحسینؑ کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَدْ عَرَفَ قَاتِلَهُ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَ الْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاحَ الْأَوَزِّ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتْبَعُهَا نَوَائِحُ» وَ قَوْلُهُ لِأُمِّ كُلْثُومٍ : لَوْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتَ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلَا سِلَاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ عليه السلام أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ قَاتِلَهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هٰذَا مِمَّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ ؛ فَقَالَ: ذٰلِكَ كَانَ وَلٰكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقَادِيرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے۔ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بچا لانا ہی بہتر تھا۔

۵ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ ؛ فَوَقَيْتُهُمْ وَاللهِ بِنَفْسِي .

۵۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

۶ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُسَافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَهُ : يَا مُسَافِرُ هٰذِهِ الْقَنَاةُ فِيهَا حِيتَانٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْبَارِحَةَ وَهُوَ يَقُولُ : يَا عَلِيُّ مَا عِنْدَنَا خَيْرٌ لَكَ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپؑ پر فدا ہوں۔ فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ صلعم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علیؑ جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَأَوْصَانِي بِأَشْيَاءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفَنِهِ وَ فِي دُخُولِهِ قَبْرَهُ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَاهْ وَاللهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ ، مَا رَأَيْتُ

عليْكَ أَثَرَ الْمَوْتِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! أَمَا سَمِعْتَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يُنَادِي مِنْ وَرَاءِ الْجِدَارِ: يَا مُحَمَّدُ تَعَالَ ، عَجِّلْ ؟ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل وکفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی۔ میں نے کہا باباجان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے۔ میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے ہیں۔ اے محمد آنے میں جلدی کرو۔

۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام حَتَّى كَانَ [مَا] بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ: النَّصْرُ أَوْ لِقَاءُ اللهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللهِ تَعَالَى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آگئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الٰہی کو اختیار کیا۔

سینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان ومایکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(بَابٌ) ۴۷

أَنَّ الْأَئِمَّةَ يَعْلَمُونَ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَأَنَّهُ لَا يَخْفَى عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَمَاعَةً مِنَ الشِّيعَةِ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ : عَلَيْنَا عَيْنٌ ، فَالْتَفَتْنَا يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَلَمْ نَرَ أَحَداً فَقُلْنَا : لَيْسَ عَلَيْنَا عَيْنٌ فَقَالَ : وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْبَنِيَّةِ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسَى وَ الْخَضِرِ لَأَخْبَرْتُهُمَا أَنِّي أَعْلَمُ مِنْهُمَا وَ لَأُنَبِّأَنَّهُمَا بِمَا لَيْسَ فِي أَيْدِيهِمَا ، لِأَنَّ مُوسَى وَالْخَضِرَ عليهما السلام أُعْطِيَا عِلْمَ مَا كَانَ وَلَمْ يُعْطَيَا عِلْمَ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَقَدْ وَرِثْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَوِرَاثَةِ

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰؑ اور خضرؑ کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ؛ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ، قَالَ : ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ كَبُرَ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر کہ جو اس کو سنے گا اس پر شاق گزرے گا۔ فرمایا۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

توضیح: حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی دوسرے گزشتہ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کنیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس توہم کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے استنباط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدائے عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر رطب و یابس اس کے اندر ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنے یہ ہیں کہ علم ماکان و مایکون و علم جنت و نار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے صرف وہی شخص مصدق ہو گا جو پوری کتاب کا عالم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان و مایکون کو بتا سکتا ہے اور اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہو گا یہ استنباطی قوت خدا کا عطیہ خاص ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خواہش

پیدا ہو نہ کہ ہر وقت، یہی صورت رسولؐ خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امر غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالہام ربانی اسے معلوم کر لیتے تھے یہی صورت آئمہ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کنیز کے پتہ چلانے کی خواہش دل میں نہ تھی اگر ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتے۔ ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات قرآنی سے پس پردہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکتے شہر سبا سے تخت بلقیس اٹھا لائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھا لائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاؑ اوصیائے انبیاؑ کو کبھی بالاجمال حاصل ہوتا ہے کبھی بالتفصیل کبھی ان کی خواہش پر ملتا ہے کبھی بے خواہش حسب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسولؐ کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شئے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیاء و اوصیاء کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتا دیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقض نہیں اور ائمہ روزگار اور سلاطین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت خاصہ کو عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ سنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ ، عَنْ جَمَاعَةِ ابْنِ سَعْدٍ الْخَثْعَمِيِّ(۲) أَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَفْرِضُ اللهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَ يَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ ؟ قَالَ : لَا ، اَللهُ أَكْرَمُ وَأَرْحَمُ وَ أَرْأَفُ بِعِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبَ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ صَبَاحاً وَمَسَاءً .

۳- مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور مہربان ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت تو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ - وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ - : عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا(۳) وَيَجْعَلُونَا أَئِمَّةً وَيَصِفُونَ أَنَّ طَاعَتَنَا مُفْتَرَضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَيَحْسُدُونَ أَنْفُسَهُمْ بِبَغْضِ قُلُوبِهِمْ . فَيَنْقُصُونَا حَقَّنَا وَيَعِيبُونَ ذٰلِكَ عَلَى مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ بُرْهَانَ حَقِّ مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِنَا . أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى افْتَرَضَ طَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلَى عِبَادِهِ ، ثُمَّ يُخْفِي عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِوَامُ دِينِهِمْ ؟ فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ فَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَ قَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَّمَهُ عَلَى سَبِيلِ الْاِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ . فَبِتَقَدُّمِ عِلْمٍ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام ، وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فِي طَلَبِ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَ ذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذاً لَأَجَابَهُمْ وَ دَفَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ ، ثُمَّ كَانَ انْقِضَاءُ مُدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَ ذَهَابُ مُلْكِهِمْ أَسْرَعَ مِنْ سِلْكٍ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ فَتَبَدَّدَ ، وَ مَا كَانَ ذٰلِكَ الَّذِي أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِذَنْبٍ اقْتَرَفُوهُ ، وَلَا لِعُقُوبَةِ مَعْصِيَةٍ خَالَفُوا اللهَ فِيهَا ، وَلٰكِنْ لِمَنَازِلَ وَ كَرَامَةٍ مِنَ اللهِ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوهَا ، فَلَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ فِيهِمْ .(۲)

۴۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے اوپر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیا ہے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر۔ اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ وہ اخبار سموات و ارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کر دے ان سے مواد علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے یہ بتایئے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ میں ان کا نکلنے اور قائم رہنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطانی لشکر نے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا مصیبت نازل کی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر مقدر کیا تھا وہ ان پر بسبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا بسر کی ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ، حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا، جو ساکت ہوا اے حمران جب یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی اور شیاطین صفت لوگوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے

دور کرے، اور الحاح وزاری کی۔ ان طواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو ہٹانے کے لئے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان طواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے مونیوں کی لڑی ٹوٹ جائے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرقہ پیدا ہوا اے حمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا۔ میں اے حمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام بِمِنًى عَنْ خَمْسِمِائَةِ حَرْفٍ مِنَ الْكَلَامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ: يَقُولُونَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ: فَيَقُولُ: قُلْ كَذَا وَ كَذَا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الْحَلَالُ وَ هٰذَا الْحَرَامُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ صَاحِبُهُ وَ أَنَّكَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهِ وَهٰذَا هُوَالْكَلَامُ ؟، فَقَالَ لِي : وَيْكَ يَاهِشَامُ [لَا] يَحْتَجُّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لَايَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ مَايَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ.

۵۔ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میں نے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کر سکے۔

۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَا وَاللهِ لَايَكُونُ عَالِمٌ[۲] جَاهِلاً أَبَداً ، عَالِماً بِشَيْءٍ جَاهِلاً بِشَيْءٍ ثُمَّ قَالَ : اللهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ يَحْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَايَحْجُبُ ذٰلِكَ عَنْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں بالکل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت فرض تو کر دے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپالے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔

اڑتالیسواں باب

خدا نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ علیؑ کو بھی سکھاؤ وہ شریک علم رسولؐ ہیں

(باب) ۴۸

أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْ نَبِيَّهُ عِلْماً إِلَّا أَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَّهُ كَانَ شَرِيكَهُ فِي الْعِلْمِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِحْدَاهُمَا وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفاً وَأَطْعَمَ عَلِيّاً عليه السلام نِصْفاً ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَخِي هَلْ تَدْرِي مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : أَمَّا الْأُولَى فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللّٰهُ كَيْفَ كَانَ ؟ يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ ؟ قَالَ : لَمْ يُعَلِّمِ اللّٰهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عِلْماً إِلَّا وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلعم نے ان میں سے ایک کھا لیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے آدھا خود کھایا اور آدھا علیؑ کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جانتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علیؑ نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں (راوی) نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا۔ خدا نے جو علم محمدؐ کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

۲ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُمَا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيّاً عليه السلام نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا ؛ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَمَّا الرُّمَّانَةُ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتَهَا فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَهُوَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس دو انار جنّت کے لائے اور وہ دونوں حضرت کو دیئے آپؐ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علیؑ کو دیا جو انھوں نے کھالیا۔ فرمایا۔ اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصّہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ : مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ الَّتَانِ فِي يَدِكَ ؟ فَقَالَ: أَمَّا هٰذِهِ فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ، وَأَمَّا هٰذِهِ فَالْعِلْمُ ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِصْفَهَا ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَ أَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ ، قَالَ: فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِهِ.

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا کے پاس جنّت سے دو انار لائے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا۔ آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں۔ فرمایا یہ ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں۔ دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے۔ آدھا علیؑ کو دیا۔ آدھا خود کھالیا۔ فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا۔ پھر امام علیہم السلام نے فرمایا کہ جو چیز بھی خدا نے رسولؐ کو تعلیم دی وہ انھوں نے علیؑ کو دی۔ پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

انچاسواں باب

جہات علوم آئمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۴۹
جِهَاتِ عُلُومِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ السَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسٰى عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلٰى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ : مَاضٍ وَغَابِرٍ وَحَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَأَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُورٌ (۲) وَأَمَّا الْحَادِثُ فَقَذْفٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ (۳) وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اوّل زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزمرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شب قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آواز کانوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيٰى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : [قَالَ] قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمِ عَالِمِكُمْ ؟ قَالَ : وِرَاثَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَمِنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِكُمْ وَيُنْكَتُ فِي آذَانِكُمْ[1] ؟ قَالَ : أَوْذَاكَ[2]!

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وراثت رسولؐ اور علیؑ ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا بھی ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : رُوِّينَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ عِلْمَنَا غَابِرٌ وَمَزْبُورٌ وَنُكْتٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ ، فَقَالَ: أَمَّا الْغَابِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عِلْمِنَا وَأَمَّا الْمَزْبُورُ فَمَا يَأْتِينَا وَأَمَّا النُّكْتُ فِي الْقُلُوبِ فَالْإِلْهَامُ وَأَمَّا النَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَأَمْرُ الْمَلَكِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہمارا علم غابر ہے مزبور ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کانوں سے سُنا ہوا ہے۔ غابر وہ ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مزبور وہ ہے جو ہمارے بعد میں آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کان میں آتی ہے۔

پچاسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہر شیعہ کو اس کے پوشیدہ نفع ونقصان سے آگاہ کرتے ہیں

باب ۵۰

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَوْ سُتِرَ عَلَيْهِمْ لَأَخْبَرُوا كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْكِيَةٌ(۲) لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دے دیتے۔

۲ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عِلْمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : مِمَّنْ ذٰلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ ؟ ! فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ : ذٰلِكَ بَابٌ اُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ اُولٰئِكَ كَانَتْ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ.

۲۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی و حجر بن عدی و رشید ہجری وغیرہ کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و حجاج وغیرہ) میں نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علیؑ کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر مہر تھی (یعنی وہ افشائے راز نہیں کرتے تھے) اسی لئے امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

اکیاونواں باب

امر دین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(بَابُ) ۵۱

التَّفْوِيضِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

القلم ۶۸/۴ سورہ حشر ۵۹/۷ علق ۹۶/۳

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ : «وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ» [قَالَ :] ثُمَّ قَالَ : وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ وَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النَّاسُ فَوَاللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَأَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا وَنَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلَافِ أَمْرِنَا .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسولؐ کی اور فرمایا سورۂ نون میں۔ اے رسولؐ بے شک تم خلق عظیم پر فائز ہو، پھر امر دین ان کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر فرمایا۔ رسولؐ نے امر دین اپنے بعد علیؑ کے سپرد کیا اور ان کو امین بنایا۔ پس تم نے ان کو مان لیا۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا۔ ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔ خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَشْيَمَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَ [بِهِ] الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللهُ حَتّٰى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: تَرَكْتُ أَبَاقَتَادَةَ بِالشَّامِ لَايُخْطِئُ فِي الْوَاوِ وَشِبْهِهِ وَجِئْتُ إِلَى هٰذَا ، يُخْطِئُ هٰذَا الْخَطَاءَ كُلَّهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَنِي وَأَخْبَرَ صَاحِبِيَ ، فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَفَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : مَاآتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا فَوَّضَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا .

ص ۳۸/۳۹

۲۔ ابن اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے اسے دوسرا جواب دیا ——— ۔ مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابو قتادہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از روئے تقیہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابن اشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اُسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسولؐ کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسولؐ دے (بے چون وچرا) اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسولؐ کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ وَأَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۳ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسولؐ جو کچھ تم کو دیں لے لو۔ اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسِ الْمَاصِرِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ : «إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالْأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبَادَهُ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لَايَزِلُّ وَلَايَخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوسُ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ اللهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، عَشْرَ رَكَعَاتٍ، فَأَضَافَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيلَ الْفَرِيضَةِ لَايَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلَّا فِي سَفَرٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَكَهَا قَائِمَةً فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتِ الْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّوَافِلَ

أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَالْفَرِيضَةُ وَالنَّافِلَةُ إِحْدٰى وَخَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جَالِساً تُعْدَلُ بِرَكْعَةٍ مَكَانَ الْوِتْرِ وَ فَرَضَ اللهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبَانَ وَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا وَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَأَجَازَ اللهُ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَعَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْيَاءَ وَكَرِهَهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَهْيَ حَرَامٍ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا نَهْيَ إِعَافَةٍ وَكَرَاهَةٍ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا فَصَارَ الْأَخْذُ بِرُخْصِهِ وَاجِباً عَلَى الْعِبَادِ كَوُجُوبِ مَا يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزَائِمِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ وَلَا فِيمَا أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لَازِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُمَا إِلَى مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، بَلْ أَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ إِلْزَاماً وَاجِباً ، لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِلْمُسَافِرِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخِّصَ [شَيْئاً] مَا لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَوَافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ نَهْيَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجَبَ عَلَى الْعِبَادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک صحابی قیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھایا اپنے نبی کو اور بہت اچھا ادب سکھایا۔ پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر ہو پھر امر دین اور اُمت کو حضرت کے سپرد کیا تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں۔ پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو بے شک رسولؐ اللہ راست پر تھے توفیق دیئے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق و ہدایت مخلوق کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آدابِ الٰہی کی تعلیم دی۔ پھر خدا نے فرض کیں نماز کی دو رکعت (پانچ وقت میں) کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا اور اضافہ کیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا ترک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صورت میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی فرض رکعتوں سے دوگنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ مل کر ۵۱ رکعتیں ہو گئیں ان میں سے دو رکعت بعد نماز عشاء بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز وتر اور فرض کیا اللہ نے ماہ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنت قرار دیا ماہ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں (یعنی بقیہ دس ماہ میں) اس طرح سنت روزے فرض سے دوچند زیادہ ہو گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کیا ہر نشہ دینے والی چیز کو خدا نے اس

کو منظور کیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ نہی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے نہی ہے مگر وہ نہی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجا لانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہوا اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکا ہے نہی حرام کی طرح، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی، پس پینے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے نہی حرام کی رسول اللہ نے روکا ہے اور کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں۔ سوائے مسافر کے کوئی مجاز نہیں اس امر کا کہ جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجالائے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح، اور ان کی نہی، نہی خدا کی مثل ہے ہر حکم و نہی رسول کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیئے جیسے خدا کے امر و نہی کو۔

۵۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا».

حشر ۵۹/۷

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسول جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَدَّبَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا انْتَهٰى بِهِ إِلٰى مَا أَرَادَ، قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ»[1] فَفَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَطْعَمَهُ السُّدُسَ فَأَجَازَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذٰلِكَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

ص ۳۹/

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب منشائے

الٰہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلقِ عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لئے کوئی حصہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معین کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امرِ دین میں مختار کل بنا دیا گیا تھا۔

۷ – اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ النَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَعْصِيهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز قرآن میں تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

۸ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا وَاللهِ مَا فَوَّضَ اللهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِلَى الْأَئِمَّةِ، قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: «إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَيكَ اللهُ» وَهِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امرِ دین کو نہیں کیا سوائے رسولؐ اور آئمہ کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو، یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

۹ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوَّمَهُ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا فَوَّضَ اللهُ إِلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسولؐ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجۂ کمال تک پہنچے تو امرِ دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسولؐ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسولؐ کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ صَنْدَلٍ الْخَيَّاطِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالَ: أَعْطَى سُلَيْمَانَ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ جَرَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَكَانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ مَا شَاءَ مَنْ شَاءَ وَيَمْنَعَ مَنْ شَاءَ وَأَعْطَاهُ [اللهُ] أَفْضَلَ مِمَّا أَعْطَى سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ہذا عطاونا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہذا عطاونا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

باونواں باب

آئمہ علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

(بابُ) ۵۲

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ بِمَنْ يُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَى وَكَرَاهِيَةِ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنُّبُوَّةِ

۱ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا مَوْضِعُ الْعُلَمَاءِ ؟ قَالَ : مِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ وَ صَاحِبِ مُوسَى عليهم السلام

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علماء یعنی اوصیاء خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذوالقرنین اور وصیٔ سلیمانؑ اور وصیٔ موسیٰؑ کا ہے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : قَالَ

أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَأَمَّا النُّبُوَّةُ فَلَا.

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے واجب ہے مخلوق پر کہ امر حلال و حرام ہم سے معلوم کریں آئمہ ضلالت کی طرف نہ جائیں۔ لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ خَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ النَّبِيِّينَ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَداً وَخَتَمَ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ فَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَداً وَأَنْزَلَ فِيهِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلْقَكُمْ وَخَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ وَ فَصْلَ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرَ مَا بَعْدَكُمْ وَأَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ختم کیا تمہارے نبی پر نبیوں کو، پس ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تمہاری کتاب پر اپنی کتابوں کو ختم کیا۔ پس اس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی اور اس کتاب میں ہر شے کو بیان کر دیا ہے اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور آگاہ کیا پہلے واقعات پر اور فیصل کیے تمہارے درمیان جو نزاعات تھے اور خبر دی تم کو بعد والے واقعات سے اور حکم کیا جنت و نار کا اور اس چیز کا جس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً فَقُلْتُ : فَتَقُولُ : نَبِيٌّ ؟ قَالَ : فَحَرَّكَ يَدَهُ هٰكَذَا[2] ثُمَّ قَالَ : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ صلى الله عليه وآله قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ ؟ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی (یعنی اشارہ کیا کہ نہیں) پھر فرمایا وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقرنین کے۔ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علیؑ نے فرمایا میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا مَنْزِلَتُكُمْ وَ مَنْ تُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَى ؟ قَالَ : صَاحِبُ مُوسَى وَذُوالْقَرْنَيْنِ كَانَا عَالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونَا نَبِيَّيْنِ .

۵۔امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے میں نے پوچھا آپ کی منزلت کیا ہے اور سابقین میں آپ کس سے مشابہ ہیں۔ فرمایا صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے وہ دونوں عالم تھے نبی نہ تھے۔

۶ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلِهَةٌ ، يَتْلُونَ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا قُرْآناً ؟ «وَ هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ» فَقَالَ : يَا سَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِيَ اللهُ مِنْهُمْ ، مَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى دِينِي وَلَا عَلٰى دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَ إِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: قُلْتُ : وَعِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يُقَرِّؤُونَ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ قُرْآناً «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ» فَقَالَ : يَا سَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِيَ اللهُ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ مَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى دِينِي وَلَا عَلٰى دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ، قَالَ : قُلْتُ: فَمَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ ، نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللهِ ، نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ، أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِطَاعَتِنَا وَنَهٰى عَنْ مَعْصِيَتِنَا ، نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلٰى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

الزخرف ۸۳/۸۴

مومنون ۲۳/۵۱

۶۔ سدیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور قرآن کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں، وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی، حضرت نے فرمایا اے سدیر! میرا کان، میری آنکھ، میری جلد، میرا بدن، میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آباو اجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان پر غضبناک ہوگا۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ رسولؑ ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس آیہ قرآنی سے۔ اے رسولو! کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو۔ جو تم کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ فرمایا اے سدیر! میرا کان میری آنکھ، میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آباو اجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ہم علم الٰہی کے خزینہ دار ہیں، ہم امر الٰہی کے ترجمان ہیں، ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم اللہ کی حجت بالغہ ہیں آسمان میں اور روئے زمین پر۔

۷ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذٰلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آئمہ علیہم السلام رسول اللہ جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عورتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی فضیلتیں اور خصوصیتیں آنحضرت صلعم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ علیہم السلام رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہیں۔

تریپنواں باب

آئمہ علیہم السلام محدّث و مفہّم ہیں

(بَابُ) ۵۳

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ مُفَهَّمُونَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِلٰى زُرَارَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارہ کو بھیجا کہ وہ حکم بن عتیبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیائے محمد علیہم السلام محدّث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَوْماً فَقَالَ : يَا حَكَمُ هَلْ تَدْرِي الْآيَةَ الَّتِي كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَقَعْتُ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، أَعْلَمُ بِذٰلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ لَا أَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ : الْآيَةُ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: هُوَ وَاللهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ : «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍ ، كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لِأُمِّهِ سُبْحَانَ اللهِ ! مُحَدَّثاً ؟؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذٰلِكَ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ

بَعْدُ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : هِيَ الَّتِي هَلَكَ فِيهَا أَبُو الْخَطَّابِ فَلَمْ يَدْرِمَا تَأْوِيلُ الْمُحَدَّثِ وَالنَّبِيِّ .

۲۔ حکم بن عتیبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حکم! کیا تو وہ آیت جانتا ہے جس سے حضرت علیؑ اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو بھی جو لوگوں کے لئے حادث ہوتے ہیں حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج مجھے علی بن الحسینؑ کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے واقف ہوں گا پس میں نے کہا میں اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میں نے کہا یا ابن رسول اللہؐ مجھے اس آیت کے متعلق آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور محدث کو اور علی بن ابی طالب محدث تھے ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ بن زید تھا اور وہ آپ کا ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی تھا آپ سے کہا سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بعد میں اس کو جانا۔ جب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ابوالخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا۔ (وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں تو نبی اور محدث میں فرق نہ کر سکا اور وہ اپنے پہلے قول سے عدول کر کے کہنے لگا۔ آئمہ معبود ہیں۔

آیہ "وما ارسلنا من قبلک من رسول الا ۔ ولا نبی ولا محدث" سے امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا۔ یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علیؑ اسی بناء پر اپنے قاتل کو بھی جانتے تھے اور امور عظیمہ کو بھی۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفَهَّمُونَ مُحَدَّثُونَ .

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ آئمہ علماء ہیں، صادق، مفہم اور محدث ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: ذُكِرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلَكِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلَكٍ.

۴۔ حضرت امام جعفر صادق سے محدث کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتے کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وقار حاصل ہے کہ وہ

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کر رہا ہے۔

۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً ، فَخَرَجْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: جِئْتُكُمْ بِعَجِيبَةٍ، فَقَالُوا : وَمَاهِيَ ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام مُحَدَّثاً ، فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا : مَاصَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ لِي: يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ ، قُلْتُ : تَقُولُ : إِنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ ـ فَحَرَّكَ يَدَهُ هٰكَذَا : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسٰى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ صلى الله عليه وآله قَالَ: وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

۵ ۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا۔ میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا تجھے پوچھنا چاہیئے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپ کا قول اصحاب سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل وزیر سلیمانؑ، صاحب موسیٰؑ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

چونواں باب

اُن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی ہیں

(باب) ۵۴

فِيهِ ذِكْرُ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَاجَابِرُ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجاً ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» فَالسَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَخَاصَّةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ